خطِ نستعلیق میں پہلی مرتبہ تحریر کردہ حدیث کی امّھاتِ کُتب

حمد و ثنا، شکر و سپاس اُس ذاتِ باری تعالیٰ کے لئے جس نے ہمیں اپنے حبیب ﷺ کی احادیث کی خدمت کی توفیق بخشی۔

انتباہ!

اِس ذخیرہ حدیث کو کوئی دنیاوی یا کاروباری مفاد کے لئے استعمال نہ کرے۔ اگر کوئی ایسا کرے گا تو اللہ کے ہاں جوابدہ ہو گا۔

- اگر کوئی اِس ذخیرہ حدیث میں کوئی غلطی پائے تو اُس کی نشاندہی کرے۔ اللہ اِس کو بہترین اجر عطا فرمائے گا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شمائل ترمزی

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان 6

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیہ کا بیان

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیہ کا بیان

حدیث 1

حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَيْسَ بِالطَّوِيلِ الْبَائِنِ وَلاَ بِالْقَصِيرِ وَلاَ بِالأَبْيَضِ الأَمْهَقِ وَلاَ بِالآدَمِ وَلاَ بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلاَ بِالسَّبِطِ بَعَثَهُ اللَّهُ تَعَالَى عَلَى رَأْسِ أَرْبَعِينَ سَنَةً فَأَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرَ سِنِينَ وَتَوَفَّاهُ اللَّهُ تَعَالَى عَلَى رَأْسِ سِتِّينَ سَنَةً وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ عِشْرُونَ شَعَرَةً بَيْضَاءَ

حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نہ بہت لانبے قد کے تھے نہ پستہ قد (جس کو ٹھگنا کہتے ہیں) بلکہ آپ کا قد مبارک درمیانہ تھا اور نیز رنگ کے اعتبار سے نہ بالکل سفید تھے چونہ کی طرح، نہ بالکل گندم گوں کہ سانولا بن جائے (بلکہ چودھویں رات کے چاند سے زیادہ روشن پُر نور اور کچھ ملاحت لئے ہوئے تھے) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے بال نہ بالکل سیدھے تھے نہ بالکل پیچدار (بلکہ ہلکی سی پیچیدگی اور گھونگریالہ پن تھا) چالیس برس کی عمر ہو جانے پر حق تعالی جل شانہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی بنایا اور پھر دس برس مکہ مکرمہ میں رہے (اس میں کلام ہے جیسا کہ فوائد میں آتا ہے)۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیہ کا بیان

حدیث 2

حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ الْبَصْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیه وسلم رَبْعَةً لَيْسَ بِالطَّوِيلِ وَلا بِالْقَصِيرِ حَسَنَ الْجِسْمِ وَكَانَ شَعَرُهُ لَيْسَ بِجَعْدٍ وَلا سَبِطٍ أَسْمَرَ اللَّوْنِ إِذَا مَشَى يَتَكَفَّأُ

حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم درمیانہ قد تھے، نہ زیادہ طویل نہ کچھ ٹھگنے، نہایت خوبصورت معتدل بدن والے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بال نہ بالکل پیچیدہ تھے نہ بالکل سیدھے (بلکہ تھوڑی سی پیچیدگی اور گھونگریالہ پن تھا) نیز آپ گندمی رنگ کے تھے۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم راستہ چلتے تو آگے کو جھکے ہوئے چلتے۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیہ کا بیان

حدیث 3

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیه وسلم رَجُلا مَرْبُوعًا بَعِيدَ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ عَظِيمَ الْجُمَّةِ إِلَى شَحْمَةِ أُذُنَيْهِ الْيُسْرَى عَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ مَا رَأَيْتُ شَيْئًا قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهُ

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ایک مردِ میانہ قد تھے۔ (قدرے درازی مائل جیسا کہ پہلے گزر چکا) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں مونڈھوں کے درمیان قدرے اوروں سے زیادہ فاصلہ تھا۔ (جس سے سینہ مبارک چوڑا ہونا بھی معلوم ہو گیا) گنجان بالوں والے، جو کان کی لو تک ہوتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک سرخ دھاری کا جوڑا یعنی لنگی اور چادر تھی۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ حسین کبھی کوئی چیز نہیں دیکھی۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیہ کا بیان

حدیث 4

حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلاَنَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ مَا رَأَيْتُ
مِنْ ذِي لِمَّةٍ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ أَحْسَنَ مِنْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم لَهُ شَعَرٌ يَضْرِبُ مَنْكِبَيْهِ بَعِيدُ مَا بَيْنَ
الْمَنْكِبَيْنِ لَمْ يَكُنْ بِالْقَصِيرِ وَلاَ بِالطَّوِيلِ

حضرت براء رضی اللہ عنہ ہی سے یہ بھی روایت ہے کہ میں نے کسی پٹھوں والے کو سرخ جوڑے میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ حسین نہیں دیکھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مونڈھوں تک رہے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال کے دونوں مونڈھوں کے درمیان کا حصہ ذرا زیادہ چوڑا تھا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نہ زیادہ لانبے تھے نہ ٹھگنے۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیہ کا بیان

حدیث 5

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْمَسْعُودِيُّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ نَافِعِ بْنِ
جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم بِالطَّوِيلِ وَلاَ بِالْقَصِيرِ شَثْنُ الْكَفَّيْنِ
وَالْقَدَمَيْنِ ضَخْمُ الرَّأْسِ ضَخْمُ الْكَرَادِيسِ طَوِيلُ الْمَسْرُبَةِ إِذَا مَشَى تَكَفَّأَ تَكَفُّؤًا كَأَنَّمَا يَنْحَطُّ مِنْ صَبَبٍ لَمْ أَرَ قَبْلَهُ وَلاَ
بَعْدَهُ مِثْلَهُ صلى الله عليه وسلم

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نہ زیادہ لانبے تھے، نہ کوتاہ قد، ہتھیلیاں اور دونوں پاؤں پُر گوشت تھے (یہ صفات مردوں کے لئے محمود ہیں اس لئے کہ قوت اور شجاعت کی علامت ہیں۔ عورتوں کے لئے مذموم ہیں) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مبارک بھی بڑا تھا۔ اور اعضاء کے جوڑ کی ہڈیاں بھی بڑی تھیں۔ سینہ سے لے کر ناف تک بالوں کی ایک باریک دھاری تھی۔ جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم چلتے تھے گویا کہ کسی اونچی جگہ سے نیچے کو اتر رہے ہیں حضرت علی فرماتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جیسا نہ حضور سے پہلے دیکھا اور نہ بعد میں دیکھا۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیہ کا بیان

حدیث 6

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ الْمَسْعُودِيِّ بِهَذَا الإِسْنَادِ نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ الْبَصْرِيُّ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَأَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ وَهُوَ ابْنُ أَبِي حَلِيمَةَ وَالْمَعْنَى وَاحِدٌ قَالُوا حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللهِ مَوْلَى غُفْرَةَ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ مِنْ وَلَدِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ كَانَ عَلِيٌّ إِذَا وَصَفَ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم بِالطَّوِيلِ الْمُمَّغِطِ وَلا بِالْقَصِيرِ الْمُتَرَدِّدِ وَكَانَ رَبْعَةً مِنَ الْقَوْمِ لَمْ يَكُنْ بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلا بِالسَّبِطِ كَانَ جَعْدًا رَجِلا وَلَمْ يَكُنْ بِالْمُطَهَّمِ وَلا بِالْمُكَلْثَمِ وَكَانَ فِي وَجْهِهِ تَدْوِيرٌ أَبْيَضُ مُشْرَبٌ أَدْعَجُ الْعَيْنَيْنِ أَهْدَبُ الأَشْفَارِ جَلِيلُ الْمُشَاشِ وَالْكَتَدِ أَجْرَدُ ذُو مَسْرُبَةٍ شَثْنُ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ إِذَا مَشَى كَأَنَّمَا يَنْحَطُّ فِي صَبَبٍ وَإِذَا الْتَفَتَ الْتَفَتَ مَعًا بَيْنَ كَتِفَيْهِ خَاتَمُ النُّبُوَّةِ وَهُوَ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ أَجْوَدُ النَّاسِ صَدْرًا وَأَصْدَقُ النَّاسِ لَهْجَةً وَأَلْيَنُهُمْ عَرِيكَةً وَأَكْرَمُهُمْ عِشْرَةً مَنْ رَآهُ بَدِيهَةً هَابَهُ وَمَنْ خَالَطَهُ مَعْرِفَةً أَحَبَّهُ يَقُولُ نَاعِتُهُ لَمْ أَرَ قَبْلَهُ وَلا بَعْدَهُ مِثْلَهُ صلى الله عليه وسلم قَالَ أَبُو عِيسَى سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ مُحَمَّدَ بْنَ الْحُسَيْنِ يَقُولُ سَمِعْتُ الأَصْمَعِيَّ يَقُولُ فِي تَفْسِيرِ صِفَةِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم الْمُمَّغِطُ الذَّاهِبُ طُولا وَقَالَ سَمِعْتُ أَعْرَابِيًّا يَقُولُ فِي كَلامِهِ مَمَّغَطَ فِي نَشَّابَتِهِ أَيْ مَدَّهَا مَدًّا شَدِيدًا وَالْمُتَرَدِّدُ الدَّاخِلُ بَعْضُهُ فِي بَعْضٍ قِصَرًا وَأَمَّا الْقَطَطُ

فَالشَّدِيدُ الْجُعُودَةِ وَالتَّرَجُلُ الَّذِى فِى شَعَرِهِ حُجُونَةٌ أَىْ تَثَنٍّ قَلِيلٌ وَأَمَّا الْمُطَهَّمُ فَالْبَادِنُ الْكَثِيرُ اللَّحْمِ وَالْمُكَلْثَمُ الْمُدَوَّرُ الْوَجْهِ وَالْمُشْرَبُ الَّذِى فِى بَيَاضِهِ حُمْرَةٌ وَالأَدْعَجُ الشَّدِيدُ سَوَادِ الْعَيْنِ وَالأَهْدَبُ الطَّوِيلُ الأَشْفَارِ

ابراہیم بن محمد جو حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کی اولاد میں سے ہیں (یعنی پوتے ہیں) وہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیہ مبارک کا بیان فرماتے تو کہا کرتے تھے، کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نہ زیادہ لانبے تھے، نہ زیادہ پستہ قد بلکہ میانہ قد لوگوں میں تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک نہ بالکل پیچدار تھے نہ بالکل سیدھے۔ بلکہ تھوڑی سی پیچیدگی لئے ہوئے تھے، نہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم موٹے بدن کے تھے نہ گول چہرہ کے البتہ تھوڑی سی گولائی آپ کے چہرہ مبارک میں تھی (یعنی چہرہ انور نہ بالکل گول تھا نہ بالکل لانبا بلکہ دونوں کے درمیان تھا) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا رنگ سفید سرخی مائل تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک آنکھیں نہایت سیاہ تھیں اور پلکیں دراز، بدن کے جوڑوں کی ہڈیاں موٹی تھیں (مثلا کہنیاں اور گھٹنے) اور ایسے ہی دونوں مونڈھوں کے درمیان کی جگہ بھی موٹی اور پُر گوشت تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بدن مبارک پر (معمولی طور سے زائد) بال نہیں تھے (یعنی بعض آدمی ایسے ہوتے ہیں کہ ان کے بدن پر بال زیادہ ہو جاتے ہیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے بدن مبارک پر خاص خاص حصوں کے علاوہ جیسے بازو پنڈلیاں وغیرہ ان کے علاوہ اور کہیں بال نہ تھے) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سینہ مبارک سے ناف تک بالوں کی لکیر تھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ اور قدم مبارک پُر گوشت تھے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے چلتے تو قدموں کو قوت سے اٹھاتے گویا کہ پستی کی طرف چل رہے ہیں، جب آپ کسی کی طرف توجہ فرماتے تو پورے بدن مبارک کے ساتھ توجہ فرماتے تھے (یعنی یہ کہ صرف گردن پھیر کر کسی کی طرف متوجہ نہیں ہوتے تھے۔ اس لئے کہ اس طرح دوسروں کے ساتھ لاپرواہی ظاہر ہوتی ہے اور بعض اوقات متکبرانہ حالت ہو جاتی ہے، بلکہ سینہ مبارک سمیت اس طرف رخ فرماتے)۔ بعض علماء نے اس کا مطلب یہ بھی فرمایا ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم توجہ فرماتے تو تمام چہرہ مبارک سے فرماتے، کن اکھیوں سے نہیں ملاحظہ فرماتے تھے۔ مگر یہ مطلب اچھا نہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں مبارک شانوں کے درمیان مہر نبوت تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ختم کرنے والے تھے نبیوں کے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ سخی دل والے تھے۔ اور سب سے زیادہ سچی زبان والے تھے۔ سب سے زیادہ نرم طبیعت والے تھے۔ اور سب سے زیادہ شریف گھرانے والے تھے۔ (غرض آپ صلی اللہ علیہ وسلم دل و زبان، طبیعت، خاندان اوصاف ذاتی اور نسبتی ہر چیز میں سب سے زیادہ افضل تھے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جو شخص یکایک دیکھتا مرعوب ہو جاتا تھا۔ (یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وقار اس قدر زیادہ تھا کہ اول وہلہ میں دیکھنے والا رعب کی وجہ سے ہیبت میں آ جاتا تھا) اول تو جمال وخوبصورتی کے لئے بھی رعب ہوتا ہے شوق افزوں مانع عرض تمنا آداب حسن بارہا دل نے اٹھائے ایسی لذت کے مزے اس کے ساتھ جب کمالات کا

اضافہ ہو تو پھر رعب کا کیا پوچھنا۔ اس کے علاوہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو جو مخصوص چیزیں عطا ہوئیں، ان میں رعب بھی اللہ تعالی کی طرف سے عطا کیا گیا۔ اور جو شخص پہچان کر میل جول کرتا تھا وہ (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کریمہ واوصاف جمیلہ کا گھائل ہو کر) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو محبوب بنالیتا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ بیان کرنے والا صرف یہ کہہ سکتا ہے کہ میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جیسا باجمال وباکمال نہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے دیکھا نہ بعد میں دیکھا۔ (صلی اللہ علیہ وسلم)

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیہ کا بیان

حدیث 7

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ قَالَ حَدَّثَنَا جُمَيْعُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْعِجْلِيُّ إِمْلَائً عَلَيْنَا مِنْ كِتَابِهِ قَالَ أَخْبَرَنِي رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ مِنْ وَلَدِ أَبِي هَالَةَ زَوْجِ خَدِيجَةَ يُكْنَى أَبَا عَبْدِ اللهِ عَنِ ابْنٍ لأَبِي هَالَةَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ سَأَلْتُ خَالِي هِنْدَ بْنَ أَبِي هَالَةَ وَكَانَ وَصَّافًا عَنْ حِلْيَةِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم وَأَنَا أَشْتَهِي أَنْ يَصِفَ لِي مِنْهَا شَيْئًا أَتَعَلَّقُ بِهِ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم فَخْمًا مُفَخَّمًا يَتَلأْلأُ وَجْهُهُ تَلأْلُؤَ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ أَطْوَلُ مِنَ الْمَرْبُوعِ وَأَقْصَرُ مِنَ الْمُشَذَّبِ عَظِيمُ الْهَامَةِ رَجِلُ الشَّعْرِ إِنِ انْفَرَقَتْ عَقِيقَتُهُ فَرَّقَهَا وَإِلا فَلا يُجَاوِزُ شَعَرُهُ شَحْمَةَ أُذُنَيْهِ إِذَا هُوَ وَفَّرَهُ أَزْهَرُ اللَّوْنِ وَاسِعُ الْجَبِينِ أَزَجُّ الْحَوَاجِبِ سَوَابِغَ فِي غَيْرِ قَرَنٍ بَيْنَهُمَا عِرْقٌ يُدِرُّهُ الْغَضَبُ أَقْنَى الْعِرْنَيْنِ لَهُ نُورٌ يَعْلُوهُ يَحْسَبُهُ مَنْ لَمْ يَتَأَمَّلْهُ أَشَمَّ كَثُّ اللِّحْيَةِ سَهْلُ الْخَدَّيْنِ ضَلِيعُ الْفَمِ مُفْلَجُ الأَسْنَانِ دَقِيقُ الْمَسْرُبَةِ كَأَنَّ عُنُقَهُ جِيدُ دُمْيَةٍ فِي صَفَائِ الْفِضَّةِ مُعْتَدِلُ الْخَلْقِ بَادِنٌ مُتَمَاسِكٌ سَوَائُ الْبَطْنِ وَالصَّدْرِ عَرِيضُ الصَّدْرِ بَعِيدُ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ ضَخْمُ الْكَرَادِيسِ أَنْوَرُ الْمُتَجَرَّدِ مَوْصُولُ مَا بَيْنَ اللَّبَّةِ وَالسُّرَّةِ بِشَعَرٍ يَجْرِي كَالْخَطِّ عَارِي الثَّدْيَيْنِ وَالْبَطْنِ مِمَّا سِوَى ذَلِكَ أَشْعَرُ الذِّرَاعَيْنِ وَالْمَنْكِبَيْنِ وَأَعَالِي الصَّدْرِ طَوِيلُ الزَّنْدَيْنِ رَحْبُ الرَّاحَةِ شَثْنُ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ سَائِلُ الأَطْرَافِ أَوْ قَالَ شَائِلُ الأَطْرَافِ خَمْصَانُ الأَخْمَصَيْنِ مَسِيحُ الْقَدَمَيْنِ يَنْبُو عَنْهُمَا الْمَائُ إِذَا زَالَ

زَالَ قَلِعًا يَخْطُو تَكَفِّيًا وَيَمْشِي هَوْنًا ذَرِيعُ الْمِشْيَةِ إِذَا مَشَى كَأَنَّمَا يَنْحَطُّ مِنْ صَبَبٍ وَإِذَا الْتَفَتَ الْتَفَتَ جَمِيعًا خَافِضُ الطَّرْفِ نَظَرُهُ إِلَى الأَرْضِ أَطْوَلُ مِنْ نَظَرِهِ إِلَى السَّمَاءِ جُلُّ نَظَرِهِ الْمُلاحَظَةُ يَسُوقُ أَصْحَابَهُ وَيَبْدَأُ مَنْ لَقِيَ بِالسَّلامِ

حضرت حسن رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے ماموں ہند بن ابی ہالہ سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ مبارک دریافت کیا اور وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیہ مبارک کو بہت ہی کثرت سے اور وضاحت سے بیان کیا کرتے تھے۔ مجھے یہ خواہش ہوئی کہ وہ ان اوصاف جمیلہ میں سے کچھ میرے سامنے بھی ذکر کریں تا کہ میں ان کے بیان کو اپنے لئے حجت اور سند بناؤں ۔(اور ان اوصاف جمیلہ کو ذہن نشین کرنے اور ممکن ہو سکے تو اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کروں، حضرت حسن رضی اللہ تعالہ عنہ کی عمر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے وقت سات سال کی تھی۔ اس لئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف جمیلہ میں اپنی کمسنی کی وجہ سے تامل اور کمال تحفظ کا موقع نہیں ملا تھا) ماموں جان نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیہ شریف کے متعلق یہ فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خود اپنی ذات وصفات کے اعتبار سے شاندار تھے۔ اور دوسروں کی نظروں میں بھی بڑے رتبہ والے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک ماہ بدر کی طرح چمکتا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا قد مبارک بالکل متوسط قد والے آدمی سے کسی قدر طویل تھا۔ لیکن لانبے قد والے سے پست تھا، سر مبارک اعتدال کے ساتھ بڑا تھا، بال مبارک کسی قدر بل کھائے ہوئے تھے۔ اگر سر کے بالوں میں اتفاقا خود مانگ نکل آتی تو مانگ رہنے دیتے، ورنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خود مانگ نکالنے کا اہتمام نہ فرماتے (یہ مشہور ترجمہ ہے اس بناء پر یہ اشکال پیش آتا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا قصداً مانگ نکالنا روایات سے ثابت ہے۔ اس اشکال کے جواب میں علماء یہ فرماتے ہیں کہ اس کو ابتدائے زمانہ پر حمل کیا جائے کہ اول حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اہتمام نہیں تھا، لیکن بندہ ناچیز کے نزدیک یہ جواب اس لئے مشکل ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت شریفہ مشرکین کی مخالفت اور اہل کتاب کی موافقت کی وجہ سے مانگ نہ نکالنے کی تھی، اس کے بعد پھر مانگ نکالنی شروع فرمادی، اس لئے اچھا ترجمہ جس کو بعض علماء نے ترجیح دی ہے وہ یہ ہے کہ اگر بسہولت مانگ نکل آتی تو نکال لیتے اور اگر کسی وجہ سے بسہولت نہ نکلتی اور کنگھی وغیرہ کی ضرورت ہوتی تو اس وقت نہ نکالتے، کسی دوسرے وقت جب کنگھی وغیرہ موجود ہوتی نکال لیتے(

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیہ کا بیان

حدیث 8

حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم ضَلِيعَ الْفَمِ أَشْكَلَ الْعَيْنِ مَنْهُوسَ الْعَقِبِ قَالَ شُعْبَةُ قُلْتُ لِسِمَاكٍ مَا ضَلِيعُ الْفَمِ قَالَ عَظِيمُ الْفَمِ قُلْتُ مَا أَشْكَلُ الْعَيْنِ قَالَ طَوِيلُ شِقِّ الْعَيْنِ قُلْتُ مَا مَنْهُوسُ الْعَقِبِ قَالَ قَلِيلُ لَحْمِ الْعَقِبِ

جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں، کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فراخ دہن تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں کی سفیدی میں سرخ ڈورے پڑے ہوئے تھے، ایڑی مبارک پر بہت کم گوشت تھا۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیہ کا بیان

حدیث 9

حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْثَرُ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ أَشْعَثَ يَعْنِي ابْنَ سَوَّارٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم فِي لَيْلَةٍ إِضْحِيَانٍ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَيْهِ وَإِلَى الْقَمَرِ فَلَهُوَ عِنْدِي أَحْسَنُ مِنَ الْقَمَرِ

حضرت جابر رضی اللہ تعالی عنہ ہی سے منقول ہے وہ فرماتے ہیں، کہ میں ایک مرتبہ چاندنی رات میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ رہا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت سرخ جوڑا زیب تن فرماتے تھے، میں کبھی چاند کو دیکھتا اور کبھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو، بالآخر میں نے یہ ہی فیصلہ کیا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چاند سے کہیں زیادہ جمیل و حسین اور منور ہیں۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیہ کا بیان

حدیث 10

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الرُّؤَاسِيُّ عَنْ زُهَيْرٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ أَكَانَ وَجْهُ رَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم مِثْلَ السَّيْفِ قَالَ لا بَلْ مِثْلَ الْقَمَرِ

ابو اسحاق کہتے ہیں کہ کسی شخص نے حضرت براء سے پوچھا کہ کیا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک تلوار کی طرح شفاف تھا۔ انہوں نے کہا کہ نہیں بلکہ بدر کی طرح روشن گولائی لئے ہوئے تھا۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیہ کا بیان

حدیث 11

حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الْمَصَاحِفِيُّ سُلَيْمَانُ بْنُ سَلْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي الأَخْضَرِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَبْيَضَ كَأَنَّمَا صِيغَ مِنْ فِضَّةٍ رَجِلَ الشَّعْرِ

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اس قدر صاف شفاف حسین وخوبصورت تھے کہ گویا کہ چاندی سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا بدن مبارک ڈھالا گیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک قدرے خمدار گھونگریالے تھے۔

باب :   حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیہ کا بیان

حدیث 12

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ عُرِضَ عَلَيَّ الأَنْبِيَاءُ فَإِذَا مُوسَى عَلَيْهِ السَّلامُ ضَرْبٌ مِنَ الرِّجَالِ كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوءَةَ وَرَأَيْتُ عِيسَى بْنَ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلامُ فَإِذَا أَقْرَبُ مَنْ رَأَيْتُ بِهِ شَبَهًا عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُودٍ وَرَأَيْتُ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلامُ فَإِذَا أَقْرَبُ مَنْ رَأَيْتُ بِهِ شَبَهًا صَاحِبُكُمْ يَعْنِي نَفْسَهُ وَرَأَيْتُ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلامُ فَإِذَا أَقْرَبُ مَنْ رَأَيْتُ بِهِ شَبَهًا دِحْيَةُ

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل فرماتے ہیں، کہ مجھ پر سب انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام پیش کئے گئے یعنی مجھے دکھائے گئے۔ پس حضرت موسیٰ علیہ السلام کو میں نے دیکھا تو وہ ذرا پتلے دبلے بدن کے آدمی تھے گویا کہ قبیلہ شنوئیہ کے لوگوں میں سے ہیں، اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھا تو ان سب لوگوں میں سے جو میری نظر میں ہیں عروۃ بن مسعود ان سے زیادہ ملتے جلتے معلوم ہوئے۔ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا تو میرے دیکھے ہوئے لوگوں میں سے میں خود ہی ان کے ساتھ مشابہ ہوں، ایسے ہی جبرائیل علیہ السلام کو دیکھا تو ان کے ساتھ زیاہ مشابہ ان لوگوں میں سے جو میری نظر میں ہیں وہ دحیہ کلبی ہیں۔

باب :   حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیہ کا بیان

حدیث 13

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ الْمَعْنَى وَاحِدٌ قَالا أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ سَعِيدٍ الْجُرَيْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الطُّفَيْلِ يَقُولُ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم وَمَا بَقِيَ عَلَى وَجْهِ الأَرْضِ أَحَدٌ رَآهُ غَيْرِي قُلْتُ صِفْهُ لِي قَالَ كَانَ

أَبْيَضَ مَلِيحًا مُقَصَّدًا

سعید جریری رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے ابو الطفیل رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا، کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھنے والوں میں اب روئے زمین پر میرے سوا کوئی نہیں رہا۔ میں نے ان سے کہا کہ مجھ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کچھ حلیہ بیان کیجئے۔ انہوں نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سفید رنگ تھے۔ ملاحت کے ساتھ یعنی سرخی مائل اور معتدل جسم والے تھے۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیہ کا بیان

حدیث 14

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ الزُّهْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ابْنُ أَخِي مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم أَفْلَجَ الثَّنِيَّتَيْنِ إِذَا تَكَلَّمَ رُئِيَ كَالنُّورِ يَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ ثَنَايَاهُ

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے اگلے دانت مبارک کچھ کشادہ تھے یعنی ان میں کسی قدر ریخیں تھیں گنجان نہ تھے جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تکلم فرماتے تو ایک نور ساظاہر ہوتا جو دانتوں کے درمیان سے نکلتا تھا۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر نبوت کا ذکر

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر نبوت کا ذکر

حدیث 15

حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الْجَعْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ يَقُولُ ذَهَبَتْ بِي خَالَتِي إِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ ابْنَ أُخْتِي وَجِعٌ فَمَسَحَ رَأْسِي وَدَعَا لِي بِالْبَرَكَةِ وَتَوَضَّأَ فَشَرِبْتُ مِنْ وَضُوئِهِ وَقُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَنَظَرْتُ إِلَى الْخَاتَمِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ فَإِذَا هُوَ مِثْلُ زِرِّ الْحَجَلَةِ

سائب بن یزید کہتے ہیں کہ مجھ کو میری خالہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئیں اور عرض کیا کہ یہ میرا بھانجا بیمار ہے ۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور میرے لئے دعائے برکت کی اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو فرمایا تو میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا پانی پیا۔ میں اتفاقا یا قصدا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پس پشت کھڑا ہوا تو میں نے مہر نبوت دیکھی جو مسہری کی گھنڈیوں جیسی تھی

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر نبوت کا ذکر

حدیث 16

حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَعْقُوبَ الطَّالْقَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ جَابِرٍ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ رَأَيْتُ الْخَاتَمَ بَيْنَ كَتِفَيْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم غُدَّةً حَمْرَاءَ مِثْلَ بَيْضَةِ الْحَمَامَةِ

جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر نبوت کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دونوں مونڈھوں کے درمیان دیکھا جو سرخ رسولی جیسی تھی۔ اور مقدار میں کبوتر کے انڈے جیسی تھی۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر نبوت کا ذکر

حدیث 17

حَدَّثَنَا أَبُو مُصْعَبٍ الْمَدِينِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ الْمَاجِشُونِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ جَدَّتِهِ رُمَيْثَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَلَوْ أَشَاءُ أَنْ أُقَبِّلَ الْخَاتَمَ الَّذِي بَيْنَ كَتِفَيْهِ مِنْ قُرْبِهِ لَفَعَلْتُ يَقُولُ لِسَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ يَوْمَ مَاتَ اهْتَزَّ لَهُ عَرْشُ الرَّحْمَنِ

رمیثہ کہتی ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مضمون سنا اور میں اس وقت حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے اتنی قریب تھی کہ اگر چاہتی تو مہر نبوت کو چوم لیتی۔ وہ مضمون یہ ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سعد بن معاذ کے حق میں یہ ارشاد فرمارہے تھے کہ ان کی موت کی وجہ سے حق تعالیٰ جل شانہ کا عرش بھی ان کی روح کی خوشی میں جھوم گیا۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر نبوت کا ذکر

حدیث 18

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ مَوْلَى غُفْرَةَ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ مِنْ وَلَدِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ كَانَ عَلِيٌّ إِذَا وَصَفَ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ وَقَالَ بَيْنَ كَتِفَيْهِ خَاتَمُ النُّبُوَّةِ وَهُوَ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ

ابراہیم بن محمد جو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پوتے ہیں وہ کہتے ہیں، کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات بیان کیا کرتے تو یہ صفتیں بیان کرتے، اور حدیث مذکورہ سابق ذکر کی۔ مجملہ ان کے یہ بھی کہتے، کہ حضور صلی

اللہ علیہ وسلم کے دونوں مونڈھوں کے درمیان مہر نبوت تھی، اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم النبیین تھے۔۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر نبوت کا ذکر

حدیث 19

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ حَدَّثَنِي عِلْبَاءُ بْنُ أَحْمَرَ الْيَشْكُرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو زَيْدٍ عَمْرُو بْنُ أَخْطَبَ الأَنْصَارِيُّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صلی الله علیه وسلم يَا أَبَا زَيْدٍ ادْنُ مِنِّي فَامْسَحْ ظَهْرِي فَمَسَحْتُ ظَهْرَهُ فَوَقَعَتْ أَصَابِعِي عَلَى الْخَاتَمِ قُلْتُ وَمَا الْخَاتَمُ قَالَ شَعَرَاتٌ مُجْتَمِعَاتٌ

علباء بن احمر کہتے ہیں، کہ مجھ سے عمرو بن اخطب صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ قصہ بیان کیا۔ ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے کمر ملنے کے لئے ارشاد فرمایا میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کمر ملنی شروع کی تو اتفاقاً میری انگلی مہر نبوت پر لگ گئی علباء کہتے ہیں کہ میں نے عمرو سے پوچھا کہ مہر نبوت کیا چیز تھی انہوں نے جواب دیا کہ چند بالوں کا مجموعہ تھا۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر نبوت کا ذکر

حدیث 20

حَدَّثَنَا أَبُو عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ الْخُزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي بُرَيْدَةَ يَقُولُ جَاءَ سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ إِلَى رَسُولِ اللهِ صلی الله علیه وسلم حِينَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ

بِمَائِدَةٍ عَلَيْهَا رُطَبٌ فَوَضَعَهَا بَيْنَ يَدَیْ رَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ يَا سَلْمَانُ مَا هَذَا فَقَالَ صَدَقَةٌ عَلَيْكَ وَعَلَى أَصْحَابِكَ فَقَالَ ارْفَعْهَا فَإِنَّا لَا نَأْكُلُ الصَّدَقَةَ قَالَ فَرَفَعَهَا فَجَاءَ الْغَدَ بِمِثْلِهِ فَوَضَعَهُ بَيْنَ يَدَیْ رَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ مَا هَذَا يَا سَلْمَانُ فَقَالَ هَدِيَّةٌ لَكَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم لِأَصْحَابِهِ ابْسُطُوا ثُمَّ نَظَرَ إِلَى الْخَاتَمِ عَلَى ظَهْرِ رَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَآمَنَ بِهِ وَكَانَ لِلْيَهُودِ فَاشْتَرَاهُ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِكَذَا وَكَذَا دِرْهَمًا عَلَى أَنْ يَغْرِسَ لَهُمْ نَخْلًا فَيَعْمَلَ سَلْمَانُ فِيهِ حَتَّى تُطْعِمَ فَغَرَسَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم النَّخْلَ إِلَّا نَخْلَةً وَاحِدَةً غَرَسَهَا عُمَرُ فَحَمَلَتِ النَّخْلُ مِنْ عَامِهَا وَلَمْ تَحْمِلْ نَخْلَةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَا شَأْنُ هَذِهِ النَّخْلَةِ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللهِ أَنَا غَرَسْتُهَا فَنَزَعَهَا رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَغَرَسَهَا فَحَمَلَتْ مِنْ عَامِهَا

بردۃ بن الحصیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ ایک خوان لے کر آئے جس میں تازہ کھجوریں تھیں اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ سلمان یہ کیسی کھجوریں ہیں۔ انہوں نے عرض کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھیوں پر صدقہ ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم لوگ صدقہ نہیں کھاتے اس لئے میرے پاس سے اٹھالو (اس میں علماء کا اختلاف ہے کہ ہم لوگ سے کیا مراد ہے۔ بعض کے نزدیک حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہے جسے جمع کے لفظ سے تشریفاً تعبیر فرمایا اور بعض کے نزدیک جماعت انبیاء مراد ہیں اور بعض کے نزدیک حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وہ اقارب جن کو زکوۃ کا مال دینا جائز نہیں مراد ہیں۔ بندہ ناچیز کے نزدیک یہ تیسرا احتمال راجح ہے اور علامہ مناوی کے اعتراضات جو اس تیسری صورت میں ہیں زیادہ وقیع نہیں) دوسرے دن پھر ایسا ہی واقعہ پیش آیا کہ سلمان کھجوروں کا طباق لائے اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد پر سلمان نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے ہدیہ ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ہی نوش فرمایا۔ (چنانچہ بیجوری نے اسکی تصریح کی ہے۔ حضرت سلمان کا اس طرح پر دونوں دن لانا حقیقت میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے آقا بنانے کا امتحان تھا اس لئے کہ سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ پرانے زمانے کے علماء میں سے تھے اڑھائی سو برس اور بعض کے قول پر ساڑھے تین سو برس ان کی عمر ہوئی۔ انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی علامات میں جو پہلی کتب میں پڑھ رکھی تھیں یہ بھی دیکھا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صدقہ نوش نہیں فرماتے اور ہدیہ قبول فرماتے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دونوں

مونڈھوں کے درمیان مہر نبوت ہے، پہلی دونوں علامتیں دیکھنے کے بعد) پھر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی پشت مبارک پر مہر نبوت دیکھی تو مسلمان ہو گئے سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس وقت یہود بنی قریظہ کے غلام بنے ہوئے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو خریدا (مجازاً خریدا کے لفظ سے تعبیر کر دیا ورنہ حقیقت میں انہوں نے حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مکاتب بنایا تھا۔ مکاتب بنانا اس کو کہتے ہیں کہ، آقا غلام سے معاملہ کر لے کہ اتنی مقدار جو آپس میں طے ہو جائے کما کر دے دو، پھر تم آزاد ہو) اور بدل کتابت بہت سے درہم قرار پائے اور نیز یہ کہ حضرت سلمان انکے لئے (تین سو) کھجور کے درخت لگائیں اور ان درختوں کے پھل لانے تک ان کی خبر گیری کریں۔ پس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے وہ درخت لگائے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ تھا کہ سب درخت اسی سال پھل لے آئے مگر ایک درخت نہ پھلا۔ تحقیق سے معلوم ہوا کہ وہ درخت حضرت سلمان فارسی کے ہاتھ کا لگایا ہوا تھا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک کا نہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو نکالا اور دوبارہ اپنے دست مبارک سے لگایا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا دوسرا معجزہ یہ ہوا کہ بے موسم لگایا ہوا درخت بھی اسی سال پھل لے آیا۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر نبوت کا ذکر

حدیث 21

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْوَضَّاحِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَقِيلٍ الدَّوْرَقِيُّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ الْعَوَقِيِّ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ عَنْ خَاتَمِ رَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَعْنِي خَاتَمَ النُّبُوَّةِ فَقَالَ كَانَ فِي ظَهْرِهِ بَضْعَةٌ نَاشِزَةٌ

ابو نضرۃ کہتے ہیں، کہ میں نے ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر نبوت کا حال پوچھا، تو انہوں نے یہ بتلایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پشت مبارک پر ایک گوشت کا ابھرا ہوا ٹکڑا تھا۔

باب :   حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر نبوت کا ذکر

حدیث 22

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ أَبُو الأَشْعَثِ الْعِجْلِيُّ الْبَصْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَاصِمٍ الأَحْوَلِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم وَهُوَ فِي نَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَدُرْتُ هَكَذَا مِنْ خَلْفِهِ فَعَرَفَ الَّذِي أُرِيدُ فَأَلْقَى الرِّدَاءَ عَنْ ظَهْرِهِ فَرَأَيْتُ مَوْضِعَ الْخَاتَمِ عَلَى كَتِفَيْهِ مِثْلَ الْجُمْعِ حَوْلَهَا خِيلاَنٌ كَأَنَّهَا ثَآلِيلُ فَرَجَعْتُ حَتَّى اسْتَقْبَلْتُهُ فَقُلْتُ غَفَرَ اللهُ لَكَ يَا رَسُولَ اللهِ فَقَالَ وَلَكَ فَقَالَ الْقَوْمُ أَسْتَغْفَرَ لَكَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم فَقَالَ نَعَمْ وَلَكُمْ ثُمَّ تَلاَ هَذِهِ الآيَةَ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ

عبد اللہ بن سر جس کہتے ہیں کہ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس وقت مجمع تھا، میں نے اس طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پس پشت چکر لگایا (راوی نے اس جگہ غالباً چکر لگا کر فعلی صورت بیان کی) حضور صلی اللہ علیہ وسلم میر امنشاء سمجھ گئے اور اپنی پشت مبارک سے چادر اتار دی۔ میں نے مہر نبوت کی جگہ کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دونوں شانوں کے درمیان مٹھی کے ہم شکل دیکھا، جس کے چاروں طرف تل تھے جو گویا مسوں000 کے برابر معلوم ہوتے تھے۔ پھر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آیا اور میں نے عرض کیا اللہ تعالی جل شانہ، آپ کی مغفرت فرمائے (یا اللہ تعالی نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مغفرت فرما دی جیسا کہ سورۃ فتح میں اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے لیغفر لک اللہ ماتقدم من ذنبک)۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک کے بالوں کا بیان

باب :   حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک کے بالوں کا بیان

حدیث 23

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ شَعَرُ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم إِلَى نِصْفِ أُذُنَيْهِ

حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں، کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک نصف کانوں تک تھے۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک کے بالوں کا بیان

حدیث 24

حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ وَكَانَ لَهُ شَعَرٌ فَوْقَ الْجُمَّةِ وَدُونَ الْوَفْرَةِ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہیں کہ میں اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک ہی برتن میں غسل کیا کرتے اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بال مبارک ایسے پٹھوں سے جو کان کی لو تک ہوا کرتے ہیں ان سے زیادہ تھے۔ اور ان سے کم تھے جو مونڈھوں تک ہوتے ہیں۔ یعنی نہ زیادہ لمبے تھے نہ چھوٹے بلکہ متوسط درجہ کے تھے۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک کے بالوں کا بیان

حدیث 25

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قُلْتُ لأَنَسٍ كَيْفَ كَانَ شَعَرُ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ لَمْ يَكُنْ بِالْجَعْدِ وَلا بِالسَّبْطِ كَانَ يَبْلُغُ شَعَرُهُ شَحْمَةَ أُذُنَيْهِ

حضرت براء فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم متوسط القامۃ تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں شانوں کا درمیانی حصہ وسیع تھا۔ آپ کے بال کانوں کی لو تک ہوتے تھے۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک کے بالوں کا بیان

حدیث 26

قتادہ رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں، کہ میں نے حضرت انس سے پوچھا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک کیسے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ نہ بالکل پیچیدہ نہ بالکل کھلے ہوئے بلکہ تھوڑی سی پیچیدگی اور گھنگریالہ پن لئے ہوئے تھے جو کانوں کی لو تک پہنچتے تھے۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک کے بالوں کا بیان

حدیث 27

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ قَالَتْ قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم مَكَّةَ قَدْمَةً وَلَهُ أَرْبَعُ غَدَائِرَ

ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کے بعد ایک مرتبہ مکہ مکرمہ تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بال مبارک چار حصے مینڈھیوں کے طور پر ہو رہے تھے۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک کے بالوں کا بیان

حدیث 28

حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ شَعَرَ رَسُولِ اللهِ صلی الله علیه وسلم كَانَ إِلَى أَنْصَافِ أُذُنَيْهِ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک نصف کانوں تک ہوتے تھے۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک کے بالوں کا بیان

حدیث 29

حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم كَانَ يُسْدِلُ شَعَرَهُ وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ يَفْرِقُونَ رُؤُوسَهُمْ وَكَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يُسْدِلُونَ رُؤُوسَهُمْ وَكَانَ يُحِبُّ مُوَافَقَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ فِيمَا لَمْ يُؤْمَرْ فِيهِ بِشَيْءٍ ثُمَّ فَرَقَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم رَأْسَهُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما فرماتے ہیں، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اولاً بالوں کو بغیر مانگ نکال کے ویسے ہی چھوڑ دیا کرتے تھے۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ مشرکین مانگ نکالا کرتے تھے اور اہل کتاب نہیں نکالتے تھے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ابتداء ان امور میں جن میں کوئی حکم نازل نہیں ہوتا تھا اہل کتاب کی موافقت کو پسند فرماتے تھے۔ لیکن اس کے بعد یہ منسوخ ہو گیا اس لئے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم مخالفتِ اہل کتاب کرنے لگے۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک کے بالوں کا بیان

حدیث 30

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ نَافِعٍ الْمَكِّيِّ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أُمِّ هَانِئٍ قَالَتْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم ذَا ضَفَائِرَ أَرْبَعٍ

ام ہانی رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو چار گیسوؤں والا دیکھا۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے بالوں میں کنگھا کرنے کا بیان۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے بالوں میں کنگھا کرنے کا بیان۔

حدیث 31

حدثنا إسحاق بن موسى الأنصاري حدثنا مَعْن بن عيسى حدثنا مالك بن أنس عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ

عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أُرَجِّلُ رَأْسَ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَأَنَا حَائِضٌ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہیں کہ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے بالوں میں کنگھا کرتی تھی، حالانکہ میں حائضہ ہوتی تھی۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے بالوں میں کنگھا کرنے کا بیان۔

حدیث 32

حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ عِيسَى قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ صَبِيحٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبَانَ هُوَ الرَّقَاشِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يُكْثِرُ دَهْنَ رَأْسِهِ وَتَسْرِيحَ لِحْيَتِهِ وَيُكْثِرُ الْقِنَاعَ حَتَّى كَأَنَّ ثَوْبَهُ ثَوْبُ زَيَّاتٍ

حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں، کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سر مبارک پر اکثر تیل کا استعمال فرماتے تھے اور اپنی داڑھی مبارک میں اکثر کنگھی کیا کرتے تھے۔ اور اپنے سر مبارک پر ایک کپڑا ڈال لیا کرتے تھے جو تیل کے کثرت استعمال سے ایسا ہو تا تھا جیسے تیلی کا کپڑا ہو۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے بالوں میں کنگھا کرنے کا بیان۔

حدیث 33

حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ عَنِ الأَشْعَثِ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم لَيُحِبُّ التَّيَمُّنَ فِي طُهُورِهِ إِذَا تَطَهَّرَ وَفِي تَرَجُّلِهِ إِذَا تَرَجَّلَ وَفِي انْتِعَالِهِ إِذَا انْتَعَلَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اپنے وضو کرنے میں، کنگھی کرنے میں، جوتا پہننے میں (غرض ہر امر میں) دائیں کو مقدم رکھتے تھے، یعنی پہلے دائیں جانب کنگھا کرتے پھر بائیں جانب۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے بالوں میں کنگھا کرنے کا بیان۔

حدیث 34

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم عَنِ التَّرَجُّلِ إِلاَّ غِبًّا

عبداللہ مغفل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کنگھی کرنے کو منع فرماتے تھے۔ مگر گاہے بگاہے۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے بالوں میں کنگھا کرنے کا بیان۔

حدیث 35

حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلامِ بْنُ حَرْبٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ أَبِي الْعَلاءِ الأَوْدِيِّ عَنْ حُمَيْدِ

بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم كَانَ يَتَرَجَّلُ غِبًّا

حمید بن عبد الرحمن ایک صحابی سے نقل کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم گاہے بگاہے کنگھی کیا کرتے تھے۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے سفید بال جانے کا ذکر

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے سفید بال جانے کا ذکر

حدیث 36

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قُلْتُ لأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ هَلْ خَضَبَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ لَمْ يَبْلُغْ ذَلِكَ إِنَّمَا كَانَ شَيْبًا فِي صُدْغَيْهِ وَلَكِنْ أَبُو بَكْرٍ خَضَبَ بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ

قتادہ کہتے ہیں، کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا، کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم خضاب کیا کرتے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بالوں کی سفیدی اس مقدار ہی کو نہ پہنچی تھی کہ خضاب کی نوبت آتی۔ سفیدی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے صرف دونوں کنپٹیوں میں تھوڑی سی تھی، البتہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ حنا اور کتم سے خضاب فرمایا کرتے تھے۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے سفید بال جانے کا ذکر

حدیث 37

حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ وَيَحْيَى بْنُ مُوسَى قَالا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَا عَدَدْتُ فِي رَأْسِ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم وَلِحْيَتِهِ إِلا أَرْبَعَ عَشْرَةَ شَعَرَةً بَيْضَاءَ

حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں، میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک اور داڑھی شریف میں چودہ سے زائد سفید بال نہیں گنے۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے سفید بال جانے کا ذکر

حدیث 38

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ وَقَدْ سُئِلَ عَنْ شَيْبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ إِذَا دَهَنَ رَأْسَهُ لَمْ يُرَ مِنْهُ شَيْبٌ وَإِذَا لَمْ يَدْهِنْ رُئِيَ مِنْهُ شَيْءٌ

حضرت جابر سے کسی نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے سفید بالوں کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا کہ جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تیل کا استعمال فرماتے تھے تو وہ محسوس نہیں ہوتے تھے۔ ورنہ کچھ سفیدی کہیں کہیں محسوس ہوتی تھی۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے سفید بال جانے کا ذکر

حدیث 39

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْوَلِيدِ الْكِنْدِيُّ الْكُوفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ شَرِيكٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ إِنَّمَا كَانَ شَيْبُ رَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم نَحْوًا مِنْ عِشْرِينَ شَعَرَةً بَيْضَاءَ

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے سفید بال تقریباً بیس تھے

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے سفید بال جانے کا ذکر

حدیث 40

حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلاَءِ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ شَيْبَانَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللهِ قَدْ شِبْتَ قَالَ شَيَّبَتْنِي هُودٌ وَالْوَاقِعَةُ وَالْمُرْسَلاتُ وَعَمَّ يَتَسَاءَلُونَ وَإِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بوڑھے ہوگئے (اس کی کیا وجہ؟ حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اعتدال اس کا مقتضی تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جوان ہی رہتے یا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر شریف کا مقتضی یہ تھا کہ آپ اس وقت تک جوان رہتے)۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجھے سورئہ ہود، سورئہ واقعہ، سورئہ مرسلات، سورئہ عم یتسائلون، سورئہ اذا الشمس کورت، ان سورتوں نے بوڑھا بنادیا۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے سفید بال جانے کا ذکر

حدیث 41

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ صَالِحٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ نَرَاكَ قَدْ شِبْتَ قَالَ قَدْ شَيَّبَتْنِي هُودٌ وَأَخَوَاتُهَا

ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کچھ ضعف وغیرہ اثر، بڑھاپے کا محسوس ہونے لگا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے سورئہ ہود جیسی سورتوں نے ضعیف کر دیا۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے سفید بال جانے کا ذکر

حدیث 42

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ صَفْوَانَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ إِيَادِ بْنِ لَقِيطٍ الْعِجْلِيِّ عَنْ أَبِي رِمْثَةَ التَّيْمِيِّ تَيْمِ الرَّبَابِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم وَمَعِي ابْنٌ لِي قَالَ فَأَرَيْتُهُ فَقُلْتُ لَمَّا رَأَيْتُهُ هَذَا نَبِيُّ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ أَخْضَرَانِ وَلَهُ شَعَرٌ قَدْ عَلَاهُ الشَّيْبُ وَشَيْبُهُ أَحْمَرُ

ابو رمثہ تیمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، کہ اپنے بیٹے کو ساتھ لئے ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ لوگوں نے مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں بتلایا (کہ یہ تشریف فرماہیں غالباً یہ پہلے سے پہچانتے نہ ہوں گے۔) میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا تو مجھے یہ کہنا پڑا کہ واقعی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے سچے نبی ہیں۔ اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم دو سبز کپڑے پہنے ہوئے تھے (یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی لنگی بھی سبز تھی اور چادر بھی سبز تھی) اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چند بالوں پر بڑھاپے کے آثار غالب ہو گئے تھے لیکن وہ بال سرخ تھے

باب :   حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے سفید بال جانے کا ذکر

حدیث 43

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ النُّعْمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ قِيلَ لِجَابِرِبْنِ سَمُرَةَ أَكَانَ فِي رَأْسِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم شَيْبٌ قَالَ لَمْ يَكُنْ فِي رَأْسِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم شَيْبٌ إِلا شَعَرَاتٌ فِي مَفْرِقِ رَأْسِهِ إِذَا ادَّهَنَ وَارَاهُنَّ الدُّهْنُ

حضرت جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے کسی نے پوچھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک میں سفید بال تھے؟ انہوں نے کہا کہ صرف چند بال مانگ پر تھے جو تیل لگانے کی حالت میں ظاہر نہیں ہوتے تھے۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے خضاب فرمانے کا ذکر

باب :   حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے خضاب فرمانے کا ذکر

حدیث 44

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍعَنِ إِيَادِ بْنِ لَقِيطٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو رِمْثَةَ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم مَعَ ابْنٍ لِي فَقَالَ ابْنُكَ هَذَا فَقُلْتُ نَعَمْ أَشْهَدُ بِهِ قَالَ لاَ يَجْنِي عَلَيْكَ وَلا تَجْنِي عَلَيْهِ قَالَ وَرَأَيْتُ الشَّيْبَ أَحْمَرَقَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا أَحْسَنُ شَيْءٍ رُوِيَ فِي هَذَا الْبَابِ وَأَفْسَرُ لأَنَّ الرِّوَايَاتِ الصَّحِيحَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَبْلُغِ الشَّيْبَ وَأَبُو رِمْثَةَ اسْمُهُ رِفَاعَةُ بْنُ يَثْرِبِيٍّ التَّيْمِيُّ

ابو رمثہ کہتے ہیں، کہ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے لڑکے کو ساتھ لے کر حاضر ہوا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا یہ تیرا بیٹا ہے۔ میں نے عرض کیا کہ ہاں حضرت! یہ میرا بیٹا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے گواہ رہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کی جنایت کا بدلہ اس پر نہیں (فائدہ میں اس کی وضاحت آئے گی) ابو رمثہ کہتے ہیں، کہ اس وقت میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض بالوں کو سرخ دیکھا۔ امام ترمذی کہتے ہیں، کہ خضاب کے بارے میں یہ حدیث سب سے زیادہ صحیح اور واضح ہے۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے خضاب فرمانے کا ذکر

حدیث 45

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ شَرِيكٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ سُئِلَ أَبُو هُرَيْرَةَ هَلْ خَضَبَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ نَعَمْ قَالَ أَبُو عِيسَى وَرَوَى أَبُو عَوَانَةَ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَوْهَبٍ فَقَالَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خضاب کیا؟ انہوں نے کہا کہ ہاں کیا۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے خضاب فرمانے کا ذکر

حدیث 46

حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ هَارُونَ قَالَ أَنْبَأَنَا النَّضْرُ بْنُ زُرَارَةَ عَنْ أَبِي جَنَابٍ عَنْ إِيَادِ بْنِ لَقِيطٍ عَنِ الْجَهْدَمَةِ امْرَأَةِ بِشْرِ ابْنِ

الْخَصَاصِيَّةِ قَالَتْ أَنَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ يَنْفُضُ رَأْسَهُ وَقَدِ اغْتَسَلَ وَبِرَأْسِهِ رَدْعٌ مِنْ حِنَّاءٍ أَوْ قَالَ رَدْغٌ شَكَّ فِي هَذَا الشَّيْخُ

جہذمہ جو بشیر بن خصاصیہ کی بیوی ہیں وہ فرماتی ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مکان سے باہر تشریف لاتے ہوئے دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل فرمارکھا تھا، اس لئے سر مبارک کو جھاڑ رہے تھے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سر مبارک پر حنا کا اثر تھا۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے خضاب فرمانے کا ذکر

حدیث 47

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ رَأَيْتُ شَعَرَ رَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَخْضُوبًا

حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں، کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو بالوں کو خضاب کیا ہوا دیکھا۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے سُرمہ کا بیان

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے سُرمہ کا بیان

حدیث 48

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الصَّبَّاحِ الْهَاشِمِيُّ الْبَصْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ عَبَّادِ بْنِ مَنْصُورٍ ح وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَكْتَحِلُ قَبْلَ أَنْ يَنَامَ بِالإِثْمِدِ ثَلاثًا فِي كُلِّ عَيْنٍ وَقَالَ يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ فِي حَدِيثِهِ إِنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَتْ لَهُ مُكْحُلَةٌ يَكْتَحِلُ مِنْهَا عِنْدَ النَّوْمِ ثَلاثًا فِي كُلِّ عَيْنٍ

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سونے سے قبل ہر آنکھ میں تین سلائی اثمد کے سرمہ کی ڈالا کرتے تھے اور ایک روایت میں ابن عباس ہی سے منقول ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک سرمہ دانی تھی۔ جس سے سونے کے وقت تین تین سلائی آنکھ میں ڈالا کرتے تھے۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے سرمہ کا بیان

حدیث 49

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَلَيْكُمْ بِالإِثْمِدِ عِنْدَ النَّوْمِ فَإِنَّهُ يَجْلُو الْبَصَرَ وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اثمد کا سرمہ ضرور ڈالا کرو۔ وہ نگاہ کو روشن بھی کرتا ہے اور پلکیں بھی خوب اگاتا ہے۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حدیث 50

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم إِنَّ خَيْرَ أَكْحَالِكُمُ الإِثْمِدُ يَجْلُو الْبَصَرَ وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ نے یہ ارشاد فرمایا کہ تمہارے سب سرموں میں سرمہ اثمد بہترین سرمہ ہے آنکھ کو بھی روشنی پہنچاتا ہے اور پلکیں بھی اُگاتا ہے۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے سرمہ کا بیان

حدیث 51

حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُسْتَمِرِّ الْبَصْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم عَلَيْكُمْ بِالإِثْمِدِ فَإِنَّهُ يَجْلُو الْبَصَرَ وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے بھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی نقل کیا کہ اثمد ضرور ڈالا کرو وہ نگاہ کو بھی روشن کرتا ہے پلکیں بھی اگاتا ہے۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے لباس کا ذکر

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے لباس کا ذکر

حدیث 52

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى وَأَبُو تُمَيْلَةَ وَزَيْدُ بْنُ حُبَابٍ عَنْ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ أَحَبَّ الثِّيَابِ إِلَى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم الْقَمِيصُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ أَحَبَّ الثِّيَابِ إِلَى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم الْقَمِيصُ

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سب کپڑوں میں کرتے کو زیادہ پسند فرماتے تھے۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے لباس کا ذکر

حدیث 53

حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو تُمَيْلَةَ عَنْ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أُمِّهِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ أَحَبَّ الثِّيَابِ إِلَى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَلْبَسُهُ الْقَمِيصُ قَالَ هَكَذَا قَالَ زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ فِي حَدِيثِهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أُمِّهِ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ وَهَكَذَا رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ أَبِي تُمَيْلَةَ مِثْلَ رِوَايَةِ زِيَادِ بْنِ أَيُّوبَ وَأَبُو تُمَيْلَةَ يَزِيدُ فِي هَذَا الْحَدِيثِ عَنْ أُمِّهِ وَهُوَ أَصَحُّ

ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے بعض لوگوں نے یہ بھی نقل کی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو پہننے کے لئے سب کپڑوں میں

سے کرتہ پسند تھا۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے لباس کا ذکر

حدیث 54

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَجَّاجِ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ بُدَيْلٍ يَعْنِي ابْنَ مَيْسَرَةَ الْعُقَيْلِيِّ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ قَالَتْ كَانَ كُمُّ قَمِيصِ رَسُولِ اللهِ صلی الله علیه وسلم إِلَى الرُّسْغِ

اسماء رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے کرتہ کی آستین پہنچے تک ہوتی تھی۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے لباس کا ذکر

حدیث 55

حَدَّثَنَا أَبُو عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ قُشَيْرٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صلی الله علیه وسلم فِي رَهْطٍ مِنْ مُزَيْنَةَ لِنُبَايِعَهُ وَإِنَّ قَمِيصَهُ لَمُطْلَقٌ أَوْ قَالَ زِرُّ قَمِيصِهِ مُطْلَقٌ قَالَ فَأَدْخَلْتُ يَدِي فِي جَيْبِ قَمِيصِهِ فَمَسَسْتُ الْخَاتَمَ

قرۃ بن ایاس فرماتے ہیں، کہ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں قبیلہ مزینہ کی ایک جماعت کے ساتھ بیعت کے لئے حاضر ہوا تھا تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے کرتہ کا تکمہ 000 کھلا ہوا تھا۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گریبان

میں ہاتھ ڈال کر تبرکاً مہر نبوت کو چھوا۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے لباس کا ذکر

حدیث 56

حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم خَرَجَ وَهُوَ يَتَّكِئُ عَلَى أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَلَيْهِ ثَوْبٌ قِطْرِيٌّ قَدْ تَوَشَّحَ بِهِ فَصَلَّى بِهِمْ وَقَالَ عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ سَأَلَنِي يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ أَوَّلَ مَا جَلَسَ إِلَيَّ فَقُلْتُ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ فَقَالَ لَوْ كَانَ مِنْ كِتَابِكَ فَقُمْتُ لأُخْرِجَ كِتَابِي فَقَبَضَ عَلَى ثَوْبِي ثُمَّ قَالَ أَمْلِهِ عَلَيَّ فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ لا أَلْقَاكَ قَالَ فَأَمْلَيْتُهُ عَلَيْهِ ثُمَّ أَخْرَجْتُ كِتَابِي فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ

حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں، کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم حضرت اسامہ پر سہارا لگائے ہوئے مکان میں تشریف لائے۔ اس وقت حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک یمنی منقش کپڑا تھا جس میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لپٹے ہوئے تھے۔ پس حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے باہر تشریف لا کر صحابہ کو نماز پڑھائی۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے لباس کا ذکر

حدیث 57

حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ إِيَاسٍ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم إِذَا اسْتَجَدَّ ثَوْبًا سَمَّاهُ بِاسْمِهِ عِمَامَةً أَوْ قَمِيصًا أَوْ رِدَاءً ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَمَا كَسَوْتَنِيهِ أَسْأَلُكَ خَيْرَهُ وَخَيْرَ مَا صُنِعَ لَهُ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّهِ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَهُ

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، کہ جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کوئی کپڑا پہنتے تو اظہار مسرت کے طور پر اس کا نام لیتے۔ مثلا اللہ تعالی نے یہ کرتہ مرحمت فرمایا۔ ایسے ہی عمامہ، چادر وغیرہ۔ پھر یہ دعا پڑھتے۔ اللھم لک الحمد کما کسوتنیہ اسالک خیرہ وخیر ما صنع لہ واعوذ بک من شرہ وشر ما صنع لہ (ترجمہ) اے اللہ تیرے ہی لئے تمام تعریفیں ہیں۔ اور اس کپڑے کے پہننے پر تیرا ہی شکر ہے۔ یا اللہ تجھ ہی سے اس کپڑے کی بھلائی چاہتا ہوں (کہ خراب نہ ہو ضائع نہ ہو) اور ان مقاصد کی بھلائی اور خوبی چاہتا ہوں۔ جن کے لئے یہ کپڑا بنایا گیا ہے اور تجھ ہی سے اس کپڑے کے شر سے پناہ مانگتا ہوں اور ان چیزوں کے شر سے پناہ مانگتا ہوں جن کے لئے یہ کپڑا بنایا گیا ہے۔ کپڑے کی بھلائی برائی تو ظاہر ہے اور جس چیز کے لئے بنایا گیا اس کا مطلب یہ ہے کہ گرمی، سردی اور زینت وغیرہ جس غرض کے لئے پہنا گیا اس کی بھلائی یہ ہے کہ اللہ تعالی کی رضا میں استعمال ہو عبادت پر معین ہو اور اس کی برائی یہ ہے کہ اللہ کی نافرمانی میں استعمال ہو، عجب وتکبر وغیرہ پیدا کرے۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے لباس کا ذکر

حدیث 58

حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُونُسَ الْكُوفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ الْمُزَنِيُّ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم نَحْوَهُ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ أَحَبَّ الثِّيَابِ إِلَى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَلْبَسُهُ الْحِبَرَةُ

حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یمنی منقش چادر کپڑوں میں زیادہ پسندیدہ تھی۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے لباس کا ذکر

حدیث 59

حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى بَرِيقِ سَاقَيْهِ قَالَ سُفْيَانُ أُرَاهَا حِبَرَةً

ابو جحیفہ فرماتے ہیں، کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو سرخ جوڑا پہنے ہوئے دیکھا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی دونوں پنڈلیوں کی چمک گویا اب میرے سامنے ہے۔ سفیان جو حدیث کے راوی ہیں فرماتے ہیں، کہ میں جہاں تک سمجھتا ہوں وہ سرخ جوڑا منقش جوڑا تھا۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے لباس کا ذکر

حدیث 60

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ أَحْسَنَ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم إِنْ كَانَتْ جُمَّتُهُ لَتَضْرِبُ قَرِيبًا مِنْ مَنْكِبَيْهِ

حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، کہ میں نے کبھی کسی سرخ جوڑے والے کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے زیاہ

حسین نہیں دیکھا۔ اس وقت حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک مونڈھوں کے قریب تک تھے۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے لباس کا ذکر

حدیث 61

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ إِيَادٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي رِمْثَةَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم وَعَلَيْهِ بُرْدَانِ أَخْضَرَانِ

ابو رمثہ کہتے ہیں، کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو دو سبز چادریں اوڑھے ہوئے دیکھا۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے لباس کا ذکر

حدیث 62

حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ حَسَّانَ الْعَنْبَرِيُّ عَنْ جَدَّتَيْهِ دُحَيْبَةَ وَعُلَيْبَةَ عَنْ قَيْلَةَ بِنْتِ مَخْرَمَةَ قَالَتْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم وَعَلَيْهِ أَسْمَالُ مُلَيَّتَيْنِ كَانَتَا بِزَعْفَرَانٍ وَقَدْ نَفَضَتْهُ وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ طَوِيلَةٌ

قیلہ بنت مخرمہ رضی اللہ عنہ کہتی ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حال میں دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس دو پرانی لنگیاں تھیں جو زعفران میں رنگی ہوئیں تھیں۔ لیکن زعفران کا کوئی اثر ان پر نہیں رہا تھا اور اس حدیث میں

ایک طویل قصہ بھی ہے۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے لباس کا ذکر

حدیث 63

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم عَلَيْكُمْ بِالْبَيَاضِ مِنَ الثِّيَابِ لِيَلْبِسْهَا أَحْيَاؤُكُمْ وَكَفِّنُوا فِيهَا مَوْتَاكُمْ فَإِنَّهَا مِنْ خِيَارِ ثِيَابِكُمْ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں، کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ سفید کپڑوں کو اختیار کیا کرو کہ یہ بہترین لباس میں سے ہے۔ سفید کپڑا ہی زندگی کی حالت میں پہننا چاہیے اور سفید کپڑے میں مردوں کو دفن کرنا چاہیے۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے لباس کا ذکر

حدیث 64

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي شَبِيبٍ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم الْبَسُوا الْبَيَاضَ فَإِنَّهَا أَطْهَرُ وَأَطْيَبُ وَكَفِّنُوا فِيهَا مَوْتَاكُمْ

سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سفید کپڑے پہنا کرو۔ اس لئے کہ وہ زیادہ پاک وصاف رہتا ہے اور اسی میں اپنے مردوں کو کفنایا کرو۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے لباس کا ذکر

حدیث 65

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ مُصْعَبِ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم ذَاتَ غَدَاةٍ وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مِنْ شَعَرٍ أَسْوَدَ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ صبح کو مکان سے باہر تشریف لے گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بدن پر سیاہ بالوں کی چادر تھی۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے لباس کا ذکر

حدیث 66

حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ عِيسَى قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم لَبِسَ جُبَّةً رُومِيَّةً ضَيِّقَةَ الْكُمَّيْنِ

مغیرہ بن شعبہ کہتے ہیں، کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رومی جبہ زیب تن فرما رکھا تھا۔ جس کی آستینیں تنگ تھیں۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے گزارہ کے بیان میں

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے گزارہ کے بیان میں

حدیث 67

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حماد بن زيد عن أيوب عن محمد بن سيرين قال كُنَّا عِنْدَ أَبِي هُرَيْرَةَ رضى الله عنه وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ مُمَشَّقَانِ مِنْ كَتَّان فَتَمَخَّطَ فى أحدهما فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ بَخْ بَخْ يَتَمَخَّطُ أَبُو هُرَيْرَةَ فِي الْكَتَّانِ لَقَدْ رَأَيْتُنِي وَإِنِّي لأَخِرُّ فِيمَا بَيْنَ مِنْبَرِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم وحُجْرَةِ عَائِشَةَ رضى الله عنها مَغْشِيًّا عَلَيَّ فَيَجِيءُ الْجَانِي فَيَضَعُ رِجْلَهُ عَلَى عُنُقِي يُرَى أَنَّ بِي جُنُونًا وَمَا بِي جُنُونٍ وما هوإِلاَّ الْجُوعُ

ابن سیرین کہتے ہیں، کہ ہم ایک مرتبہ ابوہریرہ کے پاس تھے۔ ان پر ایک لُنگی اور ایک چادر تھی وہ دونوں کتان کی تھیں اور گیروی رنگ میں رنگی ہوئی تھیں۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان میں سے ایک سے ناک صاف کیا پھر تعجب سے کہنے لگے کہ اللہ اللہ! آج ابوہریرہ کتان کے کپڑے سے ناک صاف کرتا ہے اور ایک وہ زمانہ تھا کہ جب میں منبر نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت عائشہ کے حجرہ کے درمیان شدت بھوک کی وجہ سے بے ہوش پڑا ہوا ہوتا تھا۔ اور لوگ مجھے مجنوں سمجھ کر میری گردن کو پاؤں سے دباتے تھے اور حقیقتاً مجھے جنون وغیرہ کچھ نہیں تھا بلکہ شدت بھوک کی وجہ سے یہ حالت ہو جاتی تھی۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے گزارہ کے بیان میں

حدیث 68

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا جعفر بن سليمان الضبعي عن مالك بن دينار قال مَا شَبِعَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم مِنْ خُبْزٍ قَط وَلَحم إِلاَّ عَلى ضَفَفَ قال مالك بن دينار سألت رجلا من أهل البادية ما الضفف فقال أن يتناول مع الناس

مالک بن دینار فرماتے ہیں، کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی روٹی سے اور گوشت سے شکم سیری نہیں فرمائی مگر حالت ضفف۔ مالک بن دینار کہتے ہیں، کہ میں نے ایک بدوی سے ضفف کے معنی پوچھے تو اس نے لوگوں کے ساتھ کھانے کے معنی بتائے۔

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے موزہ کے بیان میں

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے موزہ کے بیان میں

حدیث 69

حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ دَلْهَمِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ حُجَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّجَاشِيَّ أَهْدَى لِلنَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم خُفَّيْنِ أَسْوَدَيْنِ سَاذَجَيْنِ فَلَبِسَهُمَا ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَيْهِمَا

بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، کہ نجاشی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سیاہ رنگ کے دو سادے موزے ہدیۃً بھیجے تھے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو پہنا اور وضو کے بعد ان پر مسح بھی فرمایا۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حدیث 70

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَيَّاشٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ قَالَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ أَهْدَى دِحْيَةُ لِلنَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم خُفَّيْنِ فَلَبِسَهُمَا وَقَالَ إِسْرَائِيلُ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عَامِرٍ وَجُبَّةً فَلَبِسَهُمَا حَتَّى تَخَرَّقَا لَا يَدْرِي النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم أَذَكِيٌّ هُمَا أَمْ لَا

مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، کہ دحیہ کلبی نے دو موزے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نذر کئے تھے ایک دوسری روایت میں موزوں کے ساتھ جبہ کے پیش کرنے کا ذکر بھی ہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو پہنا یہاں تک کہ وہ پھٹ گئے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی تحقیق نہیں فرمائی کہ وہ مذبوح جانور کی کھال کے تھے یا غیر مذبوح۔

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے نعلین (جوتا) شریف کے ذکر میں

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے نعلین (جوتا) شریف کے ذکر میں

حدیث 71

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ كَيْفَ كَانَ نَعْلُ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ لَهُمَا قِبَالَانِ

قتادہ کہتے ہیں، کہ میں نے حضرت انس سے دریافت کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نعل شریف کیسے تھے تو انہوں نے فرمایا کہ ہر ایک جوتے میں تسمے تھے۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضورِاقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے نعلین (جوتا) شریف کے ذکر میں

حدیث 72

حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَائِ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّائِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ لِنَعْلِ رَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم قِبَالانِ مَثْنِيٌّ شِرَاكُهُمَا

ابن عباس فرماتے ہیں، کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے نعلین شریف کے تسمہ دوہرے تھے۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضورِاقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے نعلین (جوتا) شریف کے ذکر میں

حدیث 73

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ طَهْمَانَ قَالَ أَخْرَجَ إِلَيْنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ نَعْلَيْنِ جَرْدَاوَيْنِ لَهُمَا قِبَالانِ فَقَالَ فَحَدَّثَنِي ثَابِتٌ بَعْدُ عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُمَا كَانَتَا نَعْلَيِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم

عیسیٰ کہتے ہیں، کہ حضرت انس نے ہمیں دو جوتے نکال کر دکھائے ان پر بال نہیں تھے مجھ سے اس کے بعد ثابت نے یہ بتلایا کہ وہ دونوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نعلین شریف تھے۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے نعلین (جوتا) شریف کے ذکر میں

حدیث 74

حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُرَيْجٍ أَنَّهُ قَالَ لابْنِ عُمَرَ رَأَيْتُكَ تَلْبَسُ النِّعَالَ السِّبْتِيَّةَ قَالَ إِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَلْبَسُ النِّعَالَ الَّتِي لَيْسَ فِيهَا شَعَرٌ وَيَتَوَضَّأُ فِيهَا فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَلْبَسَهَا

عبید بن جریج نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ آپ بغیر بالوں کے چمڑے کا جوتا پہنتے ہیں اس کی کیا وجہ ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا ہی جوتا پہنتے ہوئے اور اس میں وضو فرماتے ہوئے دیکھا ہے اس لئے میں ایسے ہی جوتے پسند کرتا ہوں۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے نعلین (جوتا) شریف کے ذکر میں

حدیث 75

حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ صَالِحٍ مَوْلَى التَّوْئَمَةِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ لِنَعْلِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم قِبَالانِ

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی یہی نقل فرماتے ہیں، کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے نعلین شریف کے دو تسمے تھے۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حدیث 76

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ السُّدِّيِّ قَالَ حَدَّثَنِي مَنْ سَمِعَ عَمْرَو بْنَ حُرَيْثٍ يَقُولُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم يُصَلِّي فِي نَعْلَيْنِ مَخْصُوفَتَيْنِ

عمرو بن حریث فرماتے ہیں، میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے جوتوں میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے جن میں دوسرا چمڑا سلا ہوا تھا۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے نعلین (جوتا) شریف کے ذکر میں

حدیث 77

حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ لا يَمْشِيَنَّ أَحَدُكُمْ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ لِيُنْعِلْهُمَا جَمِيعًا أَوْ لِيُحْفِهِمَا جَمِيعًا حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ نَحْوَهُ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایک جوتی پہن کر کوئی نہ چلے یا دونوں پہن کر چلے یا دونوں نکال دے۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حدیث 78

حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم نَهَى أَنْ يَأْكُلَ يَعْنِي الرَّجُلَ بِشِمَالِهِ أَوْ يَمْشِيَ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ

حضرت جابر رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں، کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا کہ کوئی شخص بائیں ہاتھ سے کھائے یا جوتا پہنے۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے نعلین (جوتا) شریف کے ذکر میں

حدیث 79

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم قَالَ إِذَا انْتَعَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِالْيَمِينِ وَإِذَا نَزَعَ فَلْيَبْدَأْ بِالشِّمَالِ فَلْتَكُنِ الْيَمِينُ أَوَّلَهُمَا تُنْعَلُ وَآخِرَهُمَا تُنْزَعُ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ جب کوئی شخص تم میں سے جوتا پہنے تو دائیں سے ابتداء کرنی چاہیے اور جب نکالے تو بائیں سے پہلے نکالے دایاں پاؤں جوتا پہننے میں مقدم ہونا چاہیے اور نکالنے میں مؤخر۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حدیث 80

حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَشْعَثُ هُوَ ابْنُ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم يُحِبُّ التَّيَمُّنَ مَا اسْتَطَاعَ فِي تَرَجُّلِهِ وَتَنَعُّلِهِ وَطُهُورِهِ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کنگھی کرنے میں اور جوتا پہننے میں اور اعضاء وضو کے دھونے میں حتی الوسع دائیں سے ابتدا فرمایا کرتے تھے۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضورِاقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے نعلین (جوتا) شریف کے ذکر میں

حدیث 81

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْزُوقٍ أَبُو عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ قَيْسٍ أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ لِنَعْلِ رَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم قِبَالاَنِ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَأَوَّلُ مَنْ عَقَدَ عَقْدًا وَاحِدًا عُثْمَانُ رضی اللہ عنہ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے نعلین شریف کے دو تسمے تھے۔ ایسے ہی حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے جوتہ میں بھی دوہرا تسمہ تھا ایک تسمہ کی ابتداء حضرت عثمان نے فرمائی۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی مبارک کا ذکر

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی مبارک کا ذکر

حدیث 82

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ خَاتَمُ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم مِنْ وَرِقٍ وَكَانَ فَصُّهُ حَبَشِيًّا

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی چاندی کی تھی اور اس کا نگینہ حبشی تھا۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی مبارک کا ذکر

حدیث 83

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ فَكَانَ يَخْتِمُ بِهِ وَلَا يَلْبَسُهُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں، کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی تھی اس سے خطوط وغیرہ پر مہریں لگاتے تھے پہنتے تھے۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حدیث 84

حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلاَنَ قَالَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عُبَيْدٍ هُوَ الطَّنَافِسِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ أَبُو خَيْثَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ خَاتَمُ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم مِنْ فِضَّةٍ فَصُّهُ مِنْهُ

حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی چاندی کی تھی اور اس کا نگینہ بھی اس ہی کا تھا۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی مبارک کا ذکر

حدیث 85

حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا أَرَادَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم أَنْ يَكْتُبَ إِلَى الْعَجَمِ قِيلَ لَهُ إِنَّ الْعَجَمَ لا يَقْبَلُونَ إِلا كِتَابًا عَلَيْهِ خَاتَمٌ فَاصْطَنَعَ خَاتَمًا فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى بَيَاضِهِ فِي كَفِّهِ

حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ ہی سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اہل عجم کو تبلیغی خطوط لکھنے کا ارادہ کیا تو لوگوں نے عرض کیا کہ عجم بلامہر والے خط کو قبول نہیں کرتے اس لئے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے انگوٹھی بنوائی جسکی سفیدی گویا اب بھی میری نظروں کے سامنے پھر رہی ہے۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی مبارک کا ذکر

حدیث 86

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الأَنْصَارِيّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم مُحَمَّدٌ سَطْرٌ وَرَسُولٌ سَطْرٌ وَاللهُ سَطْرٌ

حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی کا نقش محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھا اس طرح کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک سطر میں تھا رسول دوسری سطر میں لفظ اللہ تیسری سطر (بعض علماء نے لکھا ہے کہ اس کی صورت محمد رسول اللہ تھی کہ اللہ پاک کا نام اوپر تھا یہ مہر گول تھی اور نیچے سے پڑھی جاتی تھی۔ مگر محققین کی رائے یہ ہے کہ کسی حدیث سے یہ ثابت نہیں ہوتا بلکہ ظاہر الفاظ سے (محمد رسول اللہ) معلوم ہوتا تھا۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی مبارک کا ذکر

حدیث 87

حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ أَبُو عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا نُوحُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم كَتَبَ إِلَى كِسْرَى وَقَيْصَرَ وَالنَّجَاشِيِّ فَقِيلَ لَهُ إِنَّهُمْ لا يَقْبَلُونَ كِتَابًا إِلا بِخَاتَمٍ فَصَاغَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم خَاتَمًا حَلْقَتُهُ فِضَّةٌ وَنُقِشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ

حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے کسریٰ اور قیصر اور نجاشی کے پاس تبلیغی خطوط لکھنے کا قصد فرمایا تو لوگوں نے عرض کیا حضور! (صلی اللہ علیہ وسلم) یہ لوگ بدون مہر کے خطوط قبول نہیں کرتے ہیں اس لئے حضور

اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہر بنوائی جس کا حلقہ چاندی کا تھا اس میں محمد رسول اللہ منقش تھا۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی مبارک کا ذکر

حدیث 88

حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَامِرٍ وَالْحَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ نَزَعَ خَاتَمَهُ

حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلاء میں تشریف لے جاتے تو اپنی انگوٹھی نکال کر تشریف لے جاتے۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی مبارک کا ذکر

حدیث 89

حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اتَّخَذَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ فَكَانَ فِي يَدِهِ ثُمَّ كَانَ فِي يَدِ أَبِي بَكْرٍ وَيَدِ عُمَرَ ثُمَّ كَانَ فِي يَدِ عُثْمَانَ حَتَّى وَقَعَ فِي بِئْرِ أَرِيسٍ نَقْشُهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ

ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی وہ انگوٹھی حضور اقدس

صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک میں رہی، پھر حضرت ابو بکر کے پھر حضرت عمر کے پھر حضرت عثمان کے پھر ان ہی کے زمانہ میں بیر اریس میں گر گئی تھی۔ اس انگوٹھی کا نقش محمد رسول اللہ تھا۔

اس بیان میں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم انگوٹھی کو دائیں ہاتھ میں پہنا کرتے تھے

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

اس بیان میں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم انگوٹھی کو دائیں ہاتھ میں پہنا کرتے تھے

حدیث 90

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ عَسْكَرٍ الْبَغْدَادِيُّ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالا أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلالٍ عَنْ شَرِيكِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ عَنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنِ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم كَانَ يَلْبَسُ خَاتَمَهُ فِي يَمِينِهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بِلالٍ عَنْ شَرِيكِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ نَحْوَهُ

حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم انگوٹھی دائیں ہاتھ میں پہنا کرتے تھے۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

اس بیان میں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم انگوٹھی کو دائیں ہاتھ میں پہنا کرتے تھے

حدیث 91

حدثنا أحمد بن منيع حدثنا يزيد بن هارون عن حماد بن سلمة قَالَ رأيت ابن أبي رافع يتختم في يَمِينِهِ وقَالَ عَبْدِ

اللهِ بن جعفر کان رَسُولُ اللهِ صلی الله علیہ وسلم یتختم فِی یَمِینِهِ

حماد بن سلمہ کہتے ہیں کہ میں نے عبد الرحمن بن ابی رافع کو داہنے ہاتھ میں انگوٹھی پہنے دیکھا میں نے اس سے وجہ پوچھی تو انہوں نے کہا کہ میں نے عبد اللہ بن جعفر کو داہنے ہاتھ میں انگوٹھی پہنے دیکھا اور وہ یہ کہتے تھے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم داہنے ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

اس بیان میں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم انگوٹھی کو دائیں ہاتھ میں پہنا کرتے تھے

حدیث 92

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْفَضْلِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صلی الله علیہ وسلم كَانَ يَتَخَتَّمُ فِي يَمِينِهِ

عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ تعالی عنہ سے دوسرے طریقہ سے بھی نقل کیا گیا ہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم داہنے ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

اس بیان میں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم انگوٹھی کو دائیں ہاتھ میں پہنا کرتے تھے

حدیث 93

حَدَّثَنَا أَبُو الْخَطَّابِ زِيَادُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَيْمُونٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ

أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم كَانَ يَتَخَتَّمُ فِي يَمِينِهِ

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم بھی داہنے ہاتھ میں انگوٹھی پہنا کرتے تھے۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

اس بیان میں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم انگوٹھی کو دائیں ہاتھ میں پہنا کرتے تھے

حدیث 94

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنِ الصَّلْتِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَتَخَتَّمُ فِي يَمِينِهِ وَلَا إِخَالُهُ إِلَّا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَتَخَتَّمُ فِي يَمِينِهِ

صلت بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ داہنے ہاتھ میں انگوٹھی پہنا کرتے تھے اور مجھے جہاں تک خیال ہے کہ یہ کہا کرتے تھے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم بھی داہنے ہاتھ میں پہنتے تھے۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

اس بیان میں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم انگوٹھی کو دائیں ہاتھ میں پہنا کرتے تھے

حدیث 95

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ وَجَعَلَ فَصَّهُ مِمَّا يَلِي كَفَّهُ وَنَقَشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ وَنَهَى أَنْ يَنْقُشَ أَحَدٌ عَلَيْهِ وَهُوَ الَّذِي

سَقَطَ مِنْ مُعَيْقِيبٍ فِي بِئْرِ أَرِيسٍ

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چاندی کی انگوٹھی بنوائی۔ اس کا نگینہ ہتھیلی کی جانب رہتا تھا اس میں محمد رسول اللہ کندہ کرایا تھا۔ اور لوگوں کو منع فرمادیا تھا کہ کوئی شخص اپنی انگوٹھی پر یہ کندہ نہ کرائے۔ یہ وہی انگوٹھی تھی جو معقیب سے حضرت عثمان کے زمانہ میں بیر اریس میں گر گئی تھی۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

اس بیان میں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم انگوٹھی کو دائیں ہاتھ میں پہنا کرتے تھے

حدیث 96

حَدَّثَنَا قتيبة بن سعيد حَدَّثَنَا حاتم بن إسماعيل عن جَعْفَرِ بن محمد عن أبيه قَالَ كان الحسن والحسين يتختمان في يسارهما

امام محمد باقر فرماتے ہیں کہ حضرت امام حسن وامام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے بائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنا کرتے تھے۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

اس بیان میں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم انگوٹھی کو دائیں ہاتھ میں پہنا کرتے تھے

حدیث 97

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى وَهُوَ ابْنُ الطَّبَّاعِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يَتَخَتَّمُ فِي يَمِينِهِ

حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کی جاتی ہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم داہنے ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے۔ اور حضرت انس ہی سے یہ بھی بعض لوگوں نے نقل کیا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم بائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

اس بیان میں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم انگوٹھی کو دائیں ہاتھ میں پہنا کرتے تھے

حدیث 98

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ الْمُحَارِبِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِبْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اتَّخَذَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فَكَانَ يَلْبَسُهُ فِي يَمِينِهِ فَاتَّخَذَ النَّاسُ خَوَاتِيمَ مِنْ ذَهَبٍ فَطَرَحَهُ صلى الله عليه وسلم وَقَالَ لا أَلْبَسُهُ أَبَدًا فَطَرَحَ النَّاسُ خَوَاتِيمَهُمْ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں، کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی بنوائی۔ جس کو اپنے داہنے ہاتھ میں پہنا کرتے تھے صحابہ نے بھی اتباعا سونے کی انگوٹھیاں بنوائیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بعد وہ انگوٹھی پھینک دی اور فرمایا کہ اس کو کبھی نہیں پہنوں گا اور صحابہ نے بھی اپنی انگوٹھیاں پھینک دیں ۔

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کا بیان

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کا بیان

حدیث 99

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَتْ قَبِيعَةُ سَيْفِ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم مِنْ فِضَّةٍ

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کے قبضہ کی ٹوپی چاندی کی تھی

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کا بیان

حدیث 100

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ قَالَ كَانَتْ قَبِيعَةُ سَيْفِ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم مِنْ فِضَّةٍ

سعید بن ابی الحسن نے بھی یہی نقل کیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کے قبضہ کی موٹھ چاندی کی تھی۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کا بیان

حدیث 101

حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ صُدْرَانَ الْبَصْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا طَالِبُ بْنُ حُجَيْرٍ عَنْ هُودٍ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ جَدِّهِ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلَى سَيْفِهِ ذَهَبٌ وَفِضَّةٌ قَالَ طَالِبٌ فَسَأَلْتُهُ عَنِ

الْفِضَّةِ فَقَالَ كَانَتْ قَبِيعَةُ السَّيْفِ فِضَّةً

ہود کے نانا مزیدۃ کہتے ہیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن جب شہر میں داخل ہوئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار پر سونا اور چاندی تھا طالب جو اس حدیث کے ایک راوی ہیں وہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے استاد سے پوچھا کہ چاندی کس جگہ تھی انہوں نے فرمایا کہ قبضہ کی ٹوپی چاندی کی تھی۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کا بیان

حدیث 102

حَدَّثَنَا محمد بن شجاع البغدادی حَدَّثَنَا أبو عبیدة الحداد عن عثمان بن سعد عن ابن سیرین قال صنعت سیفی علی سیف سمرة بن جندب وزعم سمرة أنه صنع سَیْفه علی سیف رَسُولِ اللهِصلی الله علیه وسلم وکان حنیفیا حدثنا عقبة بن مکرم البصری قال حدثنا محمد بن بکر عن عثمان بن سعد بهذا الإسناد نحوه

ابن سیرین کہتے تھے کہ میں نے اپنی تلوار سمرہ کے موافق بنوائی اور وہ کہتے تھے کہ ان کی تلوار حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کے موافق بنوائی گئی ہے وہ قبیلہ بنو حنیفہ کی تلوار کے طریق پر تھی۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی زرہ کا بیان

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی زرہ کا بیان

حدیث 103

حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ الأَشَجُّ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ قَالَ كَانَ عَلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم يَوْمَ أُحُدٍ دِرْعَانِ فَنَهَضَ إِلَى الصَّخْرَةِ فَلَمْ يَسْتَطِعْ فَأَقْعَدَ طَلْحَةَ تَحْتَهُ وَصَعِدَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم حَتَّى اسْتَوَى عَلَى الصَّخْرَةِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ أَوْجَبَ طَلْحَةُ

حضرت زبیر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے بدن مبارک پر احد کی لڑائی میں دو زرہ تھیں (ایک ذات الفضول دوسری فضہ) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چٹان کے اوپر چڑھنے کا ارادہ فرمایا مگر (وہ اونچی اور دو زرہوں کا وزن) نیز غزوہ احد میں وہ تکلیفیں جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی تھیں کہ جن کی وجہ سے چہرہ مبارک خون آلودہو گیا تھا۔ غرض اس وجہ سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اس چٹان پر نہ چڑھ سکے اس لئے حضرت طلحہ کو نیچے بٹھا کر ان کے ذریعے سے اس چٹان پر چڑھے زبیر کہتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ طلحہ نے (جنت کو یا میری شفاعت کو) واجب کر لیا۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی زرہ کا بیان

حدیث 104

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم كَانَ عَلَيْهِ يَوْمَ أُحُدٍ دِرْعَانِ قَدْ ظَاهَرَ بَيْنَهُمَا

سائب بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے بدن مبارک پر جنگ احد میں دو زرہیں تھیں جن کو اوپر نیچے پہن رکھا تھا۔

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے خود کا ذکر

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے خود کا ذکر

حدیث 105

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم دَخَلَ مَكَّةَ وَعَلَيْهِ مِغْفَرٌ فَقِيلَ لَهُ هَذَا ابْنُ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ اقْتُلُوهُ

حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن جب شہر میں داخل ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سر مبارک پر خود تھی (حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب خود اتار چکے اور اطمینان ہو گیا تو) کسی نے آکر عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ ابن خطل کعبہ کا پردہ پکڑے ہوئے ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کو قتل کر دو۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے خود کا ذکر

حدیث 106

حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ أَحْمَدَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم دَخَلَ مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلَى رَأْسِهِ الْمِغْفَرُ قَالَ فَلَمَّا نَزَعَهُ جَائَهُ رَجُلٌ فَقَالَ

لَهُ ابْنُ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ اقْتُلُوهُ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَبَلَغَنِي أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَمْ يَكُنْ يَوْمَئِذٍ مُحْرِمًا

حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ ہی سے مروی ہے کہ جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے وقت شہر میں داخل ہوئے تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک پر خود تھی۔ جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اتار دیا تو ایک آدمی آیا اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابن خطل کعبہ کے پردے سے لپٹا ہوا ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ امن والوں میں نہیں اس کو قتل کر ڈالو۔ زہری کہتے ہیں مجھے یہ بات معلوم ہوئی کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس روز محرم نہیں تھے۔

حضورِ صلی اللہ علیہ وسلم کے عمامہ کا ذکر

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضورِ صلی اللہ علیہ وسلم کے عمامہ کا ذکر

حدیث 107

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ ح حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ

حضرت جابر رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ میں جب شہر میں داخل ہوئے تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک پر سیاہ عمامہ تھا

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضورِ صلی اللہ علیہ وسلم کے عمامہ کا ذکر

حدیث 108

حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُسَاوِرٍ الْوَرَّاقِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ

عمرو بن حریث رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک پر سیاہ عمامہ دیکھا۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضورِ صلی اللہ علیہ وسلم کے عمامہ کا ذکر

حدیث 109

حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ وَيُوسُفُ بْنُ عِيسَى قَالَا حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مُسَاوِرٍ الْوَرَّاقِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم خَطَبَ النَّاسَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ

عمرو بن حریث رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ خطبہ ارشاد فرمایا اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک پر سیاہ عمامہ تھا۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حدیث 110

حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَدَنِيُّ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صلی الله علیه وسلم إِذَا اعْتَمَّ سَدَلَ عِمَامَتَهُ بَيْنَ كَتِفَيْهِ قَالَ نَافِعٌ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ ذَلِكَ قَالَ عُبَيْدُ اللهِ وَرَأَيْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ وَسَالِمًا يَفْعَلَانِ ذَلِكَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب عمامہ باندھتے تو اس کے شملہ کو اپنے دونوں مونڈھوں کے درمیان یعنی پچھلی جانب ڈال لیتے تھے نافع یہ کہتے ہیں کہ میں نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ایسے ہی کرتے دیکھا عبید اللہ جو نافع کے شاگرد ہیں وہ کہتے ہیں، کہ میں نے اپنے زمانہ میں حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پوتے قاسم بن محمد کو اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پوتے سالم بن عبد اللہ کو ایسے ہی کرتے دیکھا۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضورِ صلی اللہ علیہ وسلم کے عمامہ کا ذکر

حدیث 111

حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ عِيسَى قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سُلَيْمَانَ وَهُوَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْغَسِيلِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صلی الله علیه وسلم خَطَبَ النَّاسَ وَعَلَيْهِ عِصَابَةٌ دَسْمَاءُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ خطبہ دیا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سر مبارک پر سیاہ عمامہ تھا۔ یعنی چکنی پٹی تھی۔

ضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی لنگی کا ذکر

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

ضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی لنگی کا ذکر

حدیث 112

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ أَخْرَجَتْ إِلَيْنَا عَائِشَةُ كِسَائً مُلَبَّدًا وَإِزَارًا غَلِيظًا فَقَالَتْ قُبِضَ رُوحُ رَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِي هَذَيْنِ

ابوبردۃ کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے ہمیں ایک پیوند لگی ہوئی چادر اور ایک موٹی لنگی دکھائی اور یہ فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ان دو کپڑوں میں ہوا تھا۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

ضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی لنگی کا ذکر

حدیث 113

حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الأَشْعَثِ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ عَمَّتِي تُحَدِّثُ عَنْ عَمِّهَا قَالَ بَيْنَا أَنَا أَمْشِي بِالْمَدِينَةِ إِذَا إِنْسَانٌ خَلْفِي يَقُولُ ارْفَعْ إِزَارَكَ فَإِنَّهُ أَتْقَى وَأَبْقَى فَإِذَا هُوَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّمَا هِيَ بُرْدَةٌ مَلْحَاءُ قَالَ أَمَا لَكَ فِيَّ أُسْوَةٌ فَنَظَرْتُ فَإِذَا إِزَارُهُ إِلَى نِصْفِ سَاقَيْهِ

عبید بن خالد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، کہ میں مدینہ منورہ میں ایک مرتبہ جارہا تھا کہ میں نے ایک شخص کو اپنے پیچھے سے یہ کہتے سنا کہ لنگی اوپر اٹھاؤ کہ اس سے (نجاست ظاہری اور باطنی تکبر وغیرہ سے) نظافت بھی زیادہ حاصل رہتی اور کپڑا زمین پر گھسٹ کر خراب

اور میلا ہونے سے محفوظ رہتا ہے میں نے کہنے والے کی طرف متوجہ ہو کر دیکھا تو آپ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ میں نے عرض کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ ایک معمولی سی چادر ہے (اس میں کیا تکبر ہو سکتا ہے اور کیا اس کی حفاظت کی ضرورت ہے) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کوئی مصلحت تیرے نزدیک نہیں تو کم از کم میرا اتباع تو کہیں گیا ہی نہیں میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد پر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی لنگی کو دیکھا تو نصف ساق تک تھی۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

ضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی لنگی کا ذکر

حدیث 114

حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ إِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الأَكْوَعِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ يَأْتَزِرُ إِلَى أَنْصَافِ سَاقَيْهِ وَقَالَ هَكَذَا كَانَتْ إِزْرَةُ صَاحِبِي يَعْنِي النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم

سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ لنگی نصف ساق تک رکھتے تھے اور فرماتے تھے کہ یہی ہیئت تھی میرے آقا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی لنگی کی۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

ضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی لنگی کا ذکر

حدیث 115

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ نَذِيرٍ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ أَخَذَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم بِعَضَلَةِ سَاقِي أَوْ سَاقِهِ فَقَالَ هَذَا مَوْضِعُ الإِزَارِ فَإِنْ أَبَيْتَ فَأَسْفَلَ فَإِنْ أَبَيْتَ فَلاَ حَقَّ

لِلإِزَارِ فِي الْكَعْبَيْنِ

حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میری پنڈلی کا یا اپنی پنڈلی کا حصہ پکڑ کر یہ فرمایا کہ یہ حد ہے لنگی کی اگر تجھے اس پر قناعت نہ ہو تو اس سے کچھ نیچی سہی اگر اس پر بھی قناعت نہ ہو تو لنگی کا ٹخنوں پر کوئی حق نہیں۔لہذا ٹخنوں تک نہیں پہنچنا چاہیئے۔

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی رفتار کا ذکر

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی رفتار کا ذکر

حدیث 116

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ أَبِي يُونُسَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ وَلا رَأَيْتُ شَيْئًا أَحْسَنَ مِنْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم كَأَنَّ الشَّمْسَ تَجْرِي فِي وَجْهِهِ وَمَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَسْرَعَ فِي مِشْيَتِهِ مِنْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم كَأَنَّمَا الأَرْضُ تُطْوَى لَهُ إِنَّا لَنُجْهِدُ أَنْفُسَنَا وَإِنَّهُ لَغَيْرُ مُكْتَرِثٍ

ابوہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ حسین کوئی نہیں دیکھا۔(چمک اور روشنی چہرہ میں اس قدر تھی) گویا کہ آفتاب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کے چہرہ مبارک پر چمک رہا ہے۔میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ تیز رفتار بھی کوئی نہیں دیکھا زمین گویا لپٹی جاتی تھی۔(کہ ابھی چند منٹ ہوئے یہاں تھے اور ابھی وہاں) ہم لوگ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ چلنے میں مشقت سے ساتھ ہوتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی معمولی رفتار کے ساتھ چلتے تھے۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی رفتار کا ذکر

حدیث 117

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللهِ مَوْلَى غُفْرَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ مِنْ وَلَدِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ كَانَ عَلِيٌّ إِذَا وَصَفَ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ كَانَ إِذَا مَشَى تَقَلَّعَ كَأَنَّمَا يَنْحَطُّ مِنْ صَبَبٍ

ابراہیم بن محمد کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر فرماتے تو یہ فرماتے تھے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چلتے تھے تو ہمت اور قوت سے پاؤں اٹھاتے (عورتوں کی طرح سے پاؤں زمین سے گھسیٹ کر نہیں چلتے تھے۔ چلنے میں تیزی اور قوت کے لحاظ سے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ) گویا اونچائی سے اتر رہے ہیں۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی رفتار کا ذکر

حدیث 118

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ الْمَسْعُودِيِّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم إِذَا مَشَى تَكَفَّأَ تَكَفُّؤًا كَأَنَّمَا يَنْحَطُّ مِنْ صَبَبٍ

حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب تشریف لے چلتے تو کچھ جھک کر چلتے گویا کہ بلندی سے اتر رہے ہیں۔

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے قناع کا ذکر

باب :   حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے قناع کا ذکر

حدیث 119

حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ عِيسَى قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ بْنُ صَبِيحٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبَانَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صلی الله علیه وسلم يُكْثِرُ الْقِنَاعَ كَأَنَّ ثَوْبَهُ ثَوْبُ زَيَّاتٍ

حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سر مبارک پر کپڑا اکثر رکھا کرتے تھے اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ کپڑا چکناہٹ کی وجہ سے تیلی کا کپڑا معلوم ہوتا تھا۔

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی نشست کا ذکر

باب :   حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی نشست کا ذکر

حدیث 120

حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ حَسَّانَ عَنْ جَدَّتَيْهِ عَنْ قَيْلَةَ بِنْتِ مَخْرَمَةَ أَنَّهَا رَأَتْ رَسُولَ اللهِ صلی الله علیه وسلم فِي الْمَسْجِدِ وَهُوَ قَاعِدٌ الْقُرْفُصَائَ قَالَتْ فَلَمَّا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صلی الله علیه وسلم الْمُتَخَشِّعَ فِي الْجِلْسَةِ أُرْعِدْتُ مِنَ الْفَرَقِ

قیلہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد (میں کچھ ایسی عاجزانہ صورت) میں گوٹ مارے بیٹھے دیکھا کہ میں رعب کی وجہ سے کانپنے لگی۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی نشست کا ذکر

حدیث 121

حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم مُسْتَلْقِيًا فِي الْمَسْجِدِ وَاضِعًا إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الأُخْرَى

عبد کے چچا عبد اللہ بن زید کہتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں چت لیٹے ہوئے دیکھا۔ اس وقت حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ایک پاؤں کو دوسرے پاؤں پر رکھے ہوئے تھے۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی نشست کا ذکر

حدیث 122

حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمَدَنِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ الأَنْصَارِيُّ عَنْ رُبَيْحِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم إِذَا جَلَسَ فِي الْمَسْجِدِ احْتَبَى بِيَدَيْهِ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب مسجد میں تشریف رکھتے تھے تو گوٹ مار کر تشریف رکھتے تھے۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے تکیہ کا ذکر

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے تکیہ کا ذکر

حدیث 123

حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنِ إِسْرَائِيلَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم مُتَّكِئًا عَلَى وِسَادَةٍ عَلَى يَسَارِهِ

جابر بن سمرۃ رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک تکیہ پر ٹیک لگائے ہوئے دیکھا جو بائیں جانب رکھا ہوا تھا۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے تکیہ کا ذکر

حدیث 124

حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم أَلا أُحَدِّثُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكَبَائِرِ قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ الإِشْرَاكُ بِاللهِ وَعُقُوقُ

الْوَالِدَيْنِ قَالَ وَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم وَكَانَ مُتَّكِئًا قَالَ وَشَهَادَةُ الزُّورِ أَوْ قَوْلُ الزُّورِ قَالَ فَمَا زَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم يَقُولُهَا حَتَّى قُلْنَا لَيْتَهُ سَكَتَ

ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ ارشاد فرمایا کہ کیا میں تم لوگوں کو کبیرہ گناہوں میں سب سے بڑا گناہ بتاؤں صحابہ نے عرض کیا کہ ضرور یارسول اللہ ارشاد فرمائیں۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ جل جلالہ کے ساتھ کسی کو شریک بنانا اور والدین کی نافرمانی کرنا اور جھوٹی گواہی دینا یا جھوٹی بات کرنا (راوی کو شک ہے کہ ان دونوں میں سے کون سی بات فرمائی تھی) اس وقت حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کسی چیز پر ٹیک لگائے ہوئے تشریف فرما تھے اور جھوٹ کا ذکر فرماتے وقت اہتمام کی وجہ سے بیٹھ گئے اور بار بار ارشاد فرماتے رہے حتیٰ کہ ہم لوگ یہ تمنا کرنے لگے کہ کاش اب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سکوت فرمائیں بار بار ارشاد نہ فرمائیں۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے تکیہ کا ذکر

حدیث 125

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الأَقْمَرِ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم أَمَّا أَنَا فَلا آكُلُ مُتَّكِئًا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الأَقْمَرِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جُحَيْفَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم لا آكُلُ مُتَّكِئًا

ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں تو ٹیک لگا کر کھانا نہیں کھاتا۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حدیث 126

حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ عِيسَى قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم مُتَّكِئًا عَلَى وِسَادَةٍ قَالَ أَبُو عِيسَى لَمْ يَذْكُرْ وَكِيعٌ عَلَى يَسَارِهِ وَهَكَذَا رَوَى غَيْرُ وَاحِدٍ عَنِ إِسْرَائِيلَ نَحْوَ رِوَايَةِ وَكِيعٍ وَلا نَعْلَمُ أَحَدًا رَوَى فِيهِ عَلَى يَسَارِهِ إِلا مَا رَوَاهُ إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنِ إِسْرَائِيلَ

جابر بن سمرۃ رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک تکیہ پر ٹیک لگائے ہوئے دیکھا

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تکیہ کے علاوہ کسی اور چیز پر ٹیک لگانے کی ضرورت

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تکیہ کے علاوہ کسی اور چیز پر ٹیک لگانے کی ضرورت

حدیث 127

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم كَانَ شَاكِيًا فَخَرَجَ يَتَوَكَّأُ عَلَى أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ وَعَلَيْهِ ثَوْبٌ قِطْرِيٌّ قَدْ تَوَشَّحَ بِهِ فَصَلَّى بِهِمْ

حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی طبیعت ناساز تھی اس لئے حجرہ شریف سے حضرت اسامہ پر سہارا کئے ہوئے تشریف لائے اور صحابہ کو نماز پڑھائی۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت ایک یمنی منقش چادر لئے ہوئے تھے۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تکیہ کے علاوہ کسی اور چیز پر ٹیک لگانے کی ضرورت

حدیث 128

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا عَطَائُ بْنُ مُسْلِمٍ الْخَفَّافُ الْحَلَبِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ عَنْ عَطَائِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صلی الله علیه وسلم فِي مَرَضِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ وَعَلَى رَأْسِهِ عِصَابَةٌ صَفْرَائُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ يَا فَضْلُ قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ اشْدُدْ بِهَذِهِ الْعِصَابَةِ رَأْسِي قَالَ فَفَعَلْتُ ثُمَّ قَعَدَ فَوَضَعَ كَفَّهُ عَلَى مَنْكِبِي ثُمَّ قَامَ فَدَخَلَ فِي الْمَسْجِدِ وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ

فضل بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما فرماتے ہیں کہ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مرض الوفات کی حالت میں حاضر ہوا، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک پر اس وقت زرد پٹی بندھی ہوئی تھی۔ میں نے سلام کیا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواب کے بعد ارشاد فرمایا کہ اے فضل اس پٹی سے میرے سر کو خوب زور سے باندھ دو۔ پس میں نے تعمیل ارشاد کی۔ پھر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے اور میرے مونڈھے پر ٹیک لگا کر کھڑے ہوئے اور مسجد کو تشریف لے گئے۔ اس حدیث میں ایک مفصل قصہ ہے

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے کھانا تناول فرمانے کا طریقہ

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے کھانا تناول فرمانے کا طریقہ

حدیث 129

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنِ ابْنٍ لِكَعْبِ بْنِ

مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم كَانَ يَلْعَقُ أَصَابِعَهُ ثَلاثًا قَالَ أَبُو عِيسَى وَرَوَى غَيْرُ مُحَمَّدِ بْنِ بَشَّارٍ هَذَا الْحَدِيثَ قَالَ يَلْعَقُ أَصَابِعَهُ الثَّلاثَ

کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اپنی انگلیاں تین مرتبہ چاٹ لیا کرتے تھے۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے کھانا تناول فرمانے کا طریقہ

حدیث 130

حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلالُ قَالَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم إِذَا أَكَلَ طَعَامًا لَعِقَ أَصَابِعَهُ الثَّلاثَ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب کھانا تناول فرماتے تو اپنی انگلیاں چاٹ لیا کرتے تھے۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے کھانا تناول فرمانے کا طریقہ

حدیث 131

حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ الصُّدَائِيُّ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِسْحَاقَ يَعْنِي الْحَضْرَمِيَّ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الأَقْمَرِ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم أَمَّا أَنَا فَلا آكُلُ

مُتَّكِئًا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْأَقْمَرِ نَحْوَهُ

ابو جحیفہ رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں ٹیک لگا کر کھانا نہیں کھاتا۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے کھانا تناول فرمانے کا طریقہ

حدیث 132

حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنِ ابْنٍ لِكَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَأْكُلُ بِأَصَابِعِهِ الثَّلَاثِ وَيَلْعَقُهُنَّ

کعب بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت شریفہ تین انگلیوں سے کھانا تناول فرمانے کی تھی اور ان کو چاٹ بھی لیتے تھے۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے کھانا تناول فرمانے کا طریقہ

حدیث 133

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ أُتِيَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِتَمْرٍ فَرَأَيْتُهُ يَأْكُلُ وَهُوَ مُقْعٍ مِنَ الْجُوعِ

انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھجوریں لائی گئیں تو حضور اقدس صلی اللہ

علیہ وسلم ان کو نوش فرما رہے تھے اور اس وقت بھوک کی وجہ سے اپنے سہارے سے تشریف فرما نہیں تھے بلکہ اکڑوں بیٹھ کر کسی چیز پر سہارا لگائے ہوئے تھے۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی روٹی کا ذکر

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی روٹی کا ذکر

حدیث 134

حدثنی مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ يَزِيدَ يُحَدِّثُ عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وسلم مِنْ خُبْزِ الشَّعِيرِ يَوْمَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ حَتَّى قُبِضَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات تک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل وعیال نے مسلسل دو دن کبھی جو کی روٹی سے پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی روٹی کا ذکر

حدیث 135

حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَرِيزُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ

سَمِعْتُ أَبَا أُمَامَةَ الْبَاهِلِيَّ يَقُولُ مَا كَانَ يَفْضُلُ عَنْ أَهْلِ بَيْتِ رَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم خُبْزُ الشَّعِيرِ

ابو امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں جو کی روٹی کبھی نہیں بچتی تھی

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی روٹی کا ذکر

حدیث 136

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْجُمَحِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ هِلَالِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَبِيتُ اللَّيَالِيَ الْمُتَتَابِعَةَ طَاوِيًا هُوَ وَأَهْلُهُ لَا يَجِدُونَ عِشَاءً وَكَانَ أَكْثَرُ خُبْزِهِمْ خُبْزَ الشَّعِيرِ

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے گھر والے کئی کئی رات پے در پے بھوکے گذار دیتے تھے کہ رات کو کھانے کے لئے کچھ موجود نہیں ہوتا تھا اور اکثر غذا آپ کی جو کی روٹی ہوتی تھی گو کبھی کبھی گیہوں کی روٹی بھی مل جاتی تھی۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی روٹی کا ذکر

حدیث 137

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ الْحَنَفِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ

دِينَارٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّهُ قِيلَ لَهُ أَكَلَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم النَّقِيَّ يَعْنِي الْحُوَّارَى فَقَالَ سَهْلٌ مَا رَأَى رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم النَّقِيَّ حَتَّى لَقِيَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ تَعَالَى فَقِيلَ لَهُ هَلْ كَانَتْ لَكُمْ مَنَاخِلُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ مَا كَانَتْ لَنَا مَنَاخِلُ قِيلَ كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ بِالشَّعِيرِ قَالَ كُنَّا نَنْفُخُهُ فَيَطِيرُ مِنْهُ مَا طَارَ ثُمَّ نَعْجِنُهُ

سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی سفید میدہ کی روٹی بھی کھائی ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اخیر عمر تک کبھی میدہ آیا بھی نہیں ہو گا۔ پھر سائل نے پوچھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تم لوگوں کے یہاں چھلنیاں تھیں؟ انہوں نے فرمایا کہ نہیں تھیں سائل نے پوچھا کہ پھر جو کی روٹی کیسے پکاتے تھے؟ (چونکہ اس میں تنکے وغیرہ زیادہ ہوتے ہیں) سہل نے فرمایا کہ اس آٹے میں پھونک مار لیا کرتے جو موٹے موٹے تنکے ہوتے تھے وہ اڑ جاتے تھے۔ باقی گوندھ لیتے تھے

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی روٹی کا ذکر

حدیث 138

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ يُونُسَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَا أَكَلَ نَبِيُّ اللهِ عَلَى خِوَانٍ وَلَا فِي سُكُرَّجَةٍ وَلَا خُبِزَ لَهُ مُرَقَّقٌ قَالَ فَقُلْتُ لِقَتَادَةَ فَعَلَامَ كَانُوا يَأْكُلُونَ قَالَ عَلَى هَذِهِ السُّفَرِ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ يُونُسُ هَذَا الَّذِي رَوَى عَنْ قَتَادَةَ هُوَ يُونُسُ الْإِسْكَافُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کھانا میز پر تناول نہیں فرمایا نہ چھوٹی طشتریوں میں نوش فرمایا نہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کبھی چپاتی پکائی گئی۔ یونس کہتے ہیں میں نے قتادہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ پھر کھانا کس چیز پر رکھ کر کھاتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا کہ یہی چمڑے کے دستر خوان پر۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی روٹی کا ذکر

حدیث 139

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ عَبَّادٍ الْمُهَلَّبِيُّ عَنْ مُجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَدَعَتْ لِي بِطَعَامٍ وَقَالَتْ مَا أَشْبَعُ مِنْ طَعَامٍ فَأَشَاءُ أَنْ أَبْكِيَ إِلا بَكَيْتُ قَالَ قُلْتُ لِمَ قَالَتْ أَذْكُرُ الْحَالَ الَّتِي فَارَقَ عَلَيْهَا رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم الدُّنْيَا وَاللهِ مَا شَبِعَ مِنْ خُبْزٍ وَلَحْمٍ مَرَّتَيْنِ فِي يَوْمٍ

مسروق رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں کہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس گیا انہوں نے میرے لئے کھانا منگایا اور یہ فرمانے لگیں کہ میں کبھی پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھاتی مگر میرا رونے کو دل چاہتا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ مجھے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ حالت یاد آتی ہے جس پر ہم سے مفارقت فرمائی ہے کہ کبھی ایک دن میں دو مرتبہ گوشت یا روٹی سے پیٹ بھر کر کھانے کی نوبت نہیں آئی

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی روٹی کا ذکر

حدیث 140

حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ يَزِيدَ يُحَدِّثُ عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا شَبِعَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم مِنْ خُبْزِ الشَّعِيرِ يَوْمَيْنِ

مُتَتَابِعَيْنِ حَتَّی قُبِضَ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام عمر میں کبھی جو کی روٹی سے بھی دو دن پے درپے پیٹ نہیں بھرا

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی روٹی کا ذکر

حدیث 141

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَا أَكَلَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَلَی خِوَانٍ وَلَا أَكَلَ خُبْزًا مُرَقَّقًا حَتَّی مَاتَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی اخیر تک میز پر کھانا تناول نہیں فرمایا اور نہ چپاتی نوش فرمائی۔

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے سالن کا ذکر

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے سالن کا ذکر

حدیث 142

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ عَسْكَرٍ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ

بِلالٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ نِعْمَ الإِدَامُ الْخَلُّ قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ فِي حَدِيثِهِ نِعْمَ الإِدَامُ أَوِ الأُدْمُ الْخَلُّ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ فرمایا کہ سرکہ بھی کیسا اچھا سالن ہے۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے سالن کا ذکر

حدیث 143

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ يَقُولُ أَلَسْتُمْ فِي طَعَامٍ وَشَرَابٍ مَا شِئْتُمْ لَقَدْ رَأَيْتُ نَبِيَّكُمْ صلى الله عليه وسلم وَمَا يَجِدُ مِنَ الدَّقَلِ مَا يَمْلأُ بَطْنَهُ

نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ کیا تم کھانے پینے کی خاطر خواہ نعمتوں میں نہیں ہو حالانکہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ ان کے ہاں معمولی قسم کی کھجوروں کی مقدار نہ ہوتی تھی کہ جس سے شکم سیر ہو جائے۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے سالن کا ذکر

حدیث 144

حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْخُزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ

اللهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم نِعْمَ الإِدَامُ الأُدْمُ الْخَلُّ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی نقل کرتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا کہ سرکہ بھی کیا ہی اچھا سالن ہے

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے سالن کا ذکر

حدیث 145

حَدَّثَنَا هَنَّادٌ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ زَهْدَمٍ الْجَرْمِيِّ قَالَ كُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوسَى الأَشْعَرِيِّ فَأُتِيَ بِلَحْمِ دَجَاجٍ فَتَنَحَّى رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فَقَالَ مَا لَكَ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُهَا تَأْكُلُ شَيْئًا فَحَلَفْتُ أَنْ لا آكُلَهَا قَالَ ادْنُ فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَأْكُلُ لَحْمَ دَجَاجٍ

زہدم کہتے ہیں کہ میں حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھا انکے پاس کھانے میں مرغی کا گوشت آیا مجمع میں سے ایک آدمی پیچھے ہٹ گیا ابو موسیٰ نے اس سے ہٹنے کی وجہ دریافت کی اس نے عرض کیا کہ میں نے مرغی کو گندگی کھاتے دیکھا ہے اس لئے میں نے مرغی نہ کھانے کی قسم کھا رکھی ہے۔ حضرت ابو موسیٰ نے فرمایا کہ آؤ اور بے تکلف کھاؤ میں نے خود حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو مرغی کا گوشت نوش فرماتے دیکھا اگر ناجائز یا ناپسند ہوتی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کیسے تناول فرماتے۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے سالن کا ذکر

حدیث 146

حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ الأَعْرَجُ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَهْدِيٍّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُمَرَ بْنِ سَفِينَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ أَكَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَحْمَ حُبَارَى

سفینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حباری کا گوشت کھایا ہے۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے سالن کا ذکر

حدیث 147

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ الْقَاسِمِ التَّمِيمِيِّ عَنْ زَهْدَمٍ الْجَرْمِيِّ قَالَ كُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوسَى الأَشْعَرِيِّ قَالَ فَقَدَّمَ طَعَامَهُ وَقَدَّمَ فِي طَعَامِهِ لَحْمَ دَجَاجٍ وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَيْمِ اللهِ أَحْمَرُ كَأَنَّهُ مَوْلًى قَالَ فَلَمْ يَدْنُ فَقَالَ لَهُ أَبُو مُوسَى ادْنُ فَإِنِّي قَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَكَلَ مِنْهُ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُهُ يَأْكُلُ شَيْئًا فَقَذِرْتُهُ فَحَلَفْتُ أَنْ لا أَطْعَمَهُ أَبَدًا

زہدم کہتے ہیں کہ ہم ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھے ان کے پاس کھانا لایا گیا۔ جس میں مرغی کا گوشت بھی تھا مجمع میں ایک آدمی قبیلہ بنو تیم کا بھی تھا جو سرخ رنگ کا تھا، بظاہر آزاد شدہ غلام معلوم ہوتا تھا۔ اس نے یکسوئی اختیار کی ابو موسیٰ نے اسے متوجہ ہونے کو کہا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مرغی تناول فرمانے کا ذکر فرمایا اس نے عذر کیا کہ میں نے اس کو کچھ ایسی ہی چیز کھاتے دیکھا جس کی وجہ سے مجھے اس سے کراہت آتی ہے اس لئے میں نے اس کے نہ کھانے کی قسم کھا رکھی ہے۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حدیث 148

حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلاَنَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ وَأَبُو نُعَيْمٍ قَالا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عِيسَى عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ يُقَالُ لَهُ عَطَاءٌ عَنْ أَبِي أَسِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم كُلُوا الزَّيْتَ وَادَّهِنُوا بِهِ فَإِنَّهُ مِنْ شَجَرَةٍ مُبَارَكَةٍ

ابو اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ زیتون کا تیل کھانے میں بھی استعمال کر اور مالش میں بھی اس لئے کہ بابرکت درخت کا تیل ہے۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے سالن کا ذکر

حدیث 149

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم كُلُوا الزَّيْتَ وَادَّهِنُوا بِهِ فَإِنَّهُ مِنْ شَجَرَةٍ مُبَارَكَةٍ قَالَ أَبُو عِيسَى وَكَانَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ يَضْطَرِبُ فِي هَذَا الْحَدِيثِ فَرُبَّمَا أَسْنَدَهُ وَرُبَّمَا أَرْسَلَهُ حَدَّثَنَا السِّنْجِيُّ وَهُوَ أَبُو دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ مَعْبَدٍ السِّنْجِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ عَنْ عُمَرَ

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی ارشاد نقل کرتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ زیتون کا پھل کھاؤ اور مالش کرو اس لئے کہ وہ مبارک درخت سے پیدا ہوتا ہے

باب :   حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے سالن کا ذکر

حدیث   150

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم يُعْجِبُهُ الدُّبَّاءُ فَأُتِيَ بِطَعَامٍ أَوْ دُعِيَ لَهُ فَجَعَلْتُ أَتَتَبَّعُهُ فَأَضَعُهُ بَيْنَ يَدَيْهِ لِمَا أَعْلَمُ أَنَّهُ يُحِبُّهُ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو کدو مرغوب تھا ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھانا آیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کسی دعوت پر تشریف لے گئے (راوی کو شک ہے کہ یہ قصہ کس موقع کا ہے) جس میں کدو تھا چونکہ مجھے معلوم تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ مرغوب ہے اس لئے اس کے قتلے ڈھونڈ کر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کر دیتا تھا۔

باب :   حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے سالن کا ذکر

حدیث   151

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنْ حَكِيمِ بْنِ جَابِرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَرَأَيْتُ عِنْدَهُ دُبَّاءً يُقَطَّعُ فَقُلْتُ مَا هَذَا قَالَ نُكَثِّرُ بِهِ طَعَامَنَا

جابر بن طارق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو کدو کے چھوٹے چھوٹے

ٹکڑے کئے جارہے تھے۔ میں نے عرض کیا کہ اس کا کیا بنے گا۔ فرمایا کہ اس سے سالن میں اضافہ کیا جائے گا۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے سالن کا ذکر

حدیث 152

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ إِنَّ خَيَّاطًا دَعَا رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم لِطَعَامٍ صَنَعَهُ قَالَ أَنَسٌ فَذَهَبْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم إِلَى ذَلِكَ الطَّعَامِ فَقَرَّبَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم خُبْزًا مِنْ شَعِيرٍ وَمَرَقًا فِيهِ دُبَّاءٌ وَقَدِيدٌ قَالَ أَنَسٌ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم يَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ حَوَالَيِ الْقَصْعَةِ فَلَمْ أَزَلْ أُحِبُّ الدُّبَّاءَ مِنْ يَوْمِئِذٍ

حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ ایک درزی نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک مرتبہ دعوت کی میں بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حاضر ہوا اس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جو کی روٹی اور کدو گوشت کا شوربا پیش کیا۔ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ پیالہ کی سب جانبوں سے کدو کے ٹکڑے تلاش فرمارہے تھے۔ اس وقت سے مجھے کدو مرغوب ہو گیا۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے سالن کا ذکر

حدیث 153

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ وَسَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ وَمَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ

عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم يُحِبُّ الْحَلْوَائَ وَالْعَسَلَ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو میٹھا اور شہد بے انتہا پسند تھا۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے سالن کا ذکر

حدیث 154

حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ أَنَّ عَطَائَ بْنَ يَسَارٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا قَرَّبَتْ إِلَی رَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم جَنْبًا مَشْوِيًّا فَأَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَامَ إِلَی الصَّلَاةِ وَمَا تَوَضَّأَ

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ انہوں نے پہلو کا بھنا ہوا گوشت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تناول فرمایا اور پھر بلا وضو کئے نماز پڑھی۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے سالن کا ذکر

حدیث 155

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ أَكَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صلی

اللہ علیہ وسلم شِوَائً فِي الْمَسْجِدِ

عبد اللہ بن حارث رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بھنا ہوا گوشت مسجد میں کھایا۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے سالن کا ذکر

حدیث 156

حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ أَبِي صَخْرَةَ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ ضِفْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم ذَاتَ لَيْلَةٍ فَأُتِيَ بِجَنْبٍ مَشْوِيٍّ ثُمَّ أَخَذَ الشَّفْرَةَ فَجَعَلَ يَحُزُّ فَحَزَّ لِي بِهَا مِنْهُ قَالَ فَجَائَ بِلَالٌ يُؤْذِنُهُ بِالصَّلَاةِ فَأَلْقَى الشَّفْرَةَ فَقَالَ مَا لَهُ تَرِبَتْ يَدَاهُ قَالَ وَكَانَ شَارِبُهُ قَدْ وَفَى فَقَالَ لَهُ أَقُصُّهُ لَكَ عَلَى سِوَاكٍ أَوْ قُصُّهُ عَلَى سِوَاكٍ

مغیرہ بن شعبہ کہتے ہیں کہ میں ایک رات حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مہمان ہوا کھانے میں ایک پہلو بھنا ہوا لایا گیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم چاقو لے کر اس میں سے کاٹ کاٹ کر مجھے مرحمت فرما رہے تھے اسی دوران میں حضرت بلال نے آکر نماز کی تیاری کی اطلاع دی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ خاک آلود ہوں اسکے دونوں ہاتھ۔ کیا ہوا اس کو کہ ایسے موقع پر خبر کی اور پھر چھری رکھ کر نماز کے لئے تشریف لے گئے۔ مغیرہ کہتے ہیں کہ دوسری بات میرے ساتھ یہ پیش آئی کہ میری مونچھ بہت بڑھ رہی تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لاؤ مسواک پر رکھ کر ان کو کتر دوں یا یہ فرمایا کہ مسواک پر رکھ کر ان کو کتر دو۔ راوی کو الفاظ میں شک ہے کہ کیا لفظ فرمائے؟

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حدیث 157

حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الأَعْلَى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِي حَيَّانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم بِلَحْمٍ فَرُفِعَ إِلَيْهِ الذِّرَاعُ وَكَانَتْ تُعْجِبُهُ فَنَهَسَ مِنْهَا

ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کہیں سے گوشت آیا۔ اس میں سے دست (یعنی بونگ) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش ہوا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو دانتوں سے کاٹ کر تناول فرمایا (یعنی چھری وغیرہ سے نہیں کاٹا)۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے سالن کا ذکر

حدیث 158

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ زُهَيْرٍ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنِ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سَعْدِ بْنِ عِيَاضٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم يُعْجِبُهُ الذِّرَاعُ قَالَ وَسُمَّ فِي الذِّرَاعِ وَكَانَ يَرَى أَنَّ الْيَهُودَ سَمُّوهُ

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو ذراع یعنی دست کا گوشت مرغوب تھا اور اسی میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو زہر دیا گیا۔ گمان یہ ہے کہ یہود نے زہر دیا تھا۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حدیث 159

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ قَالَ طَبَخْتُ لِلنَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قِدْرًا وَقَدْ كَانَ يُعْجِبُهُ الذِّرَاعُ فَنَاوَلْتُهُ الذِّرَاعَ ثُمَّ قَالَ نَاوِلْنِي الذِّرَاعَ فَنَاوَلْتُهُ ثُمَّ قَالَ نَاوِلْنِي الذِّرَاعَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ وَكَمْ لِلشَّاةِ مِنْ ذِرَاعٍ فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ سَكَتَّ لَنَاوَلْتَنِي الذِّرَاعَ مَا دَعَوْتُ

ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہانڈی پکائی، چونکہ آقائے نامدار علیہ الصلوۃ والسلام کو بونگ کا گوشت زیادہ پسند تھا اس لئے میں نے ایک بونگ پیش کی۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری طلب فرمائی، میں نے دوسری پیش کی۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تیسری طلب فرمائی، میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بکری کی دو ہی بونگیں ہوتی ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر تو چپ رہتا تو میں جب تک مانگتا رہتا، اس دیگچی سے بونگیں نکلتی رہتیں۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے سالن کا ذکر

حدیث 160

حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبَّادٍ عَنْ فُلَيْحِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَبَّادٍ يُقَالُ لَهُ عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ يَحْيَى بْنُ عَبَّادٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا كَانَتِ الذِّرَاعُ أَحَبَّ اللَّحْمِ إِلَى رَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَلَكِنَّهُ كَانَ لَا يَجِدُ اللَّحْمَ إِلَّا غِبًّا وَكَانَ يَعْجَلُ إِلَيْهَا لِأَنَّهَا أَعْجَلُهَا نُضْجًا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ بونگ کا گوشت کچھ لذت کی وجہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو زیادہ پسند نہ تھا، بلکہ گوشت چونکہ گاہے گاہے پکتا تھا اور یہ جلدی گل جاتا ہے اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس کو پسند فرماتے تھے، تاکہ جلدی سے فارغ ہو کر اپنے مشاغل میں مصروف ہوں۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے سالن کا ذکر

حدیث 161

حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ قَالَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ قَالَ سَمِعْتُ شَيْخًا مِنْ فَهْمٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ جَعْفَرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلی الله عليه وسلم يَقُولُ إِنَّ أَطْيَبَ اللَّحْمِ لَحْمُ الظَّهْرِ

عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا پیٹھ کا گوشت بہترین گوشت ہے۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے سالن کا ذکر

حدیث 162

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُؤَمَّلِ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صلی الله عليه وسلم قَالَ نِعْمَ الْإِدَامُ الْخَلُّ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سرکہ بہترین سالن ہے۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے سالن کا ذکر

حدیث 163

حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَائِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ ثَابِتٍ أَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ أُمِّ هَانِئٍ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ أَعِنْدَكِ شَيْئٌ فَقُلْتُ لَا إِلَّا خُبْزٌ يَابِسٌ وَخَلٌّ فَقَالَ هَاتِي مَا أَقْفَرَ بَيْتٌ مِنْ أُدُمٍ فِيهِ الخل

حضرت ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا (حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی چچازاد بہن) فرماتی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم (فتح مکہ میں) میرے پاس تشریف لائے اور یہ فرمایا کہ تیرے پاس کچھ کھانے کو ہے؟ میں نے عرض کیا کہ سوکھی روٹی اور سرکہ، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لے آؤ وہ گھر سالن سے خالی نہیں جس میں سرکہ نہ ہو۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے سالن کا ذکر

حدیث 164

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ مُرَّةَ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَائِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ

ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عائشہ کی فضیلت تمام عورتوں پر

ایسی ہے جیسے کہ ثرید کی فضیلت تمام کھانوں پر۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے سالن کا ذکر

حدیث 165

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَعْمَرٍ الأَنْصَارِيُّ أَبُو طُوَالَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی الله علیه وسلم فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيدِ عَلَى سَائِرِ الطَّعَامِ

حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عائشہ کی فضیلت تمام عورتوں پر ایسی ہے۔ جیسے ثرید کی فضیلت ہے تمام کھانوں پر۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے سالن کا ذکر

حدیث 166

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنِ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللهِ صلی الله علیه وسلم تَوَضَّأَ مِنْ أَكْلِ ثَوْرِ أَقِطٍ ثُمَّ رَآهُ أَكَلَ مِنْ كَتِفِ شَاةٍ ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ

ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک مرتبہ پنیر کا ٹکڑا نوش فرما کر وضو فرماتے

دیکھا اور پھر ایک دفعہ دیکھا کہ بکری کا شانہ نوش فرمایا اور وضو نہیں فرمایا۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے سالن کا ذکر

حدیث 167

حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ وَائِلِ بْنِ دَاوُدَ عَنِ ابْنِهِ وَهُوَ بَكْرُ بْنُ وَائِلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَوْلَمَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَلَى صَفِيَّةَ بِتَمْرٍ وَسَوِيقٍ

حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صفیہ رضی اللہ تعالی عنہا کا ولیمہ کھجور اور ستو سے فرمایا تھا۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے سالن کا ذکر

حدیث 168

حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَصْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي فَائِدٌ مَوْلَى عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي رَافِعٍ مَوْلَى رَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ جَدَّتِهِ سَلْمَى أَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ وَابْنَ عَبَّاسٍ وَابْنَ جَعْفَرٍ أَتَوْهَا فَقَالُوا لَهَا اصْنَعِي لَنَا طَعَامًا مِمَّا كَانَ يُعْجِبُ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَيُحْسِنُ أَكْلَهُ فَقَالَتْ يَا بُنَيَّ لَا تَشْتَهِيهِ الْيَوْمَ قَالَ بَلَى اصْنَعِيهِ لَنَا قَالَ فَقَامَتْ فَأَخَذَتْ مِنْ شَعِيرٍ فَطَحَنَتْهُ ثُمَّ جَعَلَتْهُ فِي قِدْرٍ

وَصَبَّتْ عَلَيْهِ شَيْئًا مِنْ زَيْتٍ وَدَقَّتِ الْفُلْفُلَ وَالتَّوَابِلَ فَقَرَّبَتْهُ إِلَيْهِمْ فَقَالَتْ هَذَا مِمَّا كَانَ يُعْجِبُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم وَيُحْسِنُ أَكْلَهُ

سلمٰی رضی اللہ تعالی عنہا کہتی ہیں کہ امام حسن اور عبد اللہ بن عباس اور عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہم ان کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو جو کھانا پسند تھا اور اس کو رغبت سے نوش فرماتے تھے وہ ہمیں پکا کر کھلاؤ۔ سلمٰی نے کہا پیارے بچو اب وہ کھانا پسند نہیں آئے گا (وہ تنگی میں ہی پسند ہوتا تھا) انہوں نے فرمایا کہ نہیں ضرور پسند آئے گا وہ اٹھیں اور تھوڑے سے جو لے کر ہانڈی میں ڈالے اور اس پر ذرا سا زیتون کا تیل ڈالا اور کچھ مرچیں اور زیرہ وغیرہ پیس کر ڈالا اور پکا کر رکھا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ پسند تھا۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے سالن کا ذکر

حدیث 169

حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ نُبَيْحٍ الْعَنَزِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ أَتَانَا النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم فِي مَنْزِلِنَا فَذَبَحْنَا لَهُ شَاةً فَقَالَ كَأَنَّهُمْ عَلِمُوا أَنَّا نُحِبُّ اللَّحْمَ وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر تشریف لائے تو ہم نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بکری ذبح کی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے (دلداری کے لئے اظہار مسرت کی طرز پر) فرمایا کہ بظاہر ان لوگوں کو یہ ہے کہ ہمیں گوشت مرغوب ہے امام ترمذی کہتے ہیں کہ اس حدیث میں اور بھی قصہ ہے جس کو مختصر کر دیا گیا۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے سالن کا ذکر

حدیث 170

حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ أَنَّهُ سمع جَابِرًا ح قَالَ سُفْيَانُ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم وَأَنَا مَعَهُ فَدَخَلَ عَلَى امْرَأَةٍ مِنَ الأَنْصَارِ فذَبَحَتْ لَهُ شَاةً فَأَكَلَ مِنْهَا وَأَتَتْهُ بِقِنَاعٍ مِنْ رُطَبٍ فَأَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ تَوَضَّأَ لِلظُّهْرِ وَصَلَّى صلى الله عليه وسلم ثُمَّ انْصَرَفَ فَأَتَتْهُ بِعُلالَةٍ مِنْ عُلالَةِ الشَّاةِ فَأَكَلَ ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ

حضرت جابر رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ ایک انصار عورت کے مکان پر تشریف لے گئے میں بھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بکری ذبح کی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں کچھ تناول فرمایا اس کے بعد کھجور کی چنگیری میں کچھ تازہ کھجوریں لائیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں سے بھی تناول فرمایا پھر ظہر کی نماز کے لئے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کر کے نماز ادا کی، پھر تشریف لانے پر انہوں نے بچا ہوا گوشت سامنے رکھا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو تناول فرمایا اور عصر کی نماز کے لئے دوبارہ وضو نہیں کیا اس پہلے والے وضو سے نماز ادا فرمائی۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے سالن کا ذکر

حدیث 171

حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ عَنْ أُمِّ الْمُنْذِرِ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم وَمَعَهُ عَلِيٌّ وَلَنَا

دَوَالٍ مُعَلَّقَةٌ قَالَتْ فَجَعَلَ رَسُولُ اللهِ صلی الله علیه وسلم يَأْكُلُ وَعَلِيٌّ مَعَهُ يَأْكُلُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلی الله علیه وسلم لِعَلِيٍّ مَهْ يَا عَلِيُّ فَإِنَّكَ نَاقَةٌ قَالَتْ فَجَلَسَ عَلِيٌّ وَالنَّبِيُّ صلی الله علیه وسلم يَأْكُلُ قَالَتْ فَجَعَلْتُ لَهُمْ سِلْقًا وَشَعِيرًا فَقَالَ النَّبِيُّ صلی الله علیه وسلم لِعَلِيٍّ مِنْ هَذَا فَأَصِبْ فَإِنَّ هَذَا أَوْفَقُ لَكَ

ام منذر رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم میرے یہاں تشریف لائے۔ ہمارے یہاں کھجور کے خوشے لٹکے ہوئے تھے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ان میں سے تناول فرمانے لگے حضرت علی رضی اللہ عنہ جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے وہ بھی نوش فرمانے لگے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا ہاتھ روک دیا کہ تم ابھی بیماری سے اٹھے ہو تم مت کھاؤ وہ رک گئے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تناول فرماتے رہے ام منذر کہتی ہیں کہ پھر میں نے تھوڑے سے جو اور چقندر لے کر پکائے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی سے فرمایا کہ یہ کھاؤ یہ تمھارے لئے مناسب ہے۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے سالن کا ذکر

حدیث 172

حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صلی الله علیه وسلم يَأْتِينِي فَيَقُولُ أَعِنْدَكِ غَدَاءٌ فَأَقُولُ لا قَالَتْ فَيَقُولُ إِنِّي صَائِمٌ قَالَتْ فَأَتَانِي يَوْمًا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّهُ أُهْدِيَتْ لَنَا هَدِيَّةٌ قَالَ وَمَا هِيَ قُلْتُ حَيْسٌ قَالَ أَمَا إِنِّي أَصْبَحْتُ صَائِمًا قَالَتْ ثُمَّ أَكَلَ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لا کر دریافت فرمایا کرتے تھے کہ کچھ کھانے کو رکھا ہے جب معلوم ہوتا کہ کچھ نہیں تو فرماتے کہ میں نے روزہ کا ارادہ کر لیا ہے ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے میں نے عرض کیا کہ ہمارے پاس ایک ہدیہ آیا ہوا رکھا ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ کیا

چیز ہے میں نے عرض کیا کہ کھجور کا ملیدہ۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے روزہ کا ارادہ کر رکھا تھا۔ پھر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں سے تناول فرمایا۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے سالن کا ذکر

حدیث 173

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَحْيَى الأَسْلَمِيِّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ الأَعْوَرِ عَنْ يُوسُفَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلامٍ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم أَخَذَ كِسْرَةً مِنْ خُبْزِ الشَّعِيرِ فَوَضَعَ عَلَيْهَا تَمْرَةً وَقَالَ هَذِهِ إِدَامُ هَذِهِ وأكل

یوسف رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک مرتبہ دیکھا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روٹی کا ٹکڑا لے کر اس پر ایک کھجور رکھی اور فرمایا کہ یہ سالن ہے اور نوش فرمایا۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے سالن کا ذکر

حدیث 174

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ الْعَوَّامِ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم كَانَ يُعْجِبُهُ الثُّفْلُ قَالَ عَبْدُ اللهِ يَعْنِي مَا بَقِيَ مِنَ الطَّعَامِ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو ہانڈی اور پیالہ کا بچا ہوا کھانا مرغوب تھا۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے کھانے کے وقت وضو کا ذکر

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے کھانے کے وقت وضو کا ذکر

حدیث 175

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم خَرَجَ مِنَ الْخَلاَءِ فَقُرِّبَ إِلَيْهِ الطَّعَامُ فَقَالُوا أَلا نَأْتِيكَ بِوَضُوءٍ قَالَ إِنَّمَا أُمِرْتُ بِالْوُضُوءِ إِذَا قُمْتُ إِلَى الصَّلاةِ

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلاء سے فراغت پر باہر تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں کھانا حاضر کیا گیا اور وضو کا پانی لانے کے لئے پوچھا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے وضو کا اسی وقت حکم ہے جب نماز کا ارادہ کروں۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے کھانے کے وقت وضو کا ذکر

حدیث 176

حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم مِنَ الْغَائِطِ فَأُتِيَ بِطَعَامٍ فَقِيلَ لَهُ أَلا تَتَوَضَّأُ فَقَالَ أَأُصَلِّي فَأَتَوَضَّأُ

ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ استنجے سے فارغ ہو کر تشریف لائے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔ صحابہ نے پوچھا کہ کیا وضو نہیں فرمائیں گے؟ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کیا اس وقت مجھے نماز پڑھنی ہے کہ وضو کروں؟

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے کھانے کے وقت وضو کا ذکر

حدیث 177

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ الْجُرْجَانِيُّ عَنْ قَيْسِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ زَاذَانَ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قَرَأْتُ فِي التَّوْرَاةِ أَنَّ بَرَكَةَ الطَّعَامِ الْوُضُوءُ بَعْدَهُ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم وَأَخْبَرْتُهُ بِمَا قَرَأْتُ فِي التَّوْرَاةِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم بَرَكَةُ الطَّعَامِ الْوُضُوءُ قَبْلَهُ وَالْوُضُوءُ بَعْدَهُ

سلمان فارسی رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے تورات میں پڑھا تھا کھانے سے فراغت کے بعد وضو (یعنی ہاتھ دھونا) برکت کا سبب ہے میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مضمون عرض کیا تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کھانے سے قبل اور کھانے کے بعد وضو (یعنی ہاتھ منہ دھونا) برکت کا سبب ہے۔

ان کلمات کا ذکر جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کھانے سے قبل کھانے کے بعد فرمایا کرتے تھے۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

ان کلمات کا ذکر جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کھانے سے قبل کھانے کے بعد فرمایا کرتے تھے۔

حدیث 178

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ رَاشِدِ بْنِ جَنْدَلٍ الْيَافِعِيِّ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَوْسٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الأَنْصَارِيِّ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم يَوْمًا فَقَرَّبَ طَعَامًا فَلَمْ أَرَ طَعَامًا كَانَ أَعْظَمَ بَرَكَةً مِنْهُ أَوَّلَ مَا أَكَلْنَا وَلا أَقَلَّ بَرَكَةً فِي آخِرِهِ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ كَيْفَ هَذَا قَالَ إِنَّا ذَكَرْنَا اسْمَ اللهِ حِينَ أَكَلْنَا ثُمَّ قَعَدَ مَنْ أَكَلَ وَلَمْ يُسَمِّ اللهَ تَعَالَى فَأَكَلَ مَعَهُ الشَّيْطَانُ

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے، کہ کھانا سامنے لایا گیا میں نے آج جیسا کھانا کہ جو ابتداء یعنی کھانے کے شروع کے وقت نہایت بابرکت معلوم ہوتا ہو اور کھانے کے ختم کے وقت بالکل بے برکت ہو گیا ہو کبھی نہیں دیکھا تھا۔ اس لئے حیرت سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ شروع میں ہم لوگوں نے بسم اللہ کے ساتھ کھانا شروع کیا تھا اور اخیر میں فلاں شخص نے بدون بسم اللہ پڑھے کھایا اس کے ساتھ شیطان شریک ہو گیا۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

ان کلمات کا ذکر جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کھانے سے قبل کھانے کے بعد فرمایا کرتے تھے۔

حدیث 179

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ الدَّسْتُوَائِيُّ عَنْ بُدَيْلٍ الْعُقَيْلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أُمِّ كُلْثُومٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَنَسِيَ أَنْ يَذْكُرَ اللهَ

تَعَالَیٰ عَلَی طَعَامِهِ فَلْيَقُلْ بِسْمِ اللهِ أَوَّلَهُ وَ آخِرَهُ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی شخص کھانا کھائے اور بسم اللہ پڑھنا بھول جائے تو کھانے کے درمیان جس وقت یاد آئے بسم اللہ اولہ وآخرہ پڑھے۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

ان کلمات کا ذکر جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کھانے سے قبل کھانے کے بعد فرمایا کرتے تھے۔

حدیث 180

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الصَّبَّاحِ الْهَاشِمِيُّ الْبَصْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَى عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم وَعِنْدَهُ طَعَامٌ فَقَالَ ادْنُ يَا بُنَيَّ فَسَمِّ اللهَ تَعَالَى وَكُلْ بِيَمِينِكَ وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ

عمر بن ابی سلمۃ رضی اللہ عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھانا رکھا ہوا تھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بیٹا قریب ہو جاؤ اور بسم اللہ کہہ کر دائیں ہاتھ سے اپنے قریب سے کھانا شروع کرو۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

ان کلمات کا ذکر جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کھانے سے قبل کھانے کے بعد فرمایا کرتے تھے۔

حدیث 181

حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلاَنَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ عَنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ رِيَاحٍ عَنْ أَبِيهِ رِيَاحِ بْنِ عَبِيدَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِذَا فَرَغَ مِنْ طَعَامِهِ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِينَ

ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب کھانے سے فارغ ہوتے تو یہ دعا پڑھتے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِینَ تمام تعریف اس ذات پاک کے لئے ہیں جس نے ہمیں کھانا کھلایا، پانی پلایا اور ہمیں مسلمان بنایا۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

ان کلمات کا ذکر جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کھانے سے قبل کھانے کے بعد فرمایا کرتے تھے۔

حدیث 182

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ خَالِدُ بْنُ مَعْدَانَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِذَا رُفِعَتِ الْمَائِدَةُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ يَقُولُ الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ غَيْرَ مُودَعٍ وَلا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا

ابو امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جب دستر خوان اٹھایا جاتا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ دعا پڑھتے الحمد للہ حمداً کثیراً طیباً مبارکاً فیہ غیر مودع ولا مستغنی عنہ ربنا۔ (تمام تعریف حق تعالی شانہ کے لئے مخصوص ہے ایسی تعریف جو پاک ہے ریا وغیرہ اوصاف رذیلہ سے جو مبارک ہے ایسی حمد جو نہ چھوڑی جا سکتی اور نہ اس پر استغناء کیا جاسکتا ہے اے اللہ ہمارے شکر کو قبول فرما)۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

ان کلمات کا ذکر جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کھانے سے قبل کھانے کے بعد فرمایا کرتے تھے۔

حدیث 183

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتُوائِيِّ عَنْ بُدَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ الْعُقَيْلِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أُمِّ كُلْثُومٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صلی الله علیه وسلم يَأْكُلُ الطَّعَامَ فِي سِتَّةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَجَاءَ أَعْرَابِيٌّ فَأَكَلَهُ بِلُقْمَتَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلی الله علیه وسلم لَوْ سَمَّى لَكَفَاكُمْ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم چھ آدمیوں کے ساتھ کھانا تناول فرما رہے تھے کہ ایک بدوی آیا اس نے دو لقموں میں سب کو نمٹا دیا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر یہ بسم اللہ پڑھ کر کھاتا تو یہ کھانا سب کو کافی ہو جاتا۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

ان کلمات کا ذکر جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کھانے سے قبل کھانے کے بعد فرمایا کرتے تھے۔

حدیث 184

حَدَّثَنَا هَنَّادٌ وَمَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی الله علیه وسلم إِنَّ اللهَ لَيَرْضَى عَنِ الْعَبْدِ أَنْ يَأْكُلَ الْأَكْلَةَ أَوْ يَشْرَبَ الشَّرْبَةَ فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا

حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے کہ حق تعالی جل جلالہ عم نوالہ بندہ کی اس بات پر بہت ہی رضامندی ظاہر فرماتے ہیں کہ ایک لقمہ کھانا کھائے یا گھونٹ پیوے حق تعالی شانہ کا اس پر شکر ادا کرے۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پیالہ کا ذکر

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پیالہ کا ذکر

حدیث 185

حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الأَسْوَدِ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ طَهْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ أَخْرَجَ إِلَيْنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَدَحَ خَشَبٍ غَلِيظًا مُضَبَّبًا بِحَدِيدٍ فَقَالَ يَا ثَابِتُ هَذَا قَدَحُ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم

ثابت کہتے ہیں کہ حضرت نضر بن انس کی میراث سے یہ پیالہ آٹھ لاکھ درہم میں فروخت ہوا تھا اور امام بخاری نے بصرہ میں اس پیالہ سے پانی بھی پیا لوگ کہتے ہیں کہ وہ اور پیالہ تھا۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پیالہ کا ذکر

حدیث 186

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ أَنْبَأَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ قَالَ أَنْبَأَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ أَنْبَأَنَا حُمَيْدٌ وَثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَقَدْ سَقَيْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم بِهَذَا الْقَدَحِ الشَّرَابَ كُلَّهُ الْمَائَ وَالنَّبِيذَ وَالْعَسَلَ وَاللَّبَنَ

حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو اس پیالہ سے پینے کی سب انواع پانی، نبیذ،

شہد، دودھ سب چیزیں پلائی ہیں۔

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پھلوں کا ذکر

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پھلوں کا ذکر

حدیث 187

حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى الْفَزَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم يَأْكُلُ الْقِثَّاءَ بِالرُّطَبِ

عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ککڑی کو تازہ کھجور کے ساتھ نوش فرماتے تھے۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پھلوں کا ذکر

حدیث 188

حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْخُزَاعِيُّ الْبَصْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يَأْكُلُ الْبِطِّيخَ بِالرُّطَبِ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تربوز کو تازہ کھجوروں کے ساتھ نوش فرماتے تھے۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پھلوں کا ذکر

حدیث 189

حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ حُمَيْدًا أَوْ قَالَ حَدَّثَنِي حُمَيْدٌ قَالَ وَهْبٌ وَكَانَ صَدِيقًا لَهُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَجْمَعُ بَيْنَ الْخِرْبِزِ وَالرُّطَبِ

حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو خربوزہ اور کھجور اکٹھے کھاتے دیکھا۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پھلوں کا ذکر

حدیث 190

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الرَّمْلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ الصَّلْتِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ رُومَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم أَكَلَ الْبِطِّيخَ بِالرُّطَبِ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تربوز کو تر کھجوروں کے ساتھ تناول فرماتے تھے۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حدیث 191

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّاسُ إِذَا رَأَوْا أَوَّلَ الثَّمَرِ جَاؤُا بِهِ إِلَى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم فَإِذَا أَخَذَهُ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي ثِمَارِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَتِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا وَفِي مُدِّنَا اللَّهُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ عَبْدُكَ وَخَلِيلُكَ وَنَبِيُّكَ وَإِنِّي عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ وَإِنَّهُ دَعَاكَ لِمَكَّةَ وَإِنِّي أَدْعُوكَ لِلْمَدِينَةِ بِمِثْلِ مَا دَعَاكَ بِهِ لِمَكَّةَ وَمِثْلِهِ مَعَهُ قَالَ ثُمَّ يَدْعُو أَصْغَرَ وَلِيدٍ يَرَاهُ فَيُعْطِيهِ ذَلِكَ الثَّمَرَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں کہ لوگ جب کسی نئے پھل کو دیکھتے تو اس کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لاکر پیش کر دیتے تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا پڑھتے۔ اللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِي ثِمَارِنَا وَبَارِکْ لَنَا فِي مَدِينَتِنَا وَبَارِکْ لَنَا فِي صَاعِنَا وَفِي مُدِّنَا اللّٰھُمَّ إِنَّ إِبْرَاھِیمَ عَبْدُکَ وَخَلِیلُکَ وَنَبِیُّکَ وَإِنِّي عَبْدُکَ وَنَبِیُّکَ وَإِنَّہُ دَعَاکَ لِمَکَّۃَ وَإِنِّي أَدْعُوکَ لِلْمَدِینَۃِ بِمِثْلِ مَا دَعَاکَ بِہِ لِمَکَّۃَ وَمِثْلِہِ مَعَہُ قَالَ ثُمَّ یَدْعُو أَصْغَرَ وَلِیدٍ یَرَاہُ فَیُعْطِیہِ ذَلِکَ الثَّمَرَ۔ ترجمہ۔ اے اللہ تعالی ہمارے پھلوں میں برکت عطا فرما اور ہمارے شہر میں برکت فرما اور ہماری اس چیز سے جو صاع اور مد سے ناپی جاتی ہے اس میں برکت عطا فرما اے اللہ تعالی واقعی حضرت ابراہیم تیرے بندے اور تیرے دوست اور تیرے نبی تھے اور بے شک میں بھی تیرا بندہ اور تیرا نبی ہوں انہوں نے (جن چیزوں کی) دعا (اپنے آباد کردہ) شہر مکہ مکرمہ کے لئے کی ہے۔ (جس کا بیان آیت فاجعل افئدۃ الی من الثمرات) میں ہے کہ لوگوں کے قلوب مکہ کی طرف مائل فرما دیئے اور پھلوں کی روزی ان لوگوں کو میسر فرما وہی دعا اس سے دوچند مقدار میں مدینہ منورہ کے لئے کرتا ہوں۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پھلوں کا ذکر

حدیث 192

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُخْتَارِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ قَالَتْ بَعَثَنِي مُعَاذُ بْنُ عَفْرَاءَ بِقِنَاعٍ مِنْ رُطَبٍ وَعَلَيْهِ أَجْرٌ مِنْ قِثَّاءٍ زُغْبٍ وَكَانَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم يُحِبُّ الْقِثَّاءَ فَأَتَيْتُهُ بِهِ وَعِنْدَهُ حِلْيَةٌ قَدْ قَدِمَتْ عَلَيْهِ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَمَلأَ يَدَهُ مِنْهَا فَأَعْطَانِيهِ

ربیع رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہیں کہ مجھے میرے چچا معاذ بن عفراء نے تازہ کھجوروں کا ایک طبق جن پر چھوٹی چھوٹی روئیں دار لکڑیاں بھی تھیں دے کر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو ککڑی مرغوب تھی، میں جس وقت ککڑیاں لے کر حاضر خدمت ہوئی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بحرین کے کچھ زیورات آئے ہوئے رکھے تھے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں ایک ہاتھ بھر کر مجھے مرحمت فرمایا۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پینے کی چیزوں کے احوال میں

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پینے کی چیزوں کے احوال میں

حدیث 193

حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ أَحَبَّ الشَّرَابِ إِلَى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم الْحُلْوُ الْبَارِدُ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو پینے کی سب چیزوں میں میٹھی اور ٹھنڈی چیز مرغوب تھی۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پینے کی چیزوں کے احوال میں

حدیث 194

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عُمَرَ هُوَ ابْنُ أَبِي حَرْمَلَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم أَنَا وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ عَلَى مَيْمُونَةَ فَجَائَتْنَا بِإِنَاءٍ مِنْ لَبَنٍ فَشَرِبَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم وَأَنَا عَلَى يَمِينِهِ وَخَالِدٌ عَلَى شِمَالِهِ فَقَالَ لِي الشَّرْبَةُ لَكَ فَإِنْ شِئْتَ آثَرْتَ بِهَا خَالِدًا فَقُلْتُ مَا كُنْتُ لأُوثِرَ عَلَى سُؤْرِكَ أَحَدًا ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم مَنْ أَطْعَمَهُ اللهُ طَعَامًا فَلْيَقُلِ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ وَأَطْعِمْنَا خَيْرًا مِنْهُ وَمَنْ سَقَاهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لَبَنًا فَلْيَقُلِ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ وَزِدْنَا مِنْهُ ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم لَيْسَ شَيْئٌ يُجْزِئُ مَكَانَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ غَيْرُ اللَّبَنِ

ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اور خالد بن ولید دونوں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر گئے (ام المومنین حضرت میمونہ ان دونوں حضرات کی خالہ تھیں) وہ اک برتن میں دودھ لے کر آئیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں سے تناول فرمایا میں دائیں جانب تھا اور خالد بن ولید بائیں جانب مجھ سے ارشاد فرمایا کہ اب پینے کا حق تیرا ہے (کہ تو دائیں جانب ہے) اگر تو اپنی خوشی سے چاہے تو خالد کو ترجیح دے دے میں نے عرض کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھوٹے پر میں کسی کو ترجیح نہیں دے سکتا۔ اس کے بعد حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب کسی شخص کو حق تعالیٰ شانہ کوئی چیز کھلائیں تو یہ دعا پڑھنی چاہیے۔

ان احادیث کا ذکر جن میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پینے کا طرز وارد ہوا ہے

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

ان احادیث کا ذکر جن میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پینے کا طرز وارد ہوا ہے

حدیث 195

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الأَحْوَلُ وَمُغِيرَةُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم شَرِبَ مِنْ زَمْزَمَ وَهُوَ قَائِمٌ

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے زمزم کا پانی کھڑے ہونے کی حالت میں نوش فرمایا۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

ان احادیث کا ذکر جن میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پینے کا طرز وارد ہوا ہے

حدیث 196

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَشْرَبُ قَائِمًا وَقَاعِدًا

عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو کھڑے اور بیٹھے دونوں طرح پانی پیتے دیکھا ہے۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

ان احادیث کا ذکر جن میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پینے کا طرز وارد ہوا ہے

حدیث 197

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارِكِ عَنْ عَاصِمٍ الأَحْوَلِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَقَيْتُ النَّبِيَّ صلى

اللہ علیہ وسلم مِنْ زَمْزَمَ فَشَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ

ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو زمزم کا پانی پلایا اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہوئے نوش فرمایا۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

ان احادیث کا ذکر جن میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پینے کا طرز وارد ہوا ہے

حدیث 198

حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَائِ وَمُحَمَّدُ بْنُ طَرِيفٍ الْكُوفِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ الْفُضَيْلِ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنِ النَّزَّالِ بْنِ سَبْرَةَ قَالَ أَتَى عَلِيٌّ بِكُوزٍ مِنْ مَائٍ وَهُوَ فِي الرَّحْبَةِ فَأَخَذَ مِنْهُ كَفًّا فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَمَسَحَ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ وَرَأْسَهُ ثُمَّ شَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ قَالَ هَذَا وُضُوئُ مَنْ لَمْ يُحْدِثْ هَكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَعَلَ

نزال بن سبرہ کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس جب وہ مسجد کوفہ کے میدان (جو ان کا دارالقضاء تھا) تشریف فرما تھے۔ ایک کوزہ پانی لایا گیا انہوں نے ایک چلو پانی لے کر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا اور پھر اپنے منہ اور ہاتھوں پر مسح کیا پھر کھڑے ہو کر پانی پیا اور فرمایا کہ یہ اس شخص کا وضو ہے جو پہلے سے باوضو ہو۔ ایسے ہی میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو کرتے دیکھا۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

ان احادیث کا ذکر جن میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پینے کا طرز وارد ہوا ہے

حدیث 199

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَيُوسُفُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي عِصَامٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يَتَنَفَّسُ فِي الْإِنَاءِ ثَلَاثًا إِذَا شَرِبَ وَيَقُولُ هُوَ أَمْرَأُ وَأَرْوَى

حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پانی پینے میں تین سانس لیا کرتے تھے اور یہ فرماتے تھے کہ اس طریقہ سے پینا زیادہ خوشگوار اور خوب سیر اب کرنے والا ہے۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

ان احادیث کا ذکر جن میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پینے کا طرز وارد ہوا ہے

حدیث 200

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ رِشْدِينَ بْنِ كُرَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ إِذَا شَرِبَ تَنَفَّسَ مَرَّتَيْنِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب پانی نوش فرماتے دو دفعہ سانس لیتے تھے۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

ان احادیث کا ذکر جن میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پینے کا طرز وارد ہوا ہے

حدیث 201

حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ جَدَّتِهِ كَبْشَةَ قَالَتْ

دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم فَشَرِبَ مِنْ قِرْبَةٍ مُعَلَّقَةٍ قَائِمًا فَقُمْتُ إِلَى فِيهَا فَقَطَعْتُهُ

کبشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر تشریف لائے وہاں ایک مشکیزہ لٹک رہا تھا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اس مشکیزہ کے منہ سے پانی نوش فرمایا۔ میں نے اٹھ کر مشکیزہ کے منہ کو کتر لیا۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

ان احادیث کا ذکر جن میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پینے کا طرز وارد ہوا ہے

حدیث 202

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ الأَنْصَارِيُّ عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ كَانَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ يَتَنَفَّسُ فِي الإِنَاءِ ثَلاثًا وَزَعَمَ أَنَسٌ أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم كَانَ يَتَنَفَّسُ فِي الإِنَاءِ ثَلاثًا

ثمامہ کہتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ پانی تین سانس میں پیتے تھے اور کہتے تھے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کرتے تھے۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

ان احادیث کا ذکر جن میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پینے کا طرز وارد ہوا ہے

حدیث 203

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ زَيْدٍ ابْنِ ابْنَةِ

أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم دَخَلَ عَلَى أُمِّ سُلَيْمٍ وَقِرْبَةٌ مُعَلَّقَةٌ فَشَرِبَ مِنْ فَمِ الْقِرْبَةِ وَهُوَ قَائِمٌ فَقَامَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ إِلَى رَأْسِ الْقِرْبَةِ فَقَطَعَتْهَا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم میری والدہ ام سلیم کے گھر تشریف لے گئے وہاں مشکیزہ لٹکا ہوا تھا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے کھڑے اس میں سے پانی نوش فرمایا ام سلیم کھڑی ہوئیں مشکیزہ کا منہ کتر کر رکھ لیا۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

ان احادیث کا ذکر جن میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پینے کا طرز وارد ہوا ہے

حدیث 204

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ النَّيْسَابُورِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَرْوِيُّ قَالَ حَدَّثَتْنَا عَبِيدَةُ بِنْتُ نَائِلٍ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهَا أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم كَانَ يَشْرَبُ قَائِمًا قَالَ أَبُو عِيسَى وَقَالَ بَعْضُهُمْ عُبَيْدَةُ بِنْتُ نَابِلٍ

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے پانی نوش فرما لیتے تھے۔

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے خوشبو لگانے کا ذکر

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے خوشبو لگانے کا ذکر

حدیث 205

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَاحِدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُخْتَارِ عَنْ مُوسَى بْنِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ لِرَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم سُكَّةٌ يَتَطَيَّبُ مِنْهَا

حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سکہ تھا اس میں سے خوشبو استعمال فرماتے تھے۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے خوشبو لگانے کا ذکر

حدیث 206

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ كَانَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ لَا يَرُدُّ الطِّيبَ وَقَالَ أَنَسٌ إِنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ لَا يَرُدُّ الطِّيبَ

ثمامہ کہتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ خوشبو کو رد نہیں کرتے تھے اور یہ فرماتے تھے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم بھی خوشبو کو رد نہ فرمایا کرتے تھے۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے خوشبو لگانے کا ذکر

حدیث 207

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي فُدَيْكٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُسْلِمِ بْنِ جُنْدُبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم ثَلاثٌ لا تُرَدُّ الْوَسَائِدُ وَالدُّهْنُ وَاللَّبَنُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تین چیزیں نہیں لوٹانی چاہئیں تکیے اور تیل، خوشبو اور دودھ۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے خوشبو لگانے کا ذکر

حدیث 208

حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم طِيبُ الرِّجَالِ مَا ظَهَرَ رِيحُهُ وَخَفِيَ لَوْنُهُ وَطِيبُ النِّسَاءِ مَا ظَهَرَ لَوْنُهُ وَخَفِيَ رِيحُهُ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنِ الطُّفَاوِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم مِثْلَهُ بِمَعْنَاهُ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا کہ مردانہ خوشبو وہ ہے جس کی خوشبو پھیلتی ہوئی ہو اور رنگ غیر محسوس ہو (جیسے کیوڑہ وغیر) اور زنانہ خوشبو وہ ہے جس کا رنگ غالب ہو اور خوشبو مغلوب (جیسے حنا، زعفران وغیرہ)۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حدیث 209

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلِيفَةَ وَعَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالا حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ الصَّوَّافُ عَنْ حَنَانٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم إِذَا أُعْطِيَ أَحَدُكُمُ الرَّيْحَانَ فَلا يَرُدُّهُ فَإِنَّهُ خَرَجَ مِنَ الْجَنَّةِ

ابو عثمان نہدی تابعی کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص کو ریحان دیا جائے اس کو چاہیے کہ لوٹائے نہیں اس لئے (اس کی اصل) جنت سے نکلتی ہے۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے خوشبو لگانے کا ذکر

حدیث 210

حَدَّثَنَا عمر بن إسماعيل بن مجالد بن سعيد الهمداني حدثني أبي عن بيان عن قيس بن أبي حازم عن جرير بن عبد الله قَالَ عرضت بين يدي عمر بن الخطاب فألقى جرير ردائه ومشى في إزار فقال له خذ ردائك فقال للقوم ما رأيت رجلاً أحسن صورة من جرير إلا ما بلغنا من صورة يوسف عليه السلام

جریر بن عبد اللہ بجلی حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کی خدمت میں (معائنہ کے لئے) پیش کئے گئے۔ انہوں نے چادر اتار کر صرف لنگی میں چل کر اپنا امتحان کرایا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ چادر لے (معائنہ ہو چکا) پھر قوم کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ میں نے جریر سے زیادہ خوبصورت کبھی کسی کو نہیں دیکھا کہ سوائے حضرت یوسف علیہ السلام کی صورت کے جیسا کہ ہم تک پہنچا۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی گفتگو کیسی ہوتی

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی گفتگو کیسی ہوتی

حدیث 211

حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ الْبَصْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ الأَسْوَدِ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَسْرُدُ سَرْدَكُمْ هَذَا وَلَكِنَّهُ كَانَ يَتَكَلَّمُ بِكَلامٍ بَيِّنٍ فَصْلٍ يَحْفَظُهُ مَنْ جَلَسَ إِلَيْهِ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی گفتگو تم لوگوں کی طرح لگاتار جلدی جلدی نہیں ہوتی تھی۔ بلکہ صاف صاف ہر مضمون دوسرے سے ممتاز ہوتا تھا پاس بیٹھنے والے اچھی طرح سے ذہن نشین کر لیتے تھے۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی گفتگو کیسی ہوتی

حدیث 212

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو قُتَيْبَةَ سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْمُثَنَّى عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم يُعِيدُ الْكَلِمَةَ ثَلاثًا لِتُعْقَلَ عَنْهُ

حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم (بعض مرتبہ) کلام کو (حسب ضرورت) تین تین مرتبہ دہراتے تاکہ آپ کے سننے والے اچھی طرح سمجھ لیں۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی گفتگو کیسی ہوتی

حدیث 213

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ قَالَ حَدَّثَنَا جُمَيْعُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْعِجْلِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ مِنْ وَلَدِ أَبِي هَالَةَ زَوْجِ خَدِيجَةَ يُكْنَى أَبَا عَبْدِ اللهِ عَنِ ابْنٍ لأَبِي هَالَةَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ سَأَلْتُ خَالِي هِنْدُ بْنُ أَبِي هَالَةَ وَكَانَ وَصَّافًا فَقُلْتُ صِفْ لِي مَنْطِقَ رَسُولِ اللهِ صلی الله علیه وسلم قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صلی الله علیه وسلم مُتَوَاصِلَ الأَحْزَانِ دَائِمَ الْفِكْرَةِ لَيْسَتْ لَهُ رَاحَةٌ طَوِيلُ السَّكْتِ لا يَتَكَلَّمُ فِي غَيْرِ حَاجَةٍ يَفْتَتِحُ الْكَلامَ وَيَخْتِمُهُ بِاسْمِ اللهِ تَعَالَى وَيَتَكَلَّمُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ كَلامُهُ فَصْلٌ لا فُضُولَ وَلا تَقْصِيرَ لَيْسَ بِالْجَافِي وَلا الْمُهِينِ يُعَظِّمُ النِّعْمَةَ وَإِنْ دَقَّتْ لا يَذُمُّ مِنْهَا شَيْئًا غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ يَذُمُّ ذَوَّاقًا وَلا يَمْدَحُهُ وَلا تُغْضِبُهُ الدُّنْيَا وَلا مَا كَانَ لَهَا فَإِذَا تُعُدِّيَ الْحَقُّ لَمْ يَقُمْ لِغَضَبِهِ شَيْءٌ حَتَّى يَنْتَصِرَ لَهُ وَلا يَغْضَبُ لِنَفْسِهِ وَلا يَنْتَصِرُ لَهَا إِذَا أَشَارَ بِكَفِّهِ كُلِّهَا وَإِذَا تَعَجَّبَ قَلَبَهَا وَإِذَا تَحَدَّثَ اتَّصَلَ بِهَا وَضَرَبَ بِرَاحَتِهِ الْيُمْنَى بَطْنَ إِبْهَامِهِ الْيُسْرَى وَإِذَا غَضِبَ أَعْرَضَ وَأَشَاحَ وَإِذَا فَرِحَ غَضَّ طَرْفَهُ جُلُّ ضَحِكِهِ التَّبَسُّمُ يَفْتَرُّ عَنْ مِثْلِ حَبِّ الْغَمَامِ

حضرت امام حسن رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے ماموں ہند بن ابی ہالہ سے جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف اکثر بیان فرماتے ہیں عرض کیا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی گفتگو کی کیفیت مجھ سے بیان فرمایئے، انہوں نے فرمایا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم (آخرت کے) غم میں متواتر مشغول رہتے۔ (ذات وصفات باری تعالی یا امت کی بہبود کے) ہر وقت سوچ میں رہتے تھے ان امور کی وجہ سے کسی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بے فکری اور راحت نہ ہوتی تھی (یا یہ کہ امور دینویہ کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو راحت نہ ملتی بلکہ دنیوی امور کے علاوہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو راحت اور چین ملتا تھا چنانچہ حدیث میں ہے کہ میری آنکھ کی ٹھنڈک نماز ہے) اکثر اوقات خاموش رہتے تھے بلاضرورت گفتگو نہ فرماتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تمام گفتگو ابتدا سے انتہا تک منہ بھر کر ہوتی تھی (یہ نہیں کہ نوک زبان سے کٹتے ہوئے حروف کے

ساتھ آدھی بات زبان سے کہی اور آدھی متکلم کے ذہن میں رہی جیسا کہ موجودہ زمانہ کے متکبرین کا دستور ہے) جامع الفاظ کے ساتھ (جن کے الفاظ تھوڑے ہوں اور معانی بہت ہوں) کلام فرماتے تھے، چنانچہ ملا علی قاری نے ایسی چالیس احادیث اپنی شرح میں جمع کی ہیں جو نہایت مختصر ہیں عربی حاشیہ پر نقل کر دیں ہیں جو یاد کرنا چاہے اس کو دیکھ کر یاد کر لے) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کلام ایک دوسرے سے ممتاز ہوتا تھا نہ اس میں فضولیات ہوتی تھی اور نہ کوتاہیاں کہ مطلب پوری طرح واضح نہ ہو، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سخت مزاج نہ تھے نہ کسی کی تذلیل فرماتے تھے، اللہ کی نعمت خواہ کتنی ہی تھوڑی ہو اس کو بہت بڑا سمجھتے تھے اسکی مذمت نہ فرماتے تھے البتہ کھانے کی اشیاء کی نہ مذمت فرماتے نہ تعریف فرماتے (مذمت نہ فرماتے تو ظاہر ہے کہ حق تعالیٰ شانہ کی نعمت ہے زیادہ تعریف نہ فرمانا اس لئے تھا کہ اس سے حرص کا شبہ ہوتا ہے البتہ اظہار رغبت یا کسی دلداری کی وجہ سے کبھی کبھی خاص خاص چیزوں کی تعریف بھی فرمائی ہے) دنیا اور دنیاوی امور کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کبھی غصہ نہ آتا تھا (چونکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان کی پرواہ بھی نہ ہوتی تھی اس لئے کبھی دنیوی نقصان پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کبھی غصہ نہ آتا تھا) البتہ کسی دینی امر اور حق بات سے کوئی شخص تجاوز کرتا تو اس وقت آپ کے غصہ کی کوئی شخص تاب نہ لا سکتا تھا اور کوئی اس کو روک بھی نہ سکتا تھا۔ یہاں تک کہ آپ اس کا انتقام نہ لے لیں۔ اپنی ذات کے لئے نہ کسی پر ناراض ہوتے تھے نہ اس کا انتقام لیتے تھے جب کسی وجہ سے کسی جانب اشارہ فرماتے تو پورے ہاتھ سے اشارہ فرماتے (اس کی وجہ بعض علماء نے یہ بتلائی ہے کہ انگلیوں سے اشارہ تواضع کے خلاف ہے اس لئے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پورے ہاتھ سے اشارہ فرماتے اور بعض علماء نے یہ تحریر فرمائی کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت شریفہ انگلی سے توحید کی طرف اشارہ فرمانے کی تھی اس لئے غیر اللہ کی طرف انگلی سے اشارہ نہ فرماتے تھے) جب کسی بات پر تعجب فرماتے تو ہاتھ پلٹ لیتے تھے اور جب بات کرتے تو ملا لیتے (کبھی گفتگو کے ساتھ ہاتھوں کو بھی حرکت فرماتے) اور کھلی داہنی ہتھیلی کو بائیں انگوٹھی کے اندرونی حصہ پر مارتے اور جب کسی پر ناراض ہوتے تو اس سے منہ پھیر لیتے اور بے توجہی فرماتے اور یا درگزر فرماتے اور جب خوش ہوتے تو حیا کی وجہ سے آنکھیں گویا بند فرما لیتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اکثر ہنسی تبسم ہوتی تھی۔ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دندان مبارک اولے کی طرح چمکدار سفید ظاہر ہوتے تھے۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ہنسنے کے بیان میں

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ہنسنے کے بیان میں

حدیث 214

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ قَالَ أَخْبَرَنَا الْحَجَّاجُ وَهُوَ ابْنُ أَرْطَاةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ فِي سَاقَيْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم حُمُوشَةٌ وَكَانَ لا يَضْحَكُ إِلا تَبَسُّمًا فَكُنْتُ إِذَا نَظَرْتُ إِلَيْهِ قُلْتُ أَكْحَلُ الْعَيْنَيْنِ وَلَيْسَ بِأَكْحَلَ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی پنڈلیاں کسی قدر باریک تھیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہنسنا صرف تبسم ہوتا تھا۔ جب میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کرتا تو دل میں سوچتا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سرمہ لگائے ہوئے ہیں حالانکہ اس وقت سرمہ لگائے ہوئے نہیں ہوتے تھے۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ہنسنے کے بیان میں

حدیث 215

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ أَنَّهُ قَالَ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَكْثَرَ تَبَسُّمًا مِنْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم

عبد اللہ بن حارث رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ تبسم کرنے والا نہیں دیکھا۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ہنسنے کے بیان میں

حدیث 216

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْخَلَالُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ السَّيْلَحَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ مَا كَانَ ضَحِكُ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم إِلَّا تَبَسُّمًا

عبد اللہ بن حارث رضی اللہ عنہ ہی کی یہ بھی روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ہنسنا تبسم سے زیادہ نہیں ہوتا تھا۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ہنسنے کے بیان میں

حدیث 217

حَدَّثَنَا أَبُو عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنِ الْمَعْرُورِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم إِنِّي لَأَعْلَمُ أَوَّلَ رَجُلٍ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ وَآخِرَ رَجُلٍ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ يُؤْتَى بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُقَالُ اعْرِضُوا عَلَيْهِ صِغَارَ ذُنُوبِهِ وَيُخَبَّأُ عَنْهُ كِبَارُهَا فَيُقَالُ لَهُ عَمِلْتَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا كَذَا وَهُوَ مُقِرٌّ لَا يُنْكِرُ وَهُوَ مُشْفِقٌ مِنْ كِبَارِهَا فَيُقَالُ أَعْطُوهُ مَكَانَ كُلِّ سَيِّئَةٍ عَمِلَهَا حَسَنَةً فَيَقُولُ إِنَّ لِي ذُنُوبًا مَا أَرَاهَا هَاهُنَا قَالَ أَبُو ذَرٍّ فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم ضَحِكَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں اس شخص کو خوب جانتا ہوں جو سب سے اول جنت میں داخل ہو گا، اور اس سے بھی خوب واقف ہوں جو سب سے آخر میں جہنم سے نکالا جائے گا۔ قیامت کے دن ایک آدمی دربار الہی میں حاضر کیا جائے گا اسکے لئے یہ حکم ہو گا کہ اس کے چھوٹے چھوٹے گناہ اس پر پیش کئے جائیں کہ تو نے فلاں

دن فلاں گناہ کئے ہیں تو وہ اقرار کرے گا۔ اس لئے کہ انکار کی کوئی گنجائش نہیں ہو گی اور اپنے دل میں نہایت ہی خوفزدہ ہو گا کہ ابھی صغائر ہی کا نمبر ہے۔ کبائر پر دیکھیں کیا گزرے؟ کہ اس دوران میں یہ حکم ہو گا کہ اس شخص کے ہر گناہ کے بدلے ایک ایک نیکی دی جائے وہ شخص یہ حکم سنتے ہی خود بولے گا کہ میرے تو ابھی بہت سے گناہ باقی ہیں جو یہاں نظر نہیں آتے۔ ابوذر رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اس کا مقولہ نقل فرما کر ہنسے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دندان مبارک ظاہر ہوئے۔ ہنسی اس بات پر تھی کہ جن گناہوں کے اظہار سے ڈر رہا تھا ان کے اظہار کا خود طالب بن گیا۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ہنسنے کے بیان میں

حدیث 218

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ بَيَانٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ مَا حَجَبَنِي رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم مُنْذُ أَسْلَمْتُ وَلا رَآنِي إِلا ضَحِكَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ قَيْسٍ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ مَا حَجَبَنِي رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَلا رَآنِي مُنْذُ أَسْلَمْتُ إِلا تَبَسَّمَ

جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے مسلمان ہونے کے بعد سے کسی وقت مجھے حاضری سے نہیں روکا۔ اور جب مجھے دیکھتے تو ہنستے اور دوسری روایت میں ہے کہ تبسم فرماتے تھے۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ہنسنے کے بیان میں

حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبِيدَةَ السَّلْمَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِنِّي لأَعْرِفُ آخِرَ أَهْلِ النَّارِ خُرُوجًا رَجُلٌ يَخْرُجُ مِنْهَا زَحْفًا فَيُقَالُ لَهُ انْطَلِقْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ قَالَ فَيَذْهَبُ لِيَدْخُلَ الْجَنَّةَ فَيَجِدُ النَّاسَ قَدْ أَخَذُوا الْمَنَازِلَ فَيَرْجِعُ فَيَقُولُ يَا رَبِّ قَدْ أَخَذَ النَّاسُ الْمَنَازِلَ فَيُقَالُ لَهُ أَتَذْكُرُ الزَّمَانَ الَّذِي كُنْتَ فِيهِ فَيَقُولُ نَعَمْ قَالَ فَيُقَالُ لَهُ تَمَنَّ قَالَ فَيَتَمَنَّى فَيُقَالُ لَهُ فَإِنَّ لَكَ الَّذِي تَمَنَّيْتَ وَعَشَرَةَ أَضْعَافِ الدُّنْيَا قَالَ فَيَقُولُ تَسْخَرُ بِي وَأَنْتَ الْمَلِكُ قَالَ فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم ضَحِكَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں اس شخص کو جانتا ہوں جو سب سے اخیر میں آگ سے نکلے گا وہ ایک ایسا آدمی ہو گا کہ زمین پر گھسٹتا ہوا دوزخ سے نکلے گا کہ (جہنم کے عذاب کی سختی کی وجہ سے سیدھے چلنے پر قادر نہ ہو گا) اس کو حکم ہو گا کہ جا جنت میں داخل ہو جا۔ وہ وہاں جا کر دیکھے گا کہ لوگوں نے تمام جگہوں پر قبضہ کر رکھا ہے۔ سب جگہیں پر ہو چکی ہیں لوٹ کر بارگاہ الٰہی میں اس کی اطلاع کریگا وہاں سے ارشاد ہو گا کہ کیا دنیوی منازل کی حالت بھی یاد ہے (کہ جب جگہ پر ہو جائے تو آنے والے کی گنجائش نہیں ہوتی اور پہلے جانے والے جس جگہ چاہیں قبضہ کر لیں اور بعد میں آنے والوں کے لئے جگہ نہ رہے اس عبارت کا ترجمہ اکابر علماء نے یہ ہی تحریر فرمایا ہے مگر بندہ ناچیز کے نزدیک اگر اس کا مطلب یہ کہا جائے تو زیادہ اچھا معلوم ہوتا ہے کہ دنیا کی وسعت اور فراخی بھی یاد ہے کہ تمام دنیا کتنی بڑی تھی۔ اور یہ اس لئے یاد دلایا تاکہ آئندہ تمام دنیا سے دس گنا زائد اس کو عطا فرمانے کا اعلان ہونے والا ہے تو ساری دنیا کا ایک مرتبہ تصور کرنے کے بعد اس عطیہ کی کثرت کا اندازہ ہو) وہ عرض کرے گا کہ رب العزت خوب یاد ہے اس پر ارشاد ہو گا کہ اچھا کچھ تمنائیں کرو جس نوع سے دل چاہتا ہے وہ اپنی تمنائیں بیان کرے گا وہاں سے ارشاد ہو گا کہ اچھا تم کو تمہاری تمنائیں اور خواہشات بھی دیں اور تمام دنیا سے دس گنا زائد عطا کیا وہ عرض کرے گا کہ یا اللہ آپ بادشاہوں کے بادشاہ ہو کر مجھ سے تمسخر فرماتے ہیں (کہ وہاں ذرا سی بھی جگہ نہیں ہے اور آپ تمام دنیا سے دس گنا زائد مجھے عطا فرما رہے ہیں) ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب اس شخص کا یہ مقولہ نقل فرما رہے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہنسی آ گئی حتی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دندان مبارک بھی ظاہر ہوئے۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ہنسنے کے بیان میں

حدیث 220

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ شَهِدْتُ عَلِيًّا أُتِيَ بِدَابَّةٍ لِيَرْكَبَهَا فَلَمَّا وَضَعَ رِجْلَهُ فِي الرِّكَابِ قَالَ بِسْمِ اللهِ فَلَمَّا اسْتَوَى عَلَى ظَهْرِهَا قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ ثُمَّ قَالَ سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ ثُمَّ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ ثَلاثًا وَاللهُ أَكْبَرُ ثَلاثًا سُبْحَانَكَ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي فَإِنَّهُ لا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلا أَنْتَ ثُمَّ ضَحِكَ فَقُلْتُ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ ضَحِكْتَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم صَنَعَ كَمَا صَنَعْتُ ثُمَّ ضَحِكَ فَقُلْتُ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ ضَحِكْتَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ إِنَّ رَبَّكَ لَيَعْجَبُ مِنْ عَبْدِهِ إِذَا قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي إِنَّهُ لا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ غَيْرُكَ

ابن ربیعہ کہتے ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہ کے پاس (ان کے زمانہ خلافت میں) ایک مرتبہ (گھوڑا وغیرہ) کوئی سواری لائی گئ آپ نے رکاب میں پاؤں رکھتے ہوئے بسم اللہ کہا اور جب سوار ہو چکے تو الحمد للہ کہا پھر یہ دعا پڑھی سبحن الذی سخر لنا ھذا وما کنا لہ مقرنین وانا الی ربنا لمنقلبون۔ پاک ہے وہ ذات جس نے اس کو ہمارے لئے مسخر فرمادیا اور ہم کو اس کے مطیع بنانے کی طاقت نہ تھی اور واقعی ہم سب لوگ اللہ ہی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں علماء فرماتے ہیں کہ سواری چونکہ اسباب ہلاکت میں سے ہے اس لئے سواری کی تسخیر پر حق تعالیٰ جل شانہ کے شکریہ کے ساتھ اپنی موت کے ذکر کو بھی متصل فرمادیا کہ ہم آخر کار مرنے کے بعد لوٹ کر اسی کی طرف جانے والے ہیں۔) پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے الحمد للہ تین مرتبہ کہا پھر اللہ اکبر تین مرتبہ کہا پھر سبحنک انی ظلمت نفسی فاغفرلی فانہ لایغفر الذنوب الا انت۔ تیری ذات ہر عیب سے پاک ہے اور میں نے تیری نعمتوں کا شکریہ ادا کرنے میں اور اوامر کی اطاعت نہ کرنے میں اپنے ہی نفس پر ظلم کیا ہے۔ پس یا اللہ! آپ میری مغفرت فرمائیں۔ کیونکہ مغفرت تو آپ کے سوا اور کوئی کر ہی نہیں سکتا اس دعا کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ ہنسے۔ ابن ربیعہ کہتے ہیں کہ میں نے ہنسنے کی وجہ پوچھی تو حضرت علی نے فرمایا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسی طرح دعائیں پڑھی تھیں۔ اور اس کے بعد حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے تبسم کی وجہ پوچھی تھی جیسا کہ تم نے مجھ سے پوچھی تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا کہ حق

تعالی جل شانہ بندہ کے اس کہنے پر کہ میرے گناہ تیرے سوا کوئی معاف نہیں کر سکتا۔ خوش ہوتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ میرا بندہ جانتا ہے کہ میرے سوا کوئی شخص گناہ معاف نہیں کر سکتا۔ اللھم رب اغفرلی ولوالدی وانہ لایغفر الذنوب الا انت اللھم لا احصی ثناء علیک لک الکبریاء والعظمۃ۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ہنسنے کے بیان میں

حدیث 221

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الأَسْوَدِ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ سَعْدٌ لَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم ضَحِكَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ قَالَ قُلْتُ كَيْفَ كَانَ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مَعَهُ تُرْسٌ وَكَانَ سَعْدٌ رَامِيًا وَكَانَ يَقُولُ كَذَا وَكَذَا بِالتُّرْسِ يُغَطِّي جَبْهَتَهُ فَنَزَعَ لَهُ سَعْدٌ بِسَهْمٍ فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ رَمَاهُ فَلَمْ يُخْطِئْ هَذِهِ مِنْهُ يَعْنِي جَبْهَتَهُ وَانْقَلَبَ الرَّجُلُ وَشَالَ بِرِجْلِهِ فَضَحِكَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ قَالَ قُلْتُ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ ضَحِكَ قَالَ مِنْ فِعْلِهِ بِالرَّجُلِ

عامر بن سعید کہتے ہیں کہ میرے والد سعد نے فرمایا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ خندق کے دن ہنسے۔ حتی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دندان مبارک ظاہر ہوگئے۔ عامر کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا کہ کس بات پر ہنسے تھے؟ انہوں نے کہا کہ ایک کافر ڈھال لئے ہوئے تھا اور سعد بڑے تیر انداز لیکن وہ اپنی ڈھال ادھر ادھر کر لیتا تھا جس کی وجہ سے اپنی پیشانی کا بچاؤ کر رہا تھا۔ (گویا مقابلہ میں سعد کا تیر نہ لگنے دیتا تھا۔ حالانکہ یہ مشہور تیر انداز تھے) سعد نے ایک مرتبہ تیر نکالا (اور اس کی کمان میں کھینچ کر انتظار میں رہے) جس وقت اس نے ڈھال سے سر اٹھایا فورا ایسا لگایا کہ پیشانی سے چوکا نہیں اور فوراً گر گیا۔ ٹانگ بھی اوپر اٹھ گئی۔ پس حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اس قصہ پر ہنسے میں نے پوچھا کہ اس میں کونسی ہنسنے کی بات ہے انہوں نے فرمایا کہ سعد کے اس فعل پر۔

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے مزاح اور دل لگی کے بیان میں

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے مزاح اور دل لگی کے بیان میں

حدیث 222

حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ شَرِيكٍ عَنْ عَاصِمٍ الأَحْوَلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم قَالَ لَهُ يَا ذَا الأُذُنَيْنِ قَالَ مَحْمُودٌ قَالَ أَبُو أُسَامَةَ يَعْنِي يُمَازِحُهُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ایک مرتبہ مزاحا یاذالاذنین فرمایا اے دو کان والے۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے مزاح اور دل لگی کے بیان میں

حدیث 223

حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ إِنْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم لَيُخَالِطُنَا حَتَّى يَقُولَ لأَخٍ لِي صَغِيرٍ يَا أَبَا عُمَيْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ قَالَ أَبُو عِيسَى وَفِقْهُ هَذَا الْحَدِيثِ أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم كَانَ يُمَازِحُ وَفِيهِ أَنَّهُ كَنَّى غُلامًا صَغِيرًا فَقَالَ لَهُ يَا أَبَا عُمَيْرٍ وَفِيهِ أَنَّهُ لا بَأْسَ أَنْ يُعْطَى الصَّبِيُّ الطَّيْرَ لِيَلْعَبَ بِهِ وَإِنَّمَا قَالَ لَهُ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم يَا أَبَا عُمَيْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ لأَنَّهُ كَانَ لَهُ نُغَيْرٌ يَلْعَبُ بِهِ فَمَاتَ فَحَزِنَ الْغُلامُ عَلَيْهِ فَمَازَحَهُ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم يَا أَبَا عُمَيْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ساتھ میل جول میں مزاح فرماتے تھے، چنانچہ میرا ایک چھوٹا بھائی تھا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اس سے فرماتے یا ابا عمیر ما فعل النغیر اے ابو عمیر وہ نغیرہ کہاں جاتی رہی؟

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے مزاح اور دل لگی کے بیان میں

حدیث 224

حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ أَنبأَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارِكِ عَنِ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّكَ تُدَاعِبُنَا قَالَ إِنِّي لا أَقُولُ إِلا حَقًّا

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں، کہ صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ ہم سے مذاق بھی فرما لیتے ہیں، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہاں مگر میں کبھی غلط بات نہیں کہتا۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے مزاح اور دل لگی کے بیان میں

حدیث 225

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلا اسْتَحْمَلَ رَسُولَ اللهِ صلی الله علیه وسلم فَقَالَ إِنِّي حَامِلُكَ عَلَى وَلَدِ نَاقَةٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ مَا أَصْنَعُ بِوَلَدِ النَّاقَةِ فَقَالَ صلی الله علیه

وسلم وَهَلْ تَلِدُ الإِبِلَ إِلا النُّوقُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، کہ کسی شخص نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی، کوئی سواری کا جانور مجھے عطا فرما دیا جائے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک اونٹنی کا بچہ تم کو دیں گے۔ سائل نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صل اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں اونٹنی کے بچہ کا کیا کروں گا؟ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر اونٹ کسی اونٹ کا بچہ ہوتا ہے

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے مزاح اور دل لگی کے بیان میں

حدیث 226

حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلا مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ كَانَ اسْمُهُ زَاهِرًا وَكَانَ يُهْدِي إِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم هَدِيَّةً مِنَ الْبَادِيَةِ فَيُجَهِّزُهُ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم إِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم إِنَّ زَاهِرًا بَادِيَتُنَا وَنَحْنُ حَاضِرُوهُ وَكَانَ صلى الله عليه وسلم يُحِبُّهُ وَكَانَ رَجُلا دَمِيمًا فَأَتَاهُ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم يَوْمًا وَهُوَ يَبِيعُ مَتَاعَهُ وَاحْتَضَنَهُ مِنْ خَلْفِهِ وَهُوَ لا يُبْصِرُهُ فَقَالَ مَنْ هَذَا أَرْسِلْنِي فَالْتَفَتَ فَعَرَفَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم فَجَعَلَ لا يَأْلُو مَا أَلْصَقَ ظَهْرَهُ بِصَدْرِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم حِينَ عَرَفَهُ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ مَنْ يَشْتَرِي هَذَا الْعَبْدَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِذًا وَاللهِ تَجِدُنِي كَاسِدًا فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم لَكِنْ عِنْدَ اللهِ لَسْتَ بِكَاسِدٍ أَوْ قَالَ أَنتَ عِنْدَ اللهِ غَالٍ

حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں، کہ ایک شخص جنگل کے رہنے والے جن کا نام زاہر بن حرام تھا، وہ جب حاضر خدمت ہوتے جنگل کے ہدایا سبزی ترکاری وغیرہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا کرتے تھے اور وہ جب مدینہ منورہ سے واپس جانے کا ارادہ کرتے تھے تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم شہری سامان خورد ونوش کا ان کو عطا فرماتے ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ زاہر ہمارا جنگل ہے اور ہم اس کے شہر ہیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو ان سے

خصوصی تعلق تھازاہر کچھ بد شکل بھی تھے ایک مرتبہ کسی جگہ کھڑے ہوئے وہ اپنا کوئی سامان فروخت کر رہے تھے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور پیچھے سے ان کی کولی (جپھی) اس طرح بھری کی وہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ نہ سکے انہوں نے کہا ارے کون ہے مجھے چھوڑ دے لیکن جب کن انکھیوں وغیرہ سے دیکھ کر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو پہچان لیا تو اپنی کمر کو بہت اہتمام سے پیچھے کر کے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ مبارک سے ملنے لگے (کہ جتنی دیر بھی تلبس رہے ہزاروں نعمتوں اور لذتوں سے بڑھ کر ہے) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کون شخص ہے جو اس غلام کو خریدے ؟زاہر نے عرض کی کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اگر آپ مجھے فروخت فرمادیں تو کھوٹا اور قیمت پائیں گے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں اللہ کے نزدیک تو تم کھوٹے نہیں ہو یا یہ فرمایا کہ بیش قیمت ہو۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے مزاح اور دل لگی کے بیان میں

حدیث 227

حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ الْمِقْدَامِ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُبَارِكُ بْنُ فَضَالَةَ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ أَتَتْ عَجُوزٌ إِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ ادْعُ اللهَ أَنْ يُدْخِلَنِي الْجَنَّةَ فَقَالَ يَا أُمَّ فُلانٍ إِنَّ الْجَنَّةَ لا تَدْخُلُهَا عَجُوزٌ قَالَ فَوَلَّتْ تَبْكِي فَقَالَ أَخْبِرُوهَا أَنَّهَا لا تَدْخُلُهَا وَهِيَ عَجُوزٌ إِنَّ اللهَ تَعَالَى يَقُولُ إِنَّا أَنْشَأْنَاهُنَّ إِنْشَاءً فَجَعَلْنَاهُنَّ أَبْكَارًا عُرُبًا أَتْرَابًا

حسن رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک بوڑھی عورت حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) دعا فرمادیجئے کہ حق تعالی شانہ مجھے جنت میں داخل فرمادے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں بوڑھی عورت داخل نہیں ہو سکتی وہ عورت رونے لگی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس سے کہہ دو کہ جنت میں بڑھاپے کی حالت میں داخل نہیں ہو گی بلکہ حق تعالی جل شانہ سب اہل جنت عورتوں کو نو عمر کنواریاں بنادیں گے اور حق تعالی جل شانہ کے اس قول انا انشائناھن انشاء فجعلناھن ابکارا۔ الایۃ میں اس کا بیان ہے جس کا ترجمہ اور مطلب یہ ہے کہ ہم

نے ان عورتوں کو خاص طور پر بنایا ہے۔ یعنی ہم نے ان کو ایسا بنایا کہ وہ کنواریاں ہیں۔ (بیان القرآن) یعنی ہمیشہ کنواریاں ہی رہتی ہیں صحبت کے بعد پھر کنواریاں بن جاتی ہیں۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات درباب اشعار

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات درباب اشعار

حدیث 228

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قِيلَ لَهَا هَلْ كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم يَتَمَثَّلُ بِشَيْئٍ مِنَ الشِّعْرِ قَالَتْ كَانَ يَتَمَثَّلُ بِشِعْرِ ابْنِ رَوَاحَةَ وَيَتَمَثَّلُ بِقَوْلِهِ يَأْتِيكَ بِالأَخْبَارِ مَنْ لَمْ تُزَوَّدِ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کسی نے پوچھا کیا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کبھی شعر بھی پڑھتے تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ ہاں۔ مثال کے طور پر کبھی عبد اللہ بن رواحہ کا کوئی شعر بھی پڑھ لیتے تھے (اور کبھی کبھی کسی اور کا بھی) چنانچہ کبھی طرفہ کا یہ مصرعہ بھی پڑھ لیا کرتے تھے ومایأتیک بالاخبار من لم تزود یعنی تیرے پاس خبریں کبھی وہ شخص بھی لے آتا ہے جس کو تو نے کسی قسم کا معاوضہ نہیں دیا، یعنی واقعات کی تحقیق کے لئے کسی جگہ کے حالات معلوم کرنے کے لئے تنخواہ دینا پڑتی ہے، سفر کا خرچ دے کر آدمی کو حالات معلوم کرنے کے لئے بھیجنا پڑتا ہے، مگر کبھی گھر بیٹھے بٹھائے کوئی آکر خود ہی سارے حالات سنا جاتا ہے، کسی قسم کا خرچ بھی اس کے لئے نہیں کرنا پڑتا۔ بعض علماء نے لکھا ہے کہ یہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی مثال ارشاد فرمائی کہ بلا کسی اجرت اور معاوضہ کے گھر بیٹھے جنت دوزخ آخرت قیامت پچھلے انبیاء کے حالات اور آئندہ آنے والے واقعات سناتا ہوں پھر بھی یہ کفار قدر نہیں کرتے۔ اس حدیث میں دو شاعروں کا ذکر ہے، حضرت عبد اللہ بن رواحہ تو مشہور صحابی ہیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت سے پہلے یہ مسلمان ہو گئے تھے اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ہی غزوہ موتہ میں شہید ہو گئے

تھے۔ طرفہ عرب کا مشہور شاعر ہے ادب کی مشہور کتاب سبعہ معلقہ میں دوسرا معلقہ اسی کا ہے۔ اس نے اسلام کا زمانہ نہیں پایا۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات درباب اشعار

حدیث 229

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی الله علیه وسلم إِنَّ أَصْدَقَ كَلِمَةٍ قَالَهَا الشَّاعِرُ كَلِمَةُ لَبِيدٍ أَلا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلا اللهَ بَاطِلٌ وَكَادَ أُمَيَّةُ بْنُ أَبِي الصَّلْتِ أَنْ يُسْلِمَ

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سب سے زیادہ سچا کلمہ جو کسی شاعر نے کہا ہے وہ لبید بن ربیعہ کا یہ کلمہ ہے الا کل شئ ماخلا اللہ باطل۔ آگاہ ہو جاؤ اللہ جل شانہ کے سوا دنیا کی ہر چیز فانی ہے اور امیہ بن ابی الصلت قریب تھا کہ اسلام لے آئے۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات درباب اشعار

حدیث 230

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ جُنْدُبِ بْنِ سُفْيَانَ الْبَجَلِيِّ قَالَ أَصَابَ حَجَرٌ أُصْبُعَ رَسُولِ اللهِ صلی الله علیه وسلم فَدَمِيَتْ فَقَالَ هَلْ أَنْتِ إِلا أُصْبُعٌ دَمِيتِ وَفِي

سَبِيلِ اللهِ مَا لَقِيتِ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْبَجَلِيِّ نَحْوَهُ

جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایک پتھر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلی میں لگ گیا تھا، جس کی وجہ سے وہ خون آلود ہوگئی، تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ شعر پڑھا جس کا ترجمہ: یہ تو ایک انگلی ہے جس کو اس کے سوا کوئی مضرت نہیں پہنچی کہ خون آلود ہوگئی، اور یہ بھی رائیگاں نہیں بلکہ اللہ جل شانہ کی راہ میں یہ تکلیف پہنچی جس کا ثواب ہوگا۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات درباب اشعار

حدیث 231

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ قَالَ أَنْبَأَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ لَهُ رَجُلٌ أَفَرَرْتُمْ عَنْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَا أَبَا عُمَارَةَ فَقَالَ لا وَاللهِ مَا وَلَّى رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم وَلَكِنْ وَلَّى سَرَعَانُ النَّاسِ تَلَقَّتْهُمْ هَوَازِنُ بِالنَّبْلِ وَرَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم عَلَى بَغْلَتِهِ وَأَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ آخِذٌ بِلِجَامِهَا وَرَسُولُ اللهِ يَقُولُ أَنَا النَّبِيُّ لا كَذِبْ أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ

براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا، کیا تم سب لوگ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر جنگ حنین میں بھاگ گئے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ نہیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے پشت نہیں پھیری بلکہ فوج میں سے بعض جلد بازوں نے (جن میں اکثر قبیلہ بنو سلیم اور مکہ کے نو مسلم نوجوان تھے) قبیلہ ہوازن کے سامنے تیروں کی وجہ سے منہ پھیر لیا تھا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم (جن کے ساتھ اکابر صحابہ کا ہونا ظاہر ہے) اپنے خچر پر سوار تھے اور ابو سفیان اس کی لگام پکڑے ہوئے تھے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت یہ فرما رہے تھے انا النبی لا کذب انا ابن عبد المطلب میں بلا شک وشبہ نبی ہوں اور عبد المطلب کی اولاد (پوتا) ہوں۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات درباب اشعار

حدیث 232

حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صلی الله علیه وسلم دَخَلَ مَكَّةَ فِي عُمْرَةِ الْقَضَاءِ وَابْنُ رَوَاحَةَ يَمْشِي بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُوَ يَقُولُ خَلُّوا بَنِي الْكُفَّارِ عَنْ سَبِيلِهِ الْيَوْمَ نَضْرِبُكُمْ عَلَى تَنْزِيلِهِ ضَرْبًا يُزِيلُ الْهَامَ عَنْ مَقِيلِهِ وَيُذْهِلُ الْخَلِيلَ عَنْ خَلِيلِهِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ يَا ابْنَ رَوَاحَةَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللهِ صلی الله علیه وسلم وَفِي حَرَمِ اللهِ تَقُولُ الشِّعْرَ فَقَالَ صلی الله علیه وسلم خَلِّ عَنْهُ يَا عُمَرُ فَلَهِيَ أَسْرَعُ فِيهِمْ مِنْ نَضْحِ النَّبْلِ

حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم عمرۃ القضاء کے لئے مکہ مکرمہ تشریف لے گئے تو عبد اللہ بن رواحہ (اپنی گردن میں تلوار ڈالے ہوئے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کی مہار پکڑے ہوئے) آگے آگے چل رہے تھے اور یہ اشعار پڑھ رہے تھے۔ خَلُّوا بَنِي الْكُفَّارِ عَنْ سَبِيلِهِ الی قولی۔۔۔ عَنْ خَلِيلِهِ اے کافرزادو ہٹو۔ آپ کا راستہ چھوڑو۔ آج حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مکہ مکرمہ آنے سے روک دینے پر جیسا کہ تم گذشتہ سال کر چکے ہو ہم تم لوگوں کی ایسی خبر لیں گے کہ کھوپڑیوں کو تن سے جدا کر دیں گے اور دوست کو دوست سے بھلا دیں گے حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے ابن رواحہ کو روکا کہ اللہ کے حرم میں اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہ شعر پڑھتے جا رہے ہو۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عمر رو کو مت یہ اشعار اثر کرنے میں تیر برسانے سے زیادہ سخت ہیں۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حدیث 233

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ جَالَسْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم أَكْثَرَ مِنْ مِائَةِ مَرَّةٍ وَكَانَ أَصْحَابُهُ يَتَنَاشَدُونَ الشِّعْرَ وَيَتَذَاكَرُونَ أَشْيَائَ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ وَهُوَ سَاكِتٌ وَرُبَّمَا تَبَسَّمَ مَعَهُمْ

جابر بن سمرۃ رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں کہ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سو مجلسوں سے زیادہ بیٹھا ہوں جن میں صحابہ اشعار پڑھتے تھے اور جاہلیت کے زمانے کے قصے اور قصائص نقل فرماتے تھے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم (ان کو روکتے نہیں تھے) خاموشی سے سنتے تھے بلکہ کبھی کبھی ان کے ساتھ ہنسنے میں بھی شرکت فرماتے تھے۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات درباب اشعار

حدیث 234

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ أَشْعَرُ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَتْ بِهَا الْعَرَبُ كَلِمَةُ لَبِيدٍ أَلَا كُلُّ شَيْئٍ مَا خَلَا اللَّهَ بَاطِلٌ

ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ شاعران عرب کے کلام میں بہترین کلمہ لبید کا یہ مقولہ ہے أَلَا كُلُّ شَيْئٍ مَا خَلَا اللَّهَ بَاطِل۔ اللہ تعالی کے علاوہ سب چیزیں باطل ہیں۔

باب :   حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات درباب اشعار

حدیث   235

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الطَّائِفِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيدِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ رِدْفَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم فَأَنْشَدْتُهُ مِائَةَ قَافِيَةٍ مِنْ قَوْلِ أُمَيَّةَ بْنِ أَبِي الصَّلْتِ الثَّقَفِيِّ كُلَّمَا أَنْشَدْتُهُ بَيْتًا قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم هِيهْ حَتَّى أَنْشَدْتُهُ مِائَةً يَعْنِي بَيْتًا فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم إِنْ كَادَ لَيُسْلِمُ

حضرت شرید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سواری پر آپ کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا اس وقت میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو امیہ کے سو شعر سنائے ہر شعر پر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے اور سناؤ۔ اخیر میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ اس کا اسلام لے آنا بہت ہی قریب تھا۔

باب :   حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات درباب اشعار

حدیث   236

حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى الْفَزَارِيُّ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَالْمَعْنَى وَاحِدٌ قَالا حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَضَعُ لِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ مِنْبَرًا فِي الْمَسْجِدِ يَقُومُ عَلَيْهِ قَائِمًا يُفَاخِرُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم أَوْ قَالَ يُنَافِحُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم وَيَقُولُ صلى الله عليه وسلم إِنَّ اللهَ يُؤَيِّدُ حَسَّانَ بِرُوحِ الْقُدُسِ مَا يُنَافِحُ أَوْ يُفَاخِرُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه

وسلم حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم مِثْلَهُ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے لئے مسجد میں منبر رکھایا کرتے تھے، تاکہ اس پر کھڑے ہو کر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے مفاخرت کریں۔ یعنی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف میں فخریہ اشعار پڑھیں یا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے مدافعت کریں، یعنی کفار کے الزامات کا جواب دیں۔ یہ شک راوی کا ہے اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم یہ بھی فرماتے تھے کہ حق تعالیٰ جل شانہ روح القدس سے حسان کی امداد فرماتے ہیں۔ جب تک کہ وہ دین کی امداد کرتے ہیں۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات درباب اشعار

حدیث 237

حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَبَّاحٍ الْبَزَّارُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَقِيلٍ الثَّقَفِيُّ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَقِيلٍ عَنْ مُجَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ حَدَّثَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم ذَاتَ لَيْلَةٍ نِسَائَهُ حَدِيثًا فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ كَأَنَّ الْحَدِيثَ حَدِيثُ خُرَافَةَ فَقَالَ أَتَدْرُونَ مَا خُرَافَةُ إِنَّ خُرَافَةَ كَانَ رَجُلا مِنْ عُذْرَةَ أَسَرَتْهُ الْجِنُّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَمَكَثَ فِيهِمْ دَهْرًا ثُمَّ رَدُّوهُ إِلَى الإِنْسِ فَكَانَ يُحَدِّثُ النَّاسَ بِمَا رَأَى فِيهِمْ مِنَ الأَعَاجِيبِ فَقَالَ النَّاسُ حَدِيثُ خُرَافَةَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَخِيهِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَلَسَتْ إِحْدَى عَشْرَةَ امْرَأَةً فَتَعَاهَدْنَ وَتَعَاقَدْنَ أَنْ لا يَكْتُمْنَ مِنْ أَخْبَارِ أَزْوَاجِهِنَّ شَيْئًا فَقَالَتِ الأُولَى زَوْجِي لَحْمُ جَمَلٍ غَثٍّ عَلَى رَأْسِ جَبَلٍ وَعْرٍ لا سَهْلٌ فَيُرْتَقَى وَلا سَمِينٌ فَيُنْتَقَلُ قَالَتِ الثَّانِيَةُ زَوْجِي لا أَبُثُّ خَبَرَهُ إِنِّي أَخَافُ أَنْ لا أَذَرَهُ إِنْ أَذْكُرْهُ أَذْكُرْ عُجَرَهُ وَبُجَرَهُ قَالَتِ الثَّالِثَةُ زَوْجِي الْعَشَنَّقُ إِنْ أَنْطِقْ أُطَلَّقْ وَإِنْ أَسْكُتْ

أُعَلَّقْ قَالَتِ الرَّابِعَةُ زَوْجِي كَلَيْلِ تِهَامَةَ لا حَرٌّ وَلا قُرٌّ وَلا مَخَافَةَ وَلا سَآمَةَ قَالَتِ الْخَامِسَةُ زَوْجِي إِنْ دَخَلَ فَهِدَ وَإِنْ خَرَجَ أَسِدَ وَلا يَسْأَلُ عَمَّا عَهِدَ قَالَتِ السَّادِسَةُ زَوْجِي إِنْ أَكَلَ لَفَّ وَإِنْ شَرِبَ اشْتَفَّ وَإِنِ اضْطَجَعَ الْتَفَّ وَلا يُولِجُ الْكَفَّ لِيَعْلَمَ الْبَثَّ قَالَتِ السَّابِعَةُ زَوْجِي عَيَايَاءُ أَوْ غَيَايَاءُ طَبَاقَاءُ كُلُّ دَاءٍ لَهُ دَاءٌ شَجَّكِ أَوْ فَلَّكِ أَوْ جَمَعَ كُلا لَكِ قَالَتِ الثَّامِنَةُ زَوْجِي الْمَسُّ مَسُّ أَرْنَبٍ وَالرِّيحُ رِيحُ زَرْنَبٍ قَالَتِ التَّاسِعَةُ زَوْجِي رَفِيعُ الْعِمَادِ طَوِيلُ النِّجَادِ عَظِيمُ الرَّمَادِ قَرِيبُ الْبَيْتِ مِنَ النَّادِ قَالَتِ الْعَاشِرَةُ زَوْجِي مَالِكٌ وَمَا مَالِكٌ مَالِكٌ خَيْرٌ مِنْ ذَلِكِ لَهُ إِبِلٌ كَثِيرَاتُ الْمَبَارِكِ قَلِيلاتُ الْمَسَارِحِ إِذَا سَمِعْنَ صَوْتَ الْمِزْهَرِ أَيْقَنَّ أَنَّهُنَّ هَوَالِكُ قَالَتِ الْحَادِيَةَ عَشْرَةَ زَوْجِي أَبُو زَرْعٍ وَمَا أَبُو زَرْعٍ أَنَاسَ مِنْ حُلِيٍّ أُذُنَيَّ وَمَلأَ مِنْ شَحْمٍ عَضُدَيَّ وَبَجَّحَنِي فَبَجِحَتْ إِلَيَّ نَفْسِي وَجَدَنِي فِي أَهْلِ غُنَيْمَةٍ بِشِقٍّ فَجَعَلَنِي فِي أَهْلِ صَهِيلٍ وَأَطِيطٍ وَدَائِسٍ وَمُنَقٍّ فَعِنْدَهُ أَقُولُ فَلا أُقَبَّحُ وَأَرْقُدُ فَأَتَصَبَّحُ وَأَشْرَبُ فَأَتَقَنَّحُ أُمُّ أَبِي زَرْعٍ فَمَا أُمُّ أَبِي زَرْعٍ عُكُومُهَا رَدَاحٌ وَبَيْتُهَا فَسَاحٌ ابْنُ أَبِي زَرْعٍ فَمَا ابْنُ أَبِي زَرْعٍ مَضْجَعُهُ كَمَسَلِّ شَطْبَةٍ وَتُشْبِعُهُ ذِرَاعُ الْجَفْرَةِ بِنْتُ أَبِي زَرْعٍ فَمَا بِنْتُ أَبِي زَرْعٍ طَوْعُ أَبِيهَا وَطَوْعُ أُمِّهَا مِلْءُ كِسَائِهَا وَغَيْظُ جَارَتِهَا جَارِيَةُ أَبِي زَرْعٍ فَمَا جَارِيَةُ أَبِي زَرْعٍ لا تَبُثُّ حَدِيثَنَا تَبْثِيثًا وَلا تُنَقِّثُ مِيرَتَنَا تَنْقِيثًا وَلا تَمْلأُ بَيْتَنَا تَعْشِيشًا قَالَتْ خَرَجَ أَبُو زَرْعٍ وَالأَوْطَابُ تُمْخَضُ فَلَقِيَ امْرَأَةً مَعَهَا وَلَدَانِ لَهَا كَالْفَهْدَيْنِ يَلْعَبَانِ مِنْ تَحْتِ خَصْرِهَا بِرُمَّانَتَيْنِ فَطَلَّقَنِي وَنَكَحَهَا فَنَكَحْتُ بَعْدَهُ رَجُلا سَرِيًّا رَكِبَ شَرِيًّا وَأَخَذَ خَطِّيًّا وَأَرَاحَ عَلَيَّ نَعَمًا ثَرِيًّا وَأَعْطَانِي مِنْ كُلِّ رَائِحَةٍ زَوْجًا وَقَالَ كُلِي أُمَّ زَرْعٍ وَمِيرِي أَهْلَكِ فَلَوْ جَمَعْتُ كُلَّ شَيْءٍ أَعْطَانِيهِ مَا بَلَغَ أَصْغَرَ آنِيَةِ أَبِي زَرْعٍ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم كُنْتُ لَكِ كَأَبِي زَرْعٍ لأُمِّ زَرْعٍ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کہتی ہیں کہ ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھر والوں کو ایک قصہ سنایا ایک عورت نے کہا یہ قصہ حیرت اور تعجب میں بالکل خرافہ کے قصوں جیسا ہے (عرب میں خرافہ کے قصے ضرب المثل تھے) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ جانتی بھی ہو خرافہ کا اصل قصہ کیا تھا؟ خرافہ بنو عذرہ کا ایک شخص تھا جس کو جنات پکڑ کر لے گئے تھے۔ ایک عرصہ تک انہوں نے اس کو اپنے پاس رکھا پھر لوگوں میں چھوڑ گئے۔ وہاں کے زمانہ قیام کے عجائبات وہ لوگوں سے نقل کرتا تھا تو وہ متحیر ہوتے تھے اس کے بعد سے لوگ ہر حیرت انگیز قصے کو حدیث خرافہ کہنے لگے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ایک مرتبہ گیارہ عورتیں یہ معاہدہ کر کے بیٹھیں کہ اپنے اپنے خاوند کا پورا پورا حال سچا سچا بیان کر دیں کچھ چھپائیں گی نہیں ایک عورت ان میں سے بولی کہ میرا خاوند ناکارہ دبلے اونٹ کے گوشت کی طرح ہے (گویا بالکل گوشت کا ایک ٹکڑا

ہے جس میں زندگی باقی ہی نہیں رہی اور گوشت بھی اونٹ کا جو زیادہ مرغوب بھی نہیں ہوتا) اور گوشت بھی سخت دشوار گزار پہاڑ کی چوٹی پر رکھا ہو کہ نہ پہاڑ کا راستہ سہل ہے جس کی وجہ سے وہاں چڑھنا ممکن ہو اور نہ وہ گوشت ایسا ہے کہ اس کی وجہ سے سو دقت اٹھا کر اس کے اتارنے کی کوشش ہی کی جائے اور اس کو اختیار کیا ہی جائے۔ دوسری بولی (کہ میں اپنے خاوند کی بات کہوں تو کیا کہوں ؟ اس کے متعلق کچھ کہہ نہیں سکتی) مجھے یہ ڈر ہے کہ اگر اس کے عیوب شروع کروں تو پھر خاتمہ کا ذکر نہیں اگر کہوں تو ظاہری اور باطنی عیوب سب ہی کہوں۔ تیسری بولی کہ میرا خاوند لم ڈھینگ ہے یعنی بہت زیادہ لمبے قد کا آدمی ہے، اگر میں کبھی کسی بات پر بول پڑوں تو فوراً طلاق، اور چپ رہوں تو اَدھر لٹکی رہوں۔ چوتھی نے کہا کہ میرا خاوند تہامہ کی رات کی طرح معتدل مزاج ہے، نہ گرم ہے، نہ ٹھنڈا نہ اس سے کسی کا خوف ہے نہ ملال۔ پانچویں نے کہا کہ میرا خاوند جب گھر میں آتا ہے تو چیتا بن جاتا ہے اور جب باہر جاتا ہے تو شیر بن جاتا ہے اور جو کچھ گھر میں ہوتا ہے اس کی تحقیقات نہیں کرتا۔ چھٹی بولی کہ میرا خاوند اگر کھاتا ہے تو سب نمٹا دیتا ہے اور جب پیتا ہے تو سب چڑھا جاتا ہے جب لیٹتا ہے تو اکیلا ہی کپڑے میں لپٹ جاتا ہے میری طرف ہاتھ بھی نہیں بڑھاتا جس سے میری پراگندگی معلوم ہو سکے۔ ساتویں کہنے لگی کہ میرا خاوند صحبت سے عاجز نامرد اور اتنا بے وقوف کہ بات بھی نہیں کر سکتا، دنیا میں کوئی بیماری کسی میں ہوگی وہ اس میں موجود ہے۔ اخلاق ایسے کہ میرا سر پھوڑ دے یا بدن زخمی کر دے یا دونوں ہی کر گزرے۔ آٹھویں نے کہا کہ میرا خاوند چھونے میں خرگوش کی طرح نرم ہے اور خوشبو میں زعفران کی طرح مہکتا ہوا ہے۔ نویں نے کہا کہ میرا خاوند رفیع الشان بڑا مہمان نواز اونچے مکان والا بڑی راکھ والا ہے دراز قد والا ہے اس کا مکان مجلس اور دارالمشورہ کے قریب ہے۔ دسویں نے کہا کہ میرا خاوند مالک ہے مالک کا کیا حال بیان کروں وہ ان سب سے جو اب تک کسی نے تعریف کی ہے یا ان سب تعریفوں سے جو میں بیان کروں گی، بہت ہی زیادہ قابل تعریف ہے۔ اس کے اونٹ بکثرت ہیں جو اکثر مکان کے قریب بٹھائے جاتے ہیں۔ چراگاہ میں چرنے کے لئے کم جاتے ہیں وہ اونٹ جب باجہ کی آواز سنتے ہیں تو سمجھ لیتے ہیں کہ اب ہلاکت کا وقت آگیا۔ گیارہویں عورت ام زرعہ نے کہا میرا خاوند ابو زرع تھا۔ ابو زرع کی کیا تعریف کروں ؟ زیوروں سے میرے کان جھکا دیئے، (اور کھلا کھلا کر چربی سی میرے بازو پر کر دیئے مجھے ایسا خوش و خرم رکھتا تھا کہ میں خود پسندی اور عجب میں اپنے آپ کو بھلی لگنے لگی، مجھے اس نے ایسے ایک غریب گھرانہ سے پایا تھا جو بڑی تنگی کے ساتھ چند بکریوں پر گزارہ کرتے تھے اور وہاں سے ایسے خوشحال خاندان میں لے آیا تھا جن کے یہاں گھوڑے اونٹ کھیتی کے بیل اور کسان تھے، (یعنی ہر قسم کی ثروت موجود تھی ان سب کے علاوہ) اس کی خوش خلقی کہ میری کسی بات پر بھی مجھے برا نہیں کہتا تھا، میں دن چڑھے تک سوتے رہتی تو کوئی جگا نہیں سکتا تھا، کھانے پینے میں ایسی ہی وسعت کہ میں سیر ہو کر چھوڑ دیتی تھی (اور ختم نہ ہوتا تھا) ابو زرع کی ماں (میری خوش دامن) بھلا اس کی کیا تعریف کروں اس کے بڑے بڑے برتن ہمیشہ بھرپور رہتے تھے۔ اس کا مکان نہایت وسیع تھا، (یعنی مالدار بھی تھی اور عورتوں کی عادت کے موافق بخیل بھی نہیں۔ اس لئے مکان کی وسعت سے مہمانوں کی کثرت مراد لی جاتی ہے) ابو زرع کا بیٹا بھلا اس کا کیا کہنا

وہ بھی نور علی نور ایسا پتلا دبلا چھریرے بدن کا کہ اس کے سونے کا حصہ (یعنی پسلی وغیرہ) ستی ہوئی ٹہنی یا ستی ہوئی تلوار کی طرح سے باریک بکری کے بچہ کا ایک دست اس کے پیٹ بھرنے کے لئے کافی (یعنی بہادر کے سونے کے لئے لمبے چوڑے انتظامات کی ضرورت نہ تھی۔ سپاہیانہ زندگی ذرا سی جگہ میں تھوڑا بہت لیٹ لیا، اسی طرح کھانے میں بھی مختصر مگر بہادری کے مناسب گوشت کے دو چار ٹکڑے اس کی غذا تھی)۔ ابوزرع کی بیٹی بھلا اس کی کیا بات ماں کی تابعدار، باپ کی فرمانبردار، موٹی تازی سوکن کی جلن تھی (یعنی سوکن کو اس کے کمالات سے جلن پیدا ہو عرب میں مرد کے لئے چھریرا ہونا اور عورت کے لئے موٹی تازی ہونا ممدوح شمار کیا جاتا) ابوزرع کی باندی کا بھی کیا کمال بتاؤں، ہمارے گھر کی بات کبھی بھی باہر جا کر نہ کہتی تھی، کھانے تک کی چیز بھی بے جا اجازت خرچ نہ کرتی تھی۔ گھر میں کوڑا کباڑ نہیں ہونے دیتی تھی۔ مکان کو صاف شفاف رکھتی تھی، ہماری یہ حالت تھی کہ لطف سے دن گزر رہے تھے کہ ایک دن صبح کے وقت جب دودھ کے برتن بلوئے جا رہے تھے، ابوزرع گھر سے نکلا۔ راستہ میں ایک عورت پڑی ہوئی ملی جس کی کمر کے نیچے چیتے جیسے دو بچے اناروں سے کھیل رہے تھے، (چیتے کے ساتھ تشبیہ کھیل کود میں ہے اور اناروں سے یا توحقیقۃً انار مراد ہیں کہ ان کو لڑھکا کر کھیل رہے تھے، یا دو اناروں سے اس عورت کے پستان مراد ہیں) پس وہ کچھ ایسی پسند آئی کہ مجھے طلاق دے دی اور اس سے نکاح کر لیا، (طلاق اس لئے دی کہ سوکن ہونے کی وجہ سے اس کو رنج نہ ہو اور اس کی وجہ سے مجھے طلاق دینے سے اس کے دل میں ابوزرع کی وقعت ہو جائے) ایک روایت میں ہے کہ اس سے نکاح کر لیا نکاح کے بعد وہ مجھے طلاق دینے پر اصرار کرتی رہی، آخر مجھے طلاق دے دی، اس کے بعد میں نے ایک اور سردار شریف آدمی سے نکاح کر لیا جو شہسوار ہے اور سپہ گر ہے، اس نے مجھے بڑی نعمتیں دیں اور ہر قسم کے جانور اونٹ، گائے، بکری وغیرہ وغیرہ ہر چیز میں سے ایک ایک جوڑا مجھے دیا اور یہ بھی کہا کہ ام زرع خود بھی کھا اور اپنے میکہ میں جو چاہے بھیج دے لیکن بات یہ ہے کہ اگر میں اس کی ساری عطاؤں کو جمع کروں تب ابوزرع کی چھوٹی سے چھوٹی عطا کے برابر نہیں ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ قصہ سنا کر مجھ سے یہ ارشاد فرمایا کہ میں بھی تیرے لئے ایسا ہی ہوں جیسا کہ ابوزرع ام زرع کے واسطے۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے سونے کا ذکر

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حدیث 238

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ وَضَعَ كَفَّهُ الْيُمْنَى تَحْتَ خَدِّهِ الأَيْمَنِ وَقَالَ رَبِّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ مِثْلَهُ وَقَالَ يَوْمَ تَجْمَعُ عِبَادَكَ

حضرت براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت آرام فرماتے تھے تو اپنا دایاں ہاتھ دائیں رخسار کے نیچے رکھتے تھے اور یہ دعا پڑھتے رَبِّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ اے اللہ مجھے قیامت کے دن اپنے عذاب سے بچائیو۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے سونے کا ذکر

حدیث 239

حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلاَنَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ قَالَ اللَّهُمَّ بِاسْمِكَ أَمُوتُ وَأَحْيَا وَإِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ

حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب بستر پر لیٹتے، اللّٰھُمَّ بِاسْمِکَ اَمُوتُ وَاَحْیَا اے اللہ میں تیرے ہی نام سے مرتا (سوتا) اور تیرے ہی نام سے زندہ ہوں گا۔ (سو کر اٹھوں گا) اور جب جاگتے تو یہ دعا پڑھتے الْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِي اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْہِ النُّشُورُ تمام تعریفیں اللہ جل جلالہ کے لئے ہیں جس نے موت کے بعد زندگی عطا فرمائی اور اسی پاک ذات کی

طرف قیامت میں لوٹنا ہے۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے سونے کا ذکر

حدیث 240

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ عُقَيْلٍ أُرَاهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ كُلَّ لَيْلَةٍ جَمَعَ كَفَّيْهِ فَنَفَثَ فِيهِمَا وَقَرَأَ فِيهِمَا قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ وَ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهِ يَبْدَأُ بِهِمَا رَأْسَهُ وَوَجْهَهُ وَمَا أَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهِ يَصْنَعُ ذَلِكَ ثَلاَثَ مَرَّاتٍ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہر شبانہ جب بستر پر لیٹتے تو دونوں ہاتھوں کو دعا مانگنے کی طرح ملا کر ان پر دم فرماتے تھے اور سورہ اخلاص اور معوذ تین تین مرتبہ پڑھ کر تمام بدن پر سر سے پاؤں تک جہاں جہاں ہاتھ جاتا پھیر لیا کرتے تھے تین مرتبہ ایسے ہی کرتے، سر سے ابتدا فرماتے اور پھر منہ اور بدن کا اگلا حصہ پھر بقیہ بدن۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے سونے کا ذکر

حدیث 241

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ

ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم نَامَ حَتَّى نَفَخَ وَكَانَ إِذَا نَامَ نَفَخَ فَأَتَاهُ بِلالٌ فَآذَنَهُ بِالصَّلاةِ فَقَامَ وَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ سوئے اور خراٹے لینے لگے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ کی یہ عادتِ شریفہ تھی کہ جب سوتے خراٹے لیتے تھے۔ پس حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے آکر تیاری نماز کی اطلاع دی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے اور نماز پڑھائی وضو نہیں کیا۔ اس حدیث میں ایک قصہ بھی ہے۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے سونے کا ذکر

حدیث 242

حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم كَانَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكَفَانَا وَآوَانَا فَكَمْ مِمَّنْ لا كَافِيَ لَهُ وَلا مُؤْوِي

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے بستر پر تشریف لاتے تو یہ دعا پڑھتے۔ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكَفَانَا وَآوَانَا فَكَمْ مِمَّنْ لا كَافِيَ لَهُ وَلا مُؤْوِي ۔ تمام تعریفیں اللہ جل جلالہ عمانوالہ کے لئے ہیں جس نے شکم سیر فرمایا اور سیر اب کیا اور ہماری مہمات کے لئے خود کفایت فرمائی اور سونے کے لئے ٹھکانہ مرحمت فرمایا بہت سے لوگ ایسے ہیں جن کو نہ کوئی کفایت کرنے والا ہے اور نہ کوئی ٹھکانہ دینے والا ہے۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حدیث 243

حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُرَيْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْمُزَنِيِّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ إِذَا عَرَّسَ بِلَيْلٍ اضْطَجَعَ عَلَى شِقِّهِ الأَيْمَنِ وَإِذَا عَرَّسَ قُبَيْلَ الصُّبْحِ نَصَبَ ذِرَاعَهُ وَوَضَعَ رَأْسَهُ عَلَى كَفِّهِ

ابو قتادۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم (سفر میں رات کو چلنے کے بعد) اگر اخیر شب میں کچھ سویرے کسی جگہ پڑاؤ ڈالتے تو دائیں کروٹ لیٹ کر آرام فرماتے اور اگر صبح کے وقت ٹھہرنا ہوتا تو اپنا دایاں بازو کھڑا کرتے اور ہاتھ پر سر رکھ کر آرام فرمالیتے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کا ذکر

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کا ذکر

حدیث 244

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَبِشْرُ بْنُ مُعَاذٍ قَالا حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلاقَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم حَتَّى انْتَفَخَتْ قَدَمَاهُ فَقِيلَ لَهُ أَتَتَكَلَّفُ هَذَا وَقَدْ غَفَرَ اللهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ قَالَ أَفَلا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا

مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اس قدر لمبی نفلیں پڑھتے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک ورم کر گئے تھے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس قدر مشقت برداشت کرتے ہیں

حالانکہ حق تعالیٰ جل شانہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اول و آخر کے سب گناہ بخش دیئے ہیں۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا (کہ جب حق تعالیٰ جل شانہ نے مجھ پر اتنا انعام فرمایا) تو کیا میں اس کا شکر ادا نہ کروں؟۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کا ذکر

حدیث 245

حَدَّثَنَا أَبُو عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يُصَلِّي حَتَّى تَرِمَ قَدَمَاهُ قَالَ فَقِيلَ لَهُ أَتَفْعَلُ هَذَا وَقَدْ جَائَكَ أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَدْ غَفَرَ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ قَالَ أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اس درجہ نوافل پڑھا کرتے تھے کہ پاؤں پر ورم ہو جاتا تھا کسی نے عرض کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر اگلے پچھلے سب گناہوں کی معافی کی بشارت نازل ہو چکی ہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس درجہ کیوں مشقت برداشت فرماتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں شکر گزار بندہ نہ بنوں؟۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کا ذکر

حدیث 246

حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الرَّمْلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَمِّي يَحْيَى بْنُ عِيسَى الرَّمْلِيُّ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُومُ يُصَلِّي حَتَّى تَنْتَفِخَ قَدَمَاهُ فَيُقَالُ لَهُ يَا رَسُولَ

اللهِ تَفْعَلُ هَذَا وَقَدْ غَفَرَ اللهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ قَالَ أَفَلا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اتنی طویل نماز پڑھتے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک ورم کر آتے آپ صلی اللہ سے عرض کیا گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اتنی طویل نماز پڑھتے ہیں حالانکہ آپ کے سب اگلے اور پچھلے گناہ معاف ہو چکے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں؟۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کا ذکر

حدیث 247

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَلاةِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم بِاللَّيْلِ فَقَالَتْ كَانَ يَنَامُ أَوَّلَ اللَّيْلِ ثُمَّ يَقُومُ فَإِذَا كَانَ مِنَ السَّحَرِ أَوْتَرَ ثُمَّ أَتَى فِرَاشَهُ فَإِذَا كَانَ لَهُ حَاجَةٌ أَلَمَّ بِأَهْلِهِ فَإِذَا سَمِعَ الأَذَانَ وَثَبَ فَإِنْ كَانَ جُنُبًا أَفَاضَ عَلَيْهِ مِنَ الْمَاءِ وَإِلا تَوَضَّأَ وَخَرَجَ إِلَى الصَّلاةِ

اسود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز یعنی تہجد اور وتر کے متعلق استفسار کیا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا معمول تھا انہوں نے فرمایا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم (عشاء کی نماز کے بعد) شب کے نصف اول میں استراحت فرماتے تھے اس کے بعد تہجد پڑھتے تھے۔ یہاں تک کہ اخیر شب ہو جاتی تب وتر پڑھتے۔ اس کے بعد اپنے بستر پر تشریف لے آتے۔ اگر رغبت ہوتی تو اہل کے پاس تشریف لے جاتے یعنی صحبت کرتے پھر صبح کی اذان کے بعد فوراً اٹھ کر اگر غسل کی ضرورت ہوتی تو غسل فرماتے ورنہ وضو فرما کر نماز کے لئے تشریف لے جاتے۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کا ذکر

حدیث 248

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنٌ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مَخْرَمَةَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ بَاتَ عِنْدَ مَيْمُونَةَ وَهِيَ خَالَتُهُ قَالَ فَاضْطَجَعْتُ فِي عَرْضِ الْوِسَادَةِ وَاضْطَجَعَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم فِي طُولِهَا فَنَامَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم حَتَّى إِذَا انْتَصَفَ اللَّيْلُ أَوْ قَبْلَهُ بِقَلِيلٍ أَوْ بَعْدَهُ بِقَلِيلٍ فَاسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم فَجَعَلَ يَمْسَحُ النَّوْمَ عَنْ وَجْهِهِ ثُمَّ قَرَأَ الْعَشْرَ الآيَاتِ الْخَوَاتِيمَ مِنْ سُورَةِ آلِ عِمْرَانَ ثُمَّ قَامَ إِلَى شَنٍّ مُعَلَّقٍ فَتَوَضَّأَ مِنْهَا فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ فَقُمْتُ إِلَى جَنْبِهِ فَوَضَعَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى رَأْسِي ثُمَّ أَخَذَ بِأُذُنِي الْيُمْنَى فَفَتَلَهَا فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ قَالَ مَعْنٌ سِتَّ مَرَّاتٍ ثُمَّ أَوْتَرَ ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتَّى جَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ فَقَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک رات (لڑکپن میں) اپنی خالہ حضرت میمونہ (ام المومنین رضی اللہ عنہا) کے یہاں سویا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے اہل تکیہ کے طولانی حصہ پر سر رکھے ہوئے تھے اور میں تکیہ کے چوڑائی پر سر رکھے ہوئے تھا (قاضی عیاض وغیرہ حضرات نے بجائے تکیہ کے بستر ے کا ترجمہ فرمایا ہے لیکن جب کہ لفظ کا اصل ترجمہ تکیہ ہی ہے اور تکیہ مراد لینے میں کوئی بُعد بھی نہیں تو پھر بستر مراد لینے کی ضرورت نہیں ہے کہ مثلا تکیہ لمبائی پر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سر مبارک رکھ کر قبلہ کی طرف منہ کر کے لیٹ گئے اور ابن عباس تکیہ کے چوڑان پر سر رکھ کر (یعنی قبلہ کی طرف سر رکھ کر لیٹ گئے ہوں) حضور اقدس صلی اللہ (اپنی اہلیہ سے تھوڑی باتیں فرمانے کے بعد) سو گئے اور تقریباً سو گئے اور تقریبا نصف رات ہونے پر یا اس سے کچھ پہلے بیدار ہوئے اور اپنے چہرہ مبارک پر ہاتھ پھیر کر نیند کے آثار کو دور فرمانے لگے اور پھر سورۃ آل عمران کے اخیر رکوع ان فی خلق السموات والارض کو تلاوت فرمایا (علماء کہتے ہیں کہ جاگنے کے بعد تھوڑا سا قرآن شریف پڑھ لینا چاہئے کہ اس سے نشاط پیدا ہوتا ہے اور ان آیات کا پڑھنا مستحب ہے) اس کے بعد مشکیزہ کی طرف جو پانی سے بھرا ہوا لٹک رہا تھا

تشریف لے گئے اور اس سے (برتن میں پانی لے کر) وضو کیا اور نماز کی نیت باندھ لی۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں بھی وضو کر کے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے (بائیں جانب) برابر کھڑا ہو گیا، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس لئے کہ مقتدی کو دائیں جانب کھڑا ہونا چاہئے) میرے سر پر دست مبارک رکھ کر میرا کان مروڑا (تنبیہ کے لئے ایسا کیا ہو اور ایک روایت میں ہے کہ اونگھنے لگا تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا کان پکڑا) ایک روایت میں ہے کہ کان پکڑ کر دائیں جانب کو کھینچا تاکہ سنت کے موافق امام کے دائیں جانب کھڑے ہو جائیں پھر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم دو دو رکعت پڑھتے رہے۔ معن رضی اللہ عنہ جو اس کے راوی ہیں وہ کہتے ہیں کہ چھ مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دو رکعت پڑھی ہو گی۔ ملا علی قاری نے لکھا ہے کہ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک تہجد کی بارہ رکعتیں ہیں) پھر وتر پڑھ کر لیٹ گئے صبح نماز کے لئے جب بلال بلانے آئے تو دو رکعت سنت مختصر قرات سے پڑھ کر صبح کی نماز کے لئے تشریف لے گئے۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کا ذکر

حدیث 249

حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَائِ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صلی الله عليه وسلم يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تہجد (مع وتر کبھی) تیرہ رکعت پڑھا کرتے تھے۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کا ذکر

حدیث 250

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ إِذَا لَمْ يُصَلِّ بِاللَّيْلِ مَنَعَهُ مِنْ ذَلِكَ النَّوْمُ أَوْ غَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ صَلَّى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ جب کبھی کسی عارض کی وجہ سے رات کو تہجد نہیں پڑھ سکتے تھے تو دن میں چاشت کے وقت بارہ رکعتیں پڑھ لیا کرتے تھے۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کا ذکر

حدیث 251

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ هِشَامٍ يَعْنِي ابْنَ حَسَّانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَلْيَفْتَتِحْ صَلَاتَهُ بِرَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا کہ جب رات کو تہجد کے لئے اٹھو تو شروع میں اول دو مختصر رکعتیں پڑھ لو۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کا ذکر

حدیث 252

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ح وَحَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ قَيْسِ بْنِ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَهُ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّهُ قَالَ لأَرْمُقَنَّ صَلاةَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم فَتَوَسَّدْتُ عَتَبَتَهُ أَوْ فُسْطَاطَهُ فَصَلَّى رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ طَوِيلَتَيْنِ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَهُمَا دُونَ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا ثُمَّ أَوْتَرَ فَذَلِكَ ثَلاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً

حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک دن یہ ارادہ کیا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کو آج غور سے دیکھوں گا۔ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مکان یا خیمہ کی چوکھٹ پر سر رکھ کر لیٹ گیا (تا کہ غور سے دیکھتا رہوں) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اول دو مختصر رکعتیں پڑھیں۔ اس کے بعد طویل طویل دو دو رکعتیں پڑھیں (تین دفعہ طول کا لفظ اس کی زیادتی طول بیان کرنے کے لئے فرمایا) پھر ان سے مختصر دو رکعتیں پڑھیں پھر ان سے بھی مختصر دو رکعتیں پڑھیں پھر وتر پڑھے یہ سب تیرہ رکعتیں ہوئی۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کا ذکر

حدیث 253

حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ كَيْفَ كَانَتْ صَلاةُ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم فِي رَمَضَانَ فَقَالَتْ مَا كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم لِيَزِيدَ فِي رَمَضَانَ وَلا فِي غَيْرِهِ عَلَى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّي أَرْبَعًا لا تَسْأَلْ عَنْ

حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي أَرْبَعًا لَا تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي ثَلَاثًا قَالَتْ عَائِشَةُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَنَامُ قَبْلَ أَنْ تُوتِرَ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي

ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک میں تہجد کی کتنی رکعتیں پڑھتے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ رکعت سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے (گویا آٹھ رکعت تہجد اور تین رکعت وتر چنانچہ خود اس کی تفصیل فرماتی ہیں) کہ اول چار رکعت پڑھتے تھے یہ نہ پوچھ کہ وہ کتنی طویل ہوتی تھیں اور کس عمدگی کے ساتھ بہترین حالت یعنی خشوع وخضوع سے پڑھی جاتی تھیں اسی طرح پھر چار رکعت اور پڑھتے ان کی بھی لمبائی اور عمدگی کا حال کچھ نہ پوچھ۔ پھر تین رکعات پڑھتے تھے یعنی وتر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم وتر سے پہلے سو جاتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری آنکھیں سوتی ہیں لیکن دل جاگتا رہتا ہے۔ (یہ انبیاء علیہم السلام کا خاصہ ہے کہ ان کے قلوب جاگتے رہتے ہیں)۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کا ذکر

حدیث 254

حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُوتِرُ مِنْهَا بِوَاحِدَةٍ فَإِذَا فَرَغَ مِنْهَا اضْطَجَعَ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنٌ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ نَحْوَهُ ح وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ نَحْوَهُ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم رات کو گیارہ رکعت پڑھا کرتے تھے جس میں ایک رکعت

وتر ہوتی تھی۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم لیٹتے تو اپنی دائیں کروٹ پر آرام فرماتے۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کا ذکر

حدیث 255

حَدَّثَنَا هَنَّادٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صلی الله عليه وسلم يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ تِسْعَ رَكَعَاتٍ حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنِ الْأَعْمَشِ نَحْوَهُ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نو رکعات پڑھتے تھے۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کا ذکر

حدیث 256

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي عَبْسٍ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صلی الله عليه وسلم مِنَ اللَّيْلِ قَالَ فَلَمَّا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ قَالَ اللهُ أَكْبَرُ ذُو الْمَلَكُوتِ وَالْجَبَرُوتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ قَالَ ثُمَّ قَرَأَ الْبَقَرَةَ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعَهُ نَحْوًا مِنْ قِيَامِهِ وَكَانَ يَقُولُ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَكَانَ قِيَامُهُ نَحْوًا مِنْ رُكُوعِهِ

وَكَانَ يَقُولُ لِرَبِّيَ الْحَمْدُ لِرَبِّيَ الْحَمْدُ ثُمَّ سَجَدَ فَكَانَ سُجُودُهُ نَحْوًا مِنْ قِيَامِهِ وَكَانَ يَقُولُ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَكَانَ مَا بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ نَحْوًا مِنَ السُّجُودِ وَكَانَ يَقُولُ رَبِّ اغْفِرْ لِي رَبِّ اغْفِرْ لِي حَتَّى قَرَأَ الْبَقَرَةَ وَآلَ عِمْرَانَ وَالنِّسَاءَ وَالْمَائِدَةَ أَوِ الْأَنْعَامَ شُعْبَةُ الَّذِي شَكَّ فِي الْمَائِدَةِ وَالْأَنْعَامِ

حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انہوں نے ایک رات حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی (بعض روایات میں آیا ہے کہ یہ قصہ رمضان المبارک کی رات کا تھا اس لئے محتمل ہے کہ یہ تہجد کی نماز ہو یا تراویح ہو) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز شروع فرما کر یہ دعا پڑھی۔ اللہ اکبر ذوالملکوت والجبروت والکبریاء والعظمۃ (اللہ جل جلالہ عم نوالہ کی ذات وصفات سب سے برتر ہے وہ ایسی ذات ہے جو بڑی بادشاہت والی ہے۔ بڑے غلبہ والی ہے بڑائی اور بزرگی وعظمت والی ذات ہے) پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (سورہ فاتحہ پڑھ کر) سورہ بقرہ تلاوت فرمائی پھر رکوع کیا۔ یہ رکوع قیام ہی جیسا تھا (اس کے دو مطلب علماء فرماتے ہیں اور دونوں محتمل ہیں ایک تو یہ کہ رکوع تقریبا اتنا ہی طویل تھا کہ جتنا قیام۔ یعنی اگر قیام مثلا ایک گھنٹہ کا تھا تو تقریبا ایک ہی گھنٹہ کا رکوع بھی تھا۔ اس قول کے موافق اس حدیث سے یہ مسئلہ ثابت ہوتا ہے کہ اگر رکوع سجدہ نماز میں معمول سے زیادہ لمبا ہو جائے تو نماز ہو جاتی ہے۔ دوسرے یہ کہ جیسے قیام معمول سے زائد تھا۔ ایسے ہی یہ رکوع بھی معمول رکوع سے طویل تھا۔ اس صورت میں قیام کے ایک گھنٹہ ہونے کی صورت میں رکوع اگر پندرہ منٹ کا بھی ہو گیا تو اس حدیث کا مصداق بن گیا۔ اس قول کے موافق نماز اپنے عام معمول کے موافق رہی یعنی جو رکن لمبا ہوتا ہے جیسا کھڑا ہونا وہ لمبا رہا اور جو مختصر ہوتا تھا جیسے رکوع یا سجدہ وہ مختصر رہا البتہ ہر رکن عام نمازوں کے اعتبار سے بڑھا ہوا تھا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اس رکوع میں سبحان ربی العظیم سبحان ربی العظیم فرماتے رہتے۔ پھر رکوع سے سر مبارک اٹھا کر کھڑے ہوئے اور یہ کھڑا ہونا بھی رکوع ہی جیسا تھا۔ اس وقت لربی الحمد لربی الحمد فرماتے رہے پھر سجدہ ادا کیا اور وہ سجدہ بھی کھڑے ہونے کے برابر ہی تھا۔ اس میں سبحان ربی الاعلی سبحان ربی الاعلیٰ فرماتے رہے پھر سجدہ سے اٹھ کر بیٹھے یہ بھی سجدہ کی طرح طویل تھا اس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم رب اغفرلی رب اغفرلی فرماتے رہے۔ غرض سورہ نساء، سورہ مائدہ یا سورہ انعام راوی کو ان اخیر کی دو سورتوں میں شک ہو گیا ہے کہ کونسی تھی لیکن اول کی تین محقق ہیں۔ غرض تینوں سورتیں وہ اور ان دونوں میں سے ایک سورت یہ چاروں سورتیں تلاوت فرمائیں۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حدیث 257

حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ نَافِعٍ الْبَصْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ الْعَبْدِيِّ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَامَ رَسُولُ اللهِ صلی الله علیه وسلم بِآيَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ لَيْلَةً

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات تہجد میں صرف ایک ہی آیت کا تکرار فرماتے رہے۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کا ذکر

حدیث 258

حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ صَلَّيْتُ لَيْلَةً مَعَ رَسُولِ اللهِ صلی الله علیه وسلم فَلَمْ يَزَلْ قَائِمًا حَتَّى هَمَمْتُ بِأَمْرِ سُوءٍ قِيلَ لَهُ وَمَا هَمَمْتَ بِهِ قَالَ هَمَمْتُ أَنْ أَقْعُدَ وَأَدَعَ النَّبِيَّ صلی الله علیه وسلم حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الأَعْمَشِ نَحْوَهُ

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک شب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اتنا طویل قیام فرمایا کہ میں نے ایک برے کام کا ارادہ کر لیا کسی نے پوچھا کہ کس کام کا ارادہ کر لیا کہنے لگے کہ میں نے ارادہ کیا کہ میں بیٹھ جاؤں اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تنہا چھوڑ دوں۔

باب :   حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کا ذکر

حدیث   259

حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم كَانَ يُصَلِّي جَالِسًا فَيَقْرَأُ وَهُوَ جَالِسٌ فَإِذَا بَقِيَ مِنْ قِرَائَتِهِ قَدْرُ مَا يَكُونُ ثَلاثِينَ أَوْ أَرْبَعِينَ آيَةً قَامَ فَقَرَأَ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ رَكَعَ وَسَجَدَ ثُمَّ صَنَعَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذَلِكَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (زمانہ ضعف میں) نوافل میں قرآن شریف چونکہ زیادہ پڑھتے تھے اس لئے بیٹھ کر تلاوت فرماتے اور رکوع میں تشریف لے جاتے اور کھڑے ہونے کی حالت میں رکوع فرماتے پھر سجدہ کرتے اور اسی طرح دوسری رکعت ادا فرماتے۔

باب :   حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کا ذکر

حدیث   260

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّائُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَلاةِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم عَنْ تَطَوُّعِهِ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّي لَيْلا طَوِيلا قَائِمًا وَلَيْلا طَوِيلا قَاعِدًا فَإِذَا قَرَأَ وَهُوَ قَائِمٌ رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ قَائِمٌ وَإِذَا قَرَأَ وَهُوَ جَالِسٌ رَكَعَ وَسَجَدَ وَهُوَ جَالِسٌ

عبد اللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نوافل کے

متعلق دریافت کیا انہوں نے فرمایا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کے طویل حصہ میں نوافل کھڑے ہو کر پڑھتے تھے۔ اور طویل حصہ میں نوافل بیٹھ کر پڑھتے تھے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت شریفہ یہ تھی کہ جب کھڑے ہو کر قرآن مجید پڑھتے تو رکوع وسجود بھی کھڑے ہونے کی حالت میں ادا فرماتے اور جب قرآن مجید بیٹھ کر پڑھتے تو رکوع وسجود بھی بیٹھنے ہی کی حالت میں ادا فرماتے۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کا ذکر

حدیث 261

حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ أَبِي وَدَاعَةَ عَنْ حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ يُصَلِّي فِي سُبْحَتِهِ قَاعِدًا وَيَقْرَأُ بِالسُّورَةِ وَيُرَتِّلُهَا حَتَّى تَكُونَ أَطْوَلَ مِنْ أَطْوَلَ مِنْهَا

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نوافل بیٹھ کر پڑھتے اور اس میں کوئی سورت پڑھتے تو اس قدر ترتیل سے پڑھتے کہ وہ سورت اپنے سے لمبی سورت سے بھی بڑھ جاتی تھی۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کا ذکر

حدیث 262

حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ

أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم لَمْ يَمُتْ حَتَّى كَانَ أَكْثَرُ صَلاتِهِ وَهُوَ جَالِسٌ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم وصال کے قریب زمانہ میں اکثر نوافل بیٹھ کر پڑھا کرتے تھے۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کا ذکر

حدیث 263

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فِي بَيْتِهِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ فِي بَيْتِهِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دو رکعتیں ظہر سے قبل اور دو ظہر کے بعد اور دو مغرب کے بعد اپنے گھر میں اور دو عشاء کے بعد وہ بھی گھر میں پڑھیں۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کا ذکر

حدیث 264

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَتْنِي حَفْصَةُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم كَانَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ حِينَ يَطْلُعُ الْفَجْرُ وَيُنَادِي الْمُنَادِي قَالَ أَيُّوبُ وَأُرَاهُ قَالَ خَفِيفَتَيْنِ

ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھ سے (میری بہن ام المومنین) حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کہتی تھیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم صبح صادق کے بعد جس وقت مؤذن اذان کہتا ہے اس وقت دو مختصر رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کا ذکر

حدیث 265

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَحَدَّثَتْنِي حَفْصَةُ بِرَكْعَتَيِ الْغَدَاةِ وَلَمْ أَكُنْ أَرَاهُمَا مِنَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ہی یہ مروی ہے کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے آٹھ رکعتیں یاد کی ہیں۔ دو ظہر سے قبل، دو ظہر کے بعد۔ دو مغرب کے بعد، دو عشاء کے بعد مجھے میری بہن حفصہ رضی اللہ عنہا نے صبح کی دو رکعتوں کی بھی خبر دی ہے جن کو میں نے نہیں دیکھا تھا۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کا ذکر

حدیث 266

حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّائِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَلاةِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَتْ كَانَ يُصَلِّي قَبْلَ الظُّهْرِ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَ الْعِشَائِ رَكْعَتَيْنِ وَقَبْلَ الْفَجْرِ ثِنْتَيْنِ

عبد اللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز (علاوہ فرض) کے متعلق سوال کیا۔ تو انہوں نے دو رکعت ظہر سے قبل اور دو ظہر کے بعد اور دو مغرب کے بعد اور دو عشاء کے بعد اور دو صبح کی نماز سے قبل بتلائیں۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کا ذکر

حدیث 267

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ عَاصِمَ بْنَ ضَمْرَةَ يَقُولُ سَأَلْنَا عَلِيًّا عَنْ صَلاةِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم مِنَ النَّهَارِ فَقَالَ إِنَّكُمْ لا تُطِيقُونَ ذَلِكَ قَالَ فَقُلْنَا مَنْ أَطَاقَ ذَلِكَ مِنَّا صَلَّى فَقَالَ كَانَ إِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ مِنْ هَهُنَا كَهَيْئَتِهَا مِنْ هَهُنَا عِنْدَ الْعَصْرِ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَإِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ مِنْ هَهُنَا كَهَيْئَتِهَا مِنْ هَهُنَا عِنْدَ الظُّهْرِ صَلَّى أَرْبَعًا وَيُصَلِّي قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَقَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعًا يَفْصِلُ بَيْنَ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ بِالتَّسْلِيمِ عَلَى الْمَلائِكَةِ الْمُقَرَّبِينَ وَالنَّبِيِّينَ وَمَنْ تَبِعَهُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ

عاصم بن ضمرہ کہتے ہیں کہ ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز (علاوہ فرض) کے متعلق استفسار کیا۔ جن کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم دن میں پڑھتے تھے (رات کے نوافل) یعنی تہجد وغیرہ ان کو پہلے سے معلوم ہوں گی۔ تہجد کی روایات بالخصوص کثرت سے منقول اور مشہور ہے) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم اس کی طاقت کہاں رکھ سکتے ہو (یعنی جس اہتمام وانتظام اور خشوع وخضوع سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے وہ کہاں ہو سکتا ہے اس سے مقصود تنبیہ تھی کہ محض سوال اور تحقیق سے کیا فائدہ؟ جب تک عمل کی سعی نہ ہو۔ ہم نے عرض کیا کہ جو طاقت رکھ سکتا ہو گا وہ پڑھے گا۔ اور طاقت نہیں رکھے گا وہ معلوم کرلے گا۔ تا کہ دوسروں کو بتلاسکے اور خود عمل کرنے کی کوشش کرے. اس پر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ صبح کے وقت جب آفتاب آسمان پر اتنا اوپر چڑھ جاتا جتنا اوپر عصر کی نماز کے وقت ہوتا ہے اس وقت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعت (صلوۃ الاشراق) پڑھتے تھے اور جب مشرق کی طرف اس قدر اوپر ہو جاتا جس قدر ظہر کی نماز کے وقت مغرب کی طرف ہوتا ہے، تو اس وقت چار رکعت (چاشت کی نماز جس کا مفصل ذکر دوسرے باب میں آرہا ہے) پڑھتے تھے۔ ظہر سے قبل چار رکعت پڑھتے تھے اور ظہر کے بعد دو رکعت (یہ چھ رکعتیں سنت مؤکدہ ہیں) اور عصر سے قبل چار رکعت پڑھتے تھے چار رکعت کے درمیان بیٹھ کر ملائکہ مقربین اور انبیاء مومنین پر سلام بھیجتے تھے۔

چاشت کی نماز

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

چاشت کی نماز

حدیث 268

حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَزِيدَ الرِّشْكِ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاذَةَ قَالَتْ قُلْتُ لِعَائِشَةَ أَكَانَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم يُصَلِّي الضُّحَى قَالَتْ نَعَمْ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ وَيَزِيدُ مَا شَاءَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ

معاذہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کیا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کی نماز پڑھتے تھے۔ انہوں

نے فرمایا کہ ہاں چار رکعت (کم سے کم) پڑھتے تھے اور اس سے زائد جتنا چاہتے پڑھ لیتے۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

چاشت کی نماز

حدیث 269

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّی قَالَ حَدَّثَنِي حَكِيمُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الزِّيَادِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ الرَّبِيعِ الزِّيَادِيُّ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صلی الله علیه وسلم كَانَ يُصَلِّي الضُّحَی سِتَّ رَكَعَاتٍ

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم صلوۃ والضحی یعنی چاشت کی چھ رکعات پڑھا کرتے تھے۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

چاشت کی نماز

حدیث 270

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّی قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَی قَالَ مَا أَخْبَرَنِي أَحَدٌ أَنَّهُ رَأَی النَّبِيَّ صلی الله علیه وسلم يُصَلِّي الضُّحَی إِلا أُمُّ هَانِئٍ فَإِنَّهَا حَدَّثَتْ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلی الله علیه وسلم دَخَلَ بَيْتَهَا يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ فَاغْتَسَلَ فَسَبَّحَ ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ مَا رَأَيْتُهُ صلی الله علیه وسلم صَلَّی صَلاةً قَطُّ أَخَفَّ مِنْهَا غَيْرَ أَنَّهُ كَانَ يُتِمُّ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ

عبد الرحمن ایک تابعی کہتے ہیں کہ مجھے حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا کے سوا اور کسی نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صلوۃ الضحیٰ

کی خبر نہیں پہنچائی۔ البتہ حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا نے یہ فرمایا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اس روز جس دن مکہ مکرمہ فتح ہوا تھا ان کے مکان پر تشریف لے گئے اور غسل فرما کر آٹھ رکعات نماز پڑھی، میں نے ان آٹھ رکعات سے زیادہ مختصر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کبھی کوئی نماز نہیں دیکھی۔ لیکن باوجود مختصر ہونے کے رکوع، سجود پورے پورے فرمارہے تھے۔ یہ نہیں کہ مختصر ہونے کی وجہ سے رکوع اور سجدے ناقص ہوں۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

چاشت کی نماز

حدیث 271

حدثنا ابن أبي عمر حدثنا وكيع حدثنا كهمس بن الحسن عن عبد الله بن شقيق قال قلت لعائشة أكان النبي صلى الله عليه وسلم يصلي الضحى قالت لا إلا يجيئ من مغيبه

عبد اللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صلوۃ الضحیٰ پڑھتے تھے ؟ انہوں نے یہ فرمایا کہ معمولا تو نہیں پڑھتے تھے ہاں سفر سے جب لوٹتے تو ضرور پڑھتے۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

چاشت کی نماز

حدیث 272

حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ مَرْزُوقٍ عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ

الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم يُصَلِّي الضُّحَى حَتَّى نَقُولَ لا يَدَعُهَا وَيَدَعُهَا حَتَّى نَقُولَ لا يُصَلِّيهَا

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ صلوۃ الضُحیٰ کبھی تو اس قدر اہتمام سے پڑھتے تھے کہ ہم لوگوں کا یہ خیال ہوتا تھا کہ اب کبھی نہیں چھوڑیں گے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کبھی (فرض ہونے کے خوف سے یا کسی اور مصلحت سے) ایسا ترک فرماتے تھے کہ ہم یہ سمجھتے تھے کہ بالکل چھوڑ دی اب کبھی نہیں پڑھیں گے۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

چاشت کی نماز

حدیث 273

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ عَنْ هُشَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ عَنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ سَهْمِ بْنِ مِنْجَابٍ عَنْ قَرْثَعٍ الضَّبِّيِّ أَوْ عَنْ قَزَعَةَ عَنْ قَرْثَعٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الأَنْصَارِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم كَانَ يُدْمِنُ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ عِنْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّكَ تُدْمِنُ هَذِهِ الأَرْبَعَ رَكَعَاتٍ عِنْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ فَقَالَ إِنَّ أَبْوَابَ السَّمَاءِ تُفْتَحُ عِنْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ فَلا تُرْتَجُ حَتَّى تُصَلَّى الظُّهْرُ فَأُحِبُّ أَنْ يَصْعَدَ لِي فِي تِلْكَ السَّاعَةِ خَيْرٌ قُلْتُ أَفِي كُلِّهِنَّ قِرَائَةٌ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ هَلْ فِيهِنَّ تَسْلِيمٌ فَاصِلٌ قَالَ لا حدثنا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ عَنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ سَهْمِ بْنِ مِنْجَابٍ عَنْ قَزَعَةَ عَنْ قَرْثَعٍ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الأَنْصَارِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم نَحْوَهُ

ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ زوال کے وقت چار رکعت پڑھتے تھے میں نے عرض کیا کہ آپ ان چار رکعتوں کا بڑا اہتمام فرماتے ہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آسمان کے دروازے زوال کے وقت سے ظہر کی نماز تک کھلے رہتے ہیں میرا دل چاہتا ہے کہ میرا کوئی کار خیر اس وقت آسمان پر پہنچ جائے میں نے عرض کیا کہ ان کی ہر رکعت میں قرات کی جائے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں قرات کی جائے میں نے عرض کیا کہ ان میں دو رکعت پر سلام پھیرا جائے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہیں چاروں رکعات ایک ہی سلام سے ہونی چاہیں۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

چاشت کی نماز

حدیث 274

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ أَبِي الْوَضَّاحِ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيِّ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ السَّائِبِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يُصَلِّي أَرْبَعًا بَعْدَ أَنْ تَزُولَ الشَّمْسُ قَبْلَ الظُّهْرِ وَقَالَ إِنَّهَا سَاعَةٌ تُفْتَحُ فِيهَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ فَأُحِبُّ أَنْ يَصْعَدَ لِي فِيهَا عَمَلٌ صَالِحٌ

عبد اللہ بن سائب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم زوال کے بعد ظہر سے قبل چار رکعت پڑھتے تھے اور یہ فرمایا کرتے تھے کہ اس وقت میں آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں میرا دل چاہتا ہے کہ میرا کوئی عمل صالح اس وقت بارگاہ عالی تک پہنچے۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

چاشت کی نماز

حدیث 275

حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ يَحْيَى بْنُ خَلَفٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيُّ عَنْ مِسْعَرِ بْنِ كِدَامٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا وَذَكَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يُصَلِّيهَا عِنْدَ الزَّوَالِ وَيَمُدُّ فِيهَا

حضرت علی رضی اللہ عنہ ظہر سے قبل چار رکعت پڑھتے تھے اور یہ فرمایا کرتے تھے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ بھی ان چار رکعت کو پڑھتے تھے اور ان میں طویل قرات پڑھتے تھے۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے نوافل گھر میں پڑھنے کا ذکر

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے نوافل گھر میں پڑھنے کا ذکر

حدیث 276

حَدَّثَنَا عَبَّاسٌ الْعَنْبَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنِ الْعَلَائِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ حَرَامِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنِ الصَّلَاةِ فِي بَيْتِي وَالصَّلَاةِ فِي الْمَسْجِدِ قَالَ قَدْ تَرَى مَا أَقْرَبَ بَيْتِي مِنَ الْمَسْجِدِ فَلَأَنْ أُصَلِّيَ فِي بَيْتِي أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُصَلِّيَ فِي الْمَسْجِدِ إِلا أَنْ تَكُونَ صَلَاةً مَكْتُوبَةً

عبد اللہ بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ نوافل مسجد میں پڑھنا افضل ہے یا گھر میں؟ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم دیکھتے ہو کہ میرا گھر مسجد سے کتنا قریب ہے۔ (جس کی وجہ سے مسجد میں آنے میں کسی قسم کی دقت یا رکاوٹ نہیں ہوتی۔ (لیکن اس کے باوجود) فرائض کے علاوہ مجھے اپنے گھر میں نماز پڑھنا مسجد سے زیادہ پسند ہے۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے روزوں کا ذکر

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے روزوں کا ذکر

حدیث 277

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صِيَامِ رَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَتْ كَانَ يَصُومُ حَتَّى نَقُولَ قَدْ صَامَ وَيُفْطِرُ حَتَّى نَقُولَ قَدْ أَفْطَرَ قَالَتْ وَمَا صَامَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم شَهْرًا كَامِلا مُنْذُ قَدِمَ الْمَدِينَةَ إِلا رَمَضَانَ

عبد اللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے روزے رکھنے کے متعلق پوچھا انہوں نے فرمایا کہ کبھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم متواتر روزے رکھتے کہ ہمارا یہ خیال ہوتا کہ اس ماہ میں افطار ہی نہیں فرمائیں گے اور کبھی ایسا مسلسل افطار فرماتے تھے کہ ہمارا یہ خیال ہوتا کہ اس ماہ میں روزہ ہی نہیں رکھیں گے۔ لیکن مدینہ منورہ تشریف آوری کے بعد سے رمضان المبارک کے علاوہ کسی تمام ماہ کے روزے نہیں رکھے (ایسے ہی کسی ماہ کو کامل افطار گزار دیا ہو یہ بھی نہیں کیا۔ (کمافی ابی داؤد) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے اس معمول کے متعلق کسی قدر تفصیل اگلی حدیث میں آئے گی۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے روزوں کا ذکر

حدیث 278

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ صَوْمِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ كَانَ يَصُومُ مِنَ الشَّهْرِ حَتَّى نَرَى أَنْ لا يُرِيدَ أَنْ يُفْطِرَ مِنْهُ وَيُفْطِرُ مِنْهُ حَتَّى نَرَى أَنْ لا يُرِيدَ أَنْ يَصُومَ

مِنْهُ شَيْئًا وَكُنْتَ لا تَشَائُ أَنْ تَرَاهُ مِنَ اللَّيْلِ مُصَلِّيًا إِلا رَأَيْتَهُ مُصَلِّيًا وَلا نَائِمًا إِلا رَأَيْتَهُ نَائِمًا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کسی نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ کے روزوں کے متعلق پوچھا، انہوں نے فرمایا کہ عادت شریفہ اس میں مختلف تھی کسی ماہ میں تو اتنی کثرت سے روزے رکھتے تھے جس سے یہ خیال ہو جاتا ہے کہ اس میں افطار فرمانے کا ارادہ ہی نہیں ہے اور کسی ماہ میں ایسا مسلسل افطار فرماتے تھے۔ جس سے ہم یہ سمجھتے کہ اس ماہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا روزوں کا ارادہ ہی نہیں ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت شریفہ یہ بھی تھی کہ اگر تم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو رات کو سوتا ہوا دیکھنا چاہو تو یہ بھی مل جاتا ہے اور اگر نماز پڑھتا ہوا دیکھنا چاہو تو یہ بھی میسر ہو جاتا۔

باب :   حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے روزوں کا ذکر

حدیث   279

حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بِشْرٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم يَصُومُ حَتَّى نَقُولَ مَا يُرِيدُ أَنْ يُفْطِرَ مِنْهُ وَيُفْطِرُ حَتَّى نَقُولَ مَا يُرِيدُ أَنْ يَصُومَ مِنْهُ وَمَا صَامَ شَهْرًا كَامِلا مُنْذُ قَدِمَ الْمَدِينَةَ إِلا رَمَضَانَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ عادت شریفہ مروی ہے کہ کسی ماہ میں اکثر حصہ روزہ رکھتے تھے جس سے ہمارا خیال ہوتا تھا کہ اس میں افطار کا ارادہ نہیں اور کسی ماہ میں اکثر ہی ایسے افطار فرماتے تھے جس سے ہمیں خیال ہوتا کہ اس میں روزہ نہیں رکھیں گے، لیکن کسی ماہ میں بجز رمضان المبارک کے تمام ماہ روزہ نہیں رکھتے تھے۔

باب :   حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حدیث 280

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم يَصُومُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ إِلا شَعْبَانَ وَرَمَضَانَ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ وَهَكَذَا قَالَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ وَرَوَى هَذَا الْحَدِيثَ غَيْرُ وَاحِدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم وَيُحْتَمَلُ أَنْ يَكُونَ أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَدْ رَوَى الْحَدِيثَ عَنْ عَائِشَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ جَمِيعًا عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ کو رمضان و شعبان کے سوا دو ماہ کامل روزے رکھتے نہیں دیکھا۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے روزوں کا ذکر

حدیث 281

حَدَّثَنَا هَنَّادٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمْ أَرَ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَصُومُ فِي شَهْرٍ أَكْثَرَ مِنْ صِيَامِهِ لِلَّهِ فِي شَعْبَانَ كَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ إِلا قَلِيلا بَلْ كَانَ يَصُومُهُ كُلَّهُ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو (رمضان کے علاوہ) شعبان سے زیادہ کسی ماہ میں روزے رکھتے نہیں دیکھا۔ شعبان کے اکثر حصہ میں آپ روزے رکھتے تھے، بلکہ (قریب قریب) تمام مہینہ کے روزے رکھتے تھے۔

باب :   حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے روزوں کا ذکر

حدیث   282

حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ دِينَارٍ الْكُوفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى وَطَلْقُ بْنُ غَنَّامٍ عَنْ شَيْبَانَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرِّ بْنُ حُبَيْشٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صلی الله علیه وسلم يَصُومُ مِنْ غُرَّةِ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَقَلَّمَا كَانَ يُفْطِرُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ ہر مہینہ کے شروع میں تین دن روزہ رکھا کرتے تھے اور جمعہ کے دن بہت کم افطار فرماتے تھے۔

باب :   حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے روزوں کا ذکر

حدیث   283

حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ رَبِيعَةَ الْجُرَشِيِّ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صلی الله علیه وسلم يَتَحَرَّى صَوْمَ الاثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پیر جمعرات کے روزہ کا اکثر اہتمام فرماتے تھے۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے روزوں کا ذکر

حدیث 284

حَدَّثَنَا أَبُو مُصْعَبٍ الْمَدِينِيُّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَصُومُ فِي شَهْرٍ أَكْثَرَ مِنْ صِيَامِهِ فِي شَعْبَانَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ شعبان سے زیادہ کسی ماہ میں روزے نہیں رکھتے تھے۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے روزوں کا ذکر

حدیث 285

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ تُعْرَضُ الأَعْمَالُ يَوْمَ الاثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ فَأُحِبُّ أَنْ يُعْرَضَ عَمَلِي وَأَنَا صَائِمٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اعمال پیر اور جمعرات کے دن حق تعالیٰ شانہ کی عالی بارگاہ میں پیش ہوتے ہیں میرا دل چاہتا ہے کہ میرے اعمال روزہ کی حالت میں پیش ہوں۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حدیث 286

حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ وَمُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم يَصُومُ مِنَ الشَّهْرِ السَّبْتَ وَالأَحَدَ وَالاثْنَيْنِ وَمِنَ الشَّهْرِ الآخَرِ الثُّلاثَاءَ وَالأَرْبَعَاءَ وَالْخَمِيسَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم (کبھی) ہر مہینہ کے تین روزے اس طرح بھی رکھتے تھے کہ ایک مہینہ میں ہفتہ، اتوار، پیر کو روزہ رکھ لیتے اور دوسرے ماہ میں منگل، بدھ، جمعرات کو۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے روزوں کا ذکر

حدیث 287

حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ عَاشُورَاءُ يَوْمًا تَصُومُهُ قُرَيْشٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَصُومُهُ فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ صَامَهُ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ فَلَمَّا افْتُرِضَ رَمَضَانُ كَانَ رَمَضَانُ هُوَ الْفَرِيضَةُ وَتُرِكَ عَاشُورَاءُ فَمَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ عاشورہ کا روزہ زمانہ جاہلیت میں قریش رکھا کرتے تھے اور حضور اکرم صلی اللہ بھی (ہجرت سے) قبل تطوعاً رکھ لیا کرتے تھے (لیکن ہجرت کے بعد) جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو خود بھی (اہتمام سے) رکھا اور امت کو بھی (وجوباً) حکم فرمایا۔ مگر جب رمضان المبارک نازل ہوا تو وہی فرض روزہ بن گیا اور عاشورہ کی فرضیت منسوخ ہو گئی (اب استحباب باقی ہے جس کا دل چاہے رکھے اور جس کا دل چاہے نہ رکھے)۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے روزوں کا ذکر

حدیث 288

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ أَكَانَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَخُصُّ مِنَ الأَيَامِ شَيْئًا قَالَتْ كَانَ عَمَلُهُ دِيمَةً وَأَيُّكُمْ يُطِيقُ مَا كَانَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم يُطِيقُ

علقمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کیا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ایام کو عبادت کے لئے مخصوص فرمایا کرتے تھے، انہوں نے فرمایا کہ (نہیں) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اعمال دائمی ہوتے تھے تم میں سے اس بات کی کون طاقت رکھتا ہے جس کی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم طاقت رکھتے تھے۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے روزوں کا ذکر

حدیث 289

حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَعِنْدِي امْرَأَةٌ فَقَالَ مَنْ هَذِهِ قُلْتُ فُلانَةُ لا تَنَامُ اللَّيْلَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَلَيْكُمْ مِنَ الأَعْمَالِ مَا تُطِيقُونَ فَوَاللهِ لا يَمَلُّ اللهُ حَتَّى تَمَلُّوا وَكَانَ أَحَبَّ ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم الَّذِي

يَدُومُ عَلَيْهِ صَاحِبُهُ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ تشریف لائے تو میرے پاس ایک عورت بیٹھی ہوئی تھی۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ یہ کون ہے؟ میں نے عرض کیا کہ فلانی عورت ہے جو رات بھر نہیں سوتیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نوافل اس قدر اختیار کرنے چاہییں جن کا تحمل ہو سکے، حق تعالیٰ جل شانہ ثواب دینے سے نہیں گھبراتے، یہاں تک کہ تم عمل کرنے سے گھبرا جاؤ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ کو وہی عمل زیادہ پسند تھا جس پر آدمی نباہ کر سکے۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے روزوں کا ذکر

حدیث 290

حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الرِّفَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ وَأُمَّ سَلَمَةَ أَيُّ الْعَمَلِ كَانَ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم قَالَتَا مَا دِيمَ عَلَيْهِ وَإِنْ قَلَّ

ابو صالح رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک کون سا عمل زیاد پسند تھا؟ دونوں نے یہ جواب دیا کہ جس عمل پر مداومت کی جائے خواہ کتنا ہی کم ہو۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے روزوں کا ذکر

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ قَيْسٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَاصِمَ بْنَ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ عَوْفَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَيْلَةً فَاسْتَاكَ ثُمَّ تَوَضَّأَ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي فَقُمْتُ مَعَهُ فَبَدَأَ فَاسْتَفْتَحَ الْبَقَرَةَ فَلَا يَمُرُّ بِآيَةِ رَحْمَةٍ إِلَّا وَقَفَ فَسَأَلَ وَلَا يَمُرُّ بِآيَةِ عَذَابٍ إِلَّا وَقَفَ فَتَعَوَّذَ ثُمَّ رَكَعَ فَمَكَثَ رَاكِعًا بِقَدْرِ قِيَامِهِ وَيَقُولُ فِي رُكُوعِهِ سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوتِ وَالْمَلَكُوتِ وَالْكِبْرِيَائِ وَالْعَظَمَةِ ثُمَّ سَجَدَ بِقَدْرِ رُكُوعِهِ وَيَقُولُ فِي سُجُودِهِ سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوتِ وَالْمَلَكُوتِ وَالْكِبْرِيَائِ وَالْعَظَمَةِ ثُمَّ قَرَأَ آلَ عِمْرَانَ ثُمَّ سُورَةً سُورَةً يَفْعَلُ مِثْلَ ذَلِكَ فی کل رکعة

عوف بن مالک کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک کون سا عمل زیادہ پسند تھا؟ دونوں نے یہ جواب دیا کہ جس عمل پر مداومت کی جائے خواہ کتنا ہی کم ہو۔ کہتے ہیں کہ میں ایک شب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسواک فرمائی پھر وضو فرمایا پھر نماز کی نیت باندھ لی، میں نے بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اقتداء کیا اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ بقرہ شروع فرمائی اور جب آیت رحمت پر گزرتے وہاں وقفہ فرما کر حق تعالیٰ جل شانہ سے رحمت کا سوال فرماتے اور ایسے ہی جب آیت عذاب پر گزرتے وہاں وقفہ فرما کر حق تعالیٰ شانہ سے اس عذاب سے پناہ مانگتے۔ پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تقریباً اتنی ہی دیر رکوع فرمایا رکوع میں سبحان ذی الجبروت والملکوت والکبریاء والعظمۃ یہ دعا پڑھتے رہے پاک ہے وہ ذات جو حکومت اور سلطنت والی نہایت بزرگی اور عظمت وبڑائی والی ہے۔ پھر رکوع ہی کی مقدار کے موافق سجدہ کیا اور اس میں بھی یہی دعا پڑھی (پھر دوسری رکعت میں) سورہ آل عمران اور اسی طرح (ایک ایک رکعت میں) ایک ایک سورۃ پڑھتے تھے۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی قرائت کا ذکر

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حدیث 292

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ مَمْلَكٍ أَنَّهُ سَأَلَ أُمَّ سَلَمَةَ عَنْ قِرَائَةِ رَسُولِ اللهِ صلی الله علیه وسلم فَإِذَا هِيَ تَنْعَتُ قِرَائَةً مُفَسَّرَةً حَرْفًا حَرْفًا

یعلی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ام سلمہ ام المؤمنین سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قرات کی کیفیت پوچھی انہوں نے ایک ایک حرف علیحدہ علیحدہ صاف صاف کیفیت بتائی۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی قرائت کا ذکر

حدیث 293

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قُلْتُ لأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ كَيْفَ كَانَتْ قِرَائَةُ رَسُولِ اللهِ صلی الله علیه وسلم فَقَالَ مَدًّا

قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قرات کی کیفیت پوچھی تو انہوں نے فرمایا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ (مدوالے حروف کو) مد کے ساتھ کھینچ کر پڑھتے تھے۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی قرائت کا ذکر

حدیث 294

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الأُمَوِيُّ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم يُقَطِّعُ قِرَائَتَهُ يَقُولُ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ثُمَّ يَقِفُ ثُمَّ يَقُولُ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ثُمَّ يَقِفُ وَكَانَ يَقْرَأُ مَلِكِ يَوْمِ الدِّينِ

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ تلاوت میں ہر آیت کو جدا جدا کر کے علیحدہ علیحدہ اس طرح پڑھتے کہ الحمدللہ رب العلمین پر ٹھہرتے پھر الرحمن الرحیم پر وقف کرتے پھر ملک یوم الدین پڑھتے۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی قرائت کا ذکر

حدیث 295

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَيْسٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ قِرَائَةِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم أَكَانَ يُسِرُّ بِالْقِرَائَةِ أَمْ يَجْهَرُ قَالَتْ كُلُّ ذَلِكَ قَدْ كَانَ يَفْعَلُ قَدْ كَانَ رُبَّمَا أَسَرَّ وَرُبَّمَا جَهَرَ فَقُلْتُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ فِي الأَمْرِ سَعَةً

عبد اللہ بن ابی قیس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم قرآن شریف آہستہ پڑھتے تھے یا پکار کر انہوں نے فرمایا کہ دونوں طرح معمول تھا میں نے کہا الحمد للہ اللہ کا شکر واحسان ہے جس نے ہر طرح سہولت عطا فرمائی (کہ بمقتضائے وقت جیسا مناسب ہو آواز سے یا آہستہ اسی طرح پڑھ سکے)۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حدیث 296

حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلانَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ أَبِي الْعَلاءِ الْعَبْدِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ جَعْدَةَ عَنْ أُمِّ هَانِئٍ قَالَتْ كُنْتُ أَسْمَعُ قِرَائَةَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم بِاللَّيْلِ وَأَنَا عَلَى عَرِيشِي

حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم (مسجد حرام میں قرآن شریف پڑھتے تھے اور میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) کے پڑھنے کی آوازرات کو اپنے گھر کی چھت پر سے سنا کرتی تھی۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی قرائت کا ذکر

حدیث 297

حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ مُغَفَّلٍ يَقُولُ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم عَلَى نَاقَتِهِ يَوْمَ الْفَتْحِ وَهُوَ يَقْرَأُ إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا لِيَغْفِرَ لَكَ اللهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ قَالَ فَقَرَأَ وَرَجَّعَ قَالَ وَقَالَ مُعَاوِيَةُ بْنُ قُرَّةَ لَوْلا أَنْ يَجْتَمِعَ النَّاسُ عَلَيَّ لأَخَذْتُ لَكُمْ فِي ذَلِكَ الصَّوْتِ أَوْ قَالَ اللَّحْنِ

عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو فتح مکہ کے دن انا فتحنا لک فتحا مبینا لیغفر لک اللہ ماتقدم من ذنبک وما تاخر پڑھتے دیکھا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ترجیع کے ساتھ پڑھ رہے تھے۔ معاویہ بن قرۃ (جو اس حدیث کے ایک راوی ہیں وہ) کہتے ہیں کہ اگر لوگوں کے جمع ہو جانے کا ڈر نہ ہوتا تو میں اس لہجہ میں پڑھ کر سناتا۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی قرائت کا ذکر

حدیث 298

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا نُوحُ بْنُ قَيْسٍ الْحُدَّانِيُّ عَنْ حُسَامِ بْنِ مِصَكٍّ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ مَا بَعَثَ اللَّهُ نَبِيًّا إِلا حَسَنَ الْوَجْهِ حَسَنَ الصَّوْتِ وَكَانَ نَبِيُّكُمْ صلی اللہ علیہ وسلم حَسَنَ الْوَجْهِ حَسَنَ الصَّوْتِ وَكَانَ لا يُرَجِّعُ

قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حق تعالیٰ جل شانہ نے ہر نبی کو حسین صورت اور حسین آواز والا مبعوث فرمایا ہے۔ اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حسین صورت اور جمیل آواز والے تھے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم قرآن شریف (گانے والوں کی طرح) آواز بنا کر نہیں پڑھتے تھے۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی قرائت کا ذکر

حدیث 299

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتْ قِرَائَةُ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم رُبَّمَا يَسْمَعُهَا مَنْ فِي الْحُجْرَةِ وَهُوَ فِي الْبَيْتِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی قرات کی آواز (صرف اس قدر بلند ہوتی تھی کہ) آپ اگر کوٹھڑی میں پڑھتے تو صحن والے سن لیتے تھے۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی گریہ وزاری کا ذکر

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی گریہ وزاری کا ذکر

حدیث 300

حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارِكِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ مُطَرِّفٍ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ الشِّخِّيرِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم وَهُوَ يُصَلِّي وَلِجَوْفِهِ أَزِيزٌ كَأَزِيزِ الْمِرْجَلِ مِنَ الْبُكَاءِ

عبد اللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے اور رونے کی وجہ سے آپ کے سینہ سے ایسی آواز نکل رہی تھی جیسے ہنڈیا کا جوش ہوتا۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی گریہ وزاری کا ذکر

حدیث 301

حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم اقْرَأْ عَلَيَّ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أُنْزِلَ قَالَ إِنِّي أُحِبُّ أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي فَقَرَأْتُ سُورَةَ النِّسَاءِ حَتَّى بَلَغْتُ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيدًا قَالَ فَرَأَيْتُ عَيْنَيْ رَسُولِ اللهِ تَهْمِلَانِ

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ ارشاد فرمایا کہ قرآن شریف سناؤ (شاید حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لئے ارشاد فرمایا ہو کہ بہت سی وجوہ اس کی ہو سکتی ہیں مثلا یہی کہ قرآن شریف سننے کی سنت بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل سے ثابت ہو جائے) میں نے عرض کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم آپ ہی پر تو نازل ہوا ہے اور آپ ہی کو سناؤں۔ (شاید ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو یہ خیال ہوا کہ سنان تبلیغ اور یاد کرانے کے واسطے ہوتا ہے) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میرا دل چاہتا ہے کہ دوسرے سے سنوں۔ میں نے امتثال حکم میں سنانا شروع کیا اور سورہ نساء (جو چوتھے پارہ کے پونے سے شروع ہوتی ہے) پڑھنا شروع کی اور جب اس آیت پر پہنچا فکیف اذا جئنا من کل امۃ بشہید وجئنا بک علی ھٰؤلآء شہیدا۔ تو میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ کے چہرہ مبارک کی طرف دیکھا کہ دونوں آنکھیں گریہ کی وجہ سے بہہ رہی تھیں۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی گریہ وزاری کا ذکر

حدیث 302

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَطَائِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ انْكَسفَتِ الشَّمْسُ يَوْمًا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم فَقَامَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم يُصَلِّي حَتَّى لَمْ يَكَدْ يَرْكَعُ ثُمَّ رَكَعَ فَلَمْ يَكَدْ يَرْفَعُ رَأْسَهُ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَلَمْ يَكَدْ أَنْ يَسْجُدَ ثُمَّ سَجَدَ فَلَمْ يَكَدْ أَنْ يَرْفَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَلَمْ يَكَدْ أَنْ يَسْجُدَ ثُمَّ سَجَدَ فَلَمْ يَكَدْ أَنْ يَرْفَعَ رَأْسَهُ فَجَعَلَ يَنْفُخُ وَيَبْكِي وَيَقُولُ رَبِّ أَلَمْ تَعِدْنِي أَنْ لا تُعَذِّبَهُمْ وَأَنَا فِيهِمْ رَبِّ أَلَمْ تَعِدْنِي أَنْ لا تُعَذِّبَهُمْ وَهُمْ يَسْتَغْفِرُونَ وَنَحْنُ نَسْتَغْفِرُكَ فَلَمَّا صَلَّى رَكْعَتَيْنِ انْجَلَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ فَحَمِدَ اللهَ تَعَالَى وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللهِ لا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلا لِحَيَاتِهِ فَإِذَا انْكَسَفَا فَافْزَعُوا إِلَى ذِكْرِ اللهِ تَعَالَى

عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک مرتبہ سورج گرہن ہوا۔ (یہ قصہ جمہور

کے نزدیک اہجری کا ہے) حضور اقدس صلی اللہ مسجد میں تشریف لے گئے اور نماز شروع فرما کر اتنی دیر تک کھڑے رہے۔ گویا رکوع کرنے کا ارادہ ہی نہیں ہے (دوسری روایت میں ہے کہ سورہ بقرہ پڑھی تھی) اور پھر رکوع اتنا طویل کیا کہ گویا رکوع سے اٹھنے کا ارادہ ہی نہیں پھر ایسے ہی رکوع کے بعد سر اٹھا کر قومہ میں بھی اتنی دیر تک کھڑے رہے گویا سجدہ کرنا ہی نہیں ہے پھر سجدہ کیا اور اس میں بھی سر مبارک زمین پر اتنی دیر تک رکھے رہے گویا سر مبارک اٹھانا ہی نہیں اسی طرح سجدہ سے اٹھ کر جلسہ اور پھر جلسہ کے بعد دوسرے سجدہ میں غرض ہر ہر رکن اس قدر طویل ہوتا تھا کہ گویا یہی رکن اخیر تک کیا جائے گا۔ دوسرا کوئی رکن نہیں ہے۔(اسی طرح دوسری رکعت پڑھی اور اخیر سجدہ میں) شدت غم اور جوش سے سانس لیتے تھے اور روتے تھے اور حق تعالیٰ شانہ کی بارگاہ عالی میں یہ عرض کرتے تھے کہ اے اللہ تو نے مجھ سے یہ وعدہ کیا تھا کہ میری موجودگی تک امت کو عذاب نہ ہو گا اے اللہ تو نے ہی یہ وعدہ کیا تھا کہ جب تک یہ لوگ استغفار کرتے رہیں گے عذاب نہیں ہو گا، اب ہم سب کے سب استغفار کرتے ہیں (حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد اس مضمون کی طرف اشارہ ہے جو کلام اللہ شریف میں نویں پارہ کے اخیر میں ہے وماکان اللہ لیعذبہم وانت فیہم وماکان اللہ معذبہم وہم یستغفرون اس آیت شریفہ کا ترجمہ یہ ہے کہ اللہ جل شانہ ایسا نہ کریں گے کہ ان لوگوں میں آپ کے موجود ہوتے ہوئے ان کو عذاب دیں اور اس حالت میں بھی ان کو عذاب نہ دیں گے کہ وہ استعغفار کرتے رہتے ہوں) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز سے فارغ ہوئے تو آفتاب نکل چکا تھا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بعد وعظ فرمایا جس میں اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کے بعد یہ مضمون فرمایا کہ شمس وقمر کسی کی موت یا حیات کی وجہ سے گہن نہیں ہوتے، بلکہ یہ حق تعالیٰ جل شانہ کی دو نشانیاں ہیں (جن سے حق سبحانہ اپنے بندوں کو عبرت دلاتے ہیں اور ڈراتے ہیں) جب یہ گہن ہو جایا کریں تو اللہ جل جلالہ کی طرف فوراً متوجہ ہو جایا کرو۔ اور استغفار و نماز شروع کر دیا کرو۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی گریہ وزاری کا ذکر

حدیث 303

حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَخَذَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم ابْنَةً لَهُ تَقْضِي فَاحْتَضَنَهَا فَوَضَعَهَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَمَاتَتْ وَهِيَ بَيْنَ يَدَيْهِ

وَصَاحَتْ أُمُّ أَيْمَنَ فَقَالَ يَعْنِي صلى الله عليه وسلم أَتَبْكِينَ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ فَقَالَتْ أَلَسْتُ أَرَاكَ تَبْكِي قَالَ إِنِّي لَسْتُ أَبْكِي إِنَّمَا هِيَ رَحْمَةٌ إِنَّ الْمُؤْمِنَ بِكُلِّ خَيْرٍ عَلَى كُلِّ حَالٍ إِنَّ نَفْسَهُ تُنْزَعُ مِنْ بَيْنِ جَنْبَيْهِ وَهُوَ يَحْمَدُ اللهَ تعالى

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک لڑکی قریب الوفات تھیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو گود میں اٹھایا اور اپنے سامنے رکھ لیا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ہی رکھے رکھے ان کی وفات ہو گئی ام ایمن (جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک باندی تھیں) چلا کر رونے لگیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا اللہ کے نبی کے سامنے ہی چلا کر رونا شروع کر دیا۔ (چونکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آنسو بھی ٹپک رہے تھے اس لئے انہوں نے عرض کیا کہ (حضور صلی اللہ علیہ وسلم) آپ بھی تو رو رہے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ رونا ممنوع نہیں یہ اللہ کی رحمت ہے (کہ بندوں کے قلوب کو نرم فرمائیں اور ان میں شفقت ورحمت کا مادہ عطا فرمائیں) پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن ہر حال میں خیر ہی میں رہتا ہے حتی کہ خود اس کا نفس نکالا جاتا ہے اور وہ حق تعالیٰ شانہ کی حمد کرتا ہے۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی گریہ وزاری کا ذکر

حدیث 304

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم قَبَّلَ عُثْمَانَ بْنَ مَظْعُونٍ وَهُوَ مَيِّتٌ وَهُوَ يَبْكِي أَوْ قَالَ عَيْنَاهُ تَهْرَاقَانِ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی پیشانی کو ان کی وفات کے بعد بوسہ دیا۔ اس وقت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آنسو ٹپک رہے تھے۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی گریہ وزاری کا ذکر

حدیث 305

حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو عَامِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ وَهُوَ ابْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ شَهِدْنَا ابْنَةً لِرَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم وَرَسُولُ اللَّهِ جَالِسٌ عَلَى الْقَبْرِ فَرَأَيْتُ عَيْنَيْهِ تَدْمَعَانِ فَقَالَ أَفِيكُمْ رَجُلٌ لَمْ يُقَارِفِ اللَّيْلَةَ قَالَ أَبُو طَلْحَةَ أَنَا قَالَ انْزِلْ فَنَزَلَ فِي قَبْرِهَا

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اپنی صاحبزادی (ام کلثوم رضی اللہ عنہا) کی قبر پر تشریف فرما تھے اور آپ کے آنسو جاری تھے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا کہ قبر میں وہ شخص اترے جس نے آج رات مجامعت نہ کی ہو۔

ان روایات کا ذکر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے بستر کے بارہ میں وارد ہوئی ہیں

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

ان روایات کا ذکر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے بستر کے بارہ میں وارد ہوئی ہیں

حدیث 306

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ إِنَّمَا كَانَ فِرَاشُ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم الَّذِي يَنَامُ عَلَيْهِ مِنْ أَدَمٍ حَشْوُهُ لِيفٌ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے سونے اور آرام فرمانے کا بستر چمڑے کا ہوتا تھا۔

جس میں کھجور کے درخت کی چھال بھری ہوئی تھی۔

ان روایات کا ذکر جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم

باب :   حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

ان روایات کا ذکر جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم

حدیث 307

حَدَّثَنَا أَبُو الْخَطَّابِ زِيَادُ بْنُ يَحْيَى الْبَصْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَيْمُونٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سُئِلَتْ عَائِشَةُ وَسُئِلَتْ حَفْصَةُ مَا كَانَ فِرَاشُ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم فِي بَيْتِكِ قَالَتْ مِسْحًا نَثْنِيهِ ثَنِيَّتَيْنِ فَيَنَامُ عَلَيْهِ فَلَمَّا كَانَ ذَاتَ لَيْلَةٍ قُلْتُ لَوْ ثَنَيْتَهُ أَرْبَعَ ثَنْيَاتٍ لَكَانَ أَوْطَأَ لَهُ فَثَنَيْنَاهُ لَهُ بِأَرْبَعِ ثَنْيَاتٍ فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ مَا فَرَشْتُمْ لِيَ اللَّيْلَةَ قَالَتْ قُلْنَا هُوَ فِرَاشُكَ إِلا أَنَّا ثَنَيْنَاهُ بِأَرْبَعِ ثَنْيَاتٍ قُلْنَا هُوَ أَوْطَأُ لَكَ قَالَ رُدُّوهُ لِحَالَتِهِ الأُولَى فَإِنَّهُ مَنَعَتْنِي وَطَائَتُهُ صَلاتِيَ اللَّيْلَةَ

امام محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کسی نے پوچھا کہ آپ کے یہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر کیسا تھا انہوں نے فرمایا کہ چمڑے کا تھا جس کے اندر کھجور کے درخت کی چھال بھری ہوئی تھی۔ حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کسی نے پوچھا کہ آپ کے گھر میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا بستر کیسا تھا انہوں نے بتایا کہ ایک ٹاٹ تھا جس کو دوہرا کر کے ہم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نیچے بچھا دیا کرتے تھے۔ ایک روز مجھے خیال ہوا کہ اس کو چوہرا کر کے بچھا دیا جائے تو زیادہ نرم ہو جائے گا میں نے ایسے ہی بچھا دیا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کو دریافت کیا کہ میرے نیچے رات کو کیا چیز بچھائی تھی ؟ میں نے عرض کیا کہ وہی روزمرہ کا بستر تھا رات کو اسے چوہرا کر دیا تھا کہ زیادہ نرم ہو جائے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کو پہلے ہی حال پر رہنے دو، اس کی نرمی رات کو مجھے تہجد سے مانع ہوئی۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

ان روایات کا ذکر جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم

حدیث 308

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَسَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم لا تُطْرُونِي كَمَا أَطْرَتِ النَّصَارَى ابْنَ مَرْيَمَ إِنَّمَا أَنَا عَبْدٌ فَقُولُوا عَبْدُ اللهِ وَرَسُولُهُ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا کہ میری تعریف میں مبالغہ حد سے افزوں نہ کرو جیسے نصاریٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعریف میں مبالغہ کیا (کہ اللہ کا بیٹا ہی بنا دیا) میں اللہ تعالیٰ کا بندہ ہوں اس لئے مجھے اللہ کا بندہ اور اس کا رسول کہو۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

ان روایات کا ذکر جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم

حدیث 309

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ امْرَأَةً جَائَتْ إِلَى النَّبِيِّ صلی الله عليه وسلم فَقَالَتْ لَهُ إِنَّ لِي إِلَيْكَ حَاجَةً فَقَالَ اجْلِسِي فِي أَيِّ طَرِيقِ الْمَدِينَةِ شِئْتِ أَجْلِسْ إِلَيْكِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کسی عورت نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ مجھے کچھ تخلیہ میں عرض کرنا ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی سڑک کے راستہ پر بیٹھ جائیں وہیں آ کر سن لوں گا۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

ان روایات کا ذکر جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم

حدیث 310

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ مُسْلِمٍ الْأَعْوَرِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صلی الله علیه وسلم يَعُودُ الْمَرِيضَ وَيَشْهَدُ الْجَنَائِزَ وَيَرْكَبُ الْحِمَارَ وَيُجِيبُ دَعْوَةَ الْعَبْدِ وَكَانَ يَوْمَ بَنِي قُرَيْظَةَ عَلَى حِمَارٍ مَخْطُومٍ بِحَبْلٍ مِنْ لِيفٍ وَعَلَيْهِ إِكَافٌ مِنْ لِيفٍ

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم مریضوں کی عیادت فرماتے تھے جنازوں میں شرکت فرماتے تھے گدھے پر سوار ہو جاتے تھے غلاموں کی دعوت قبول فرمالیتے تھے آپ بنو قریظہ کی لڑائی کے دن ایک گدھے پر سوار تھے جس کی لگام کھجور کے پھرٹوں کی اور کاٹھی بھی اس کی تھی۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

ان روایات کا ذکر جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم

حدیث 311

حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الْكُوفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صلی الله علیه وسلم يُدْعَى إِلَى خُبْزِ الشَّعِيرِ وَالإِهَالَةِ السَّنِخَةِ فَيُجِيبُ وَلَقَدْ كَانَ لَهُ دِرْعٌ عِنْدَ يَهُودِيٍّ فَمَا وَجَدَ مَا يَفُكُّهَا حَتَّى مَاتَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی جو کی روٹی اور کئی دن کی باسی پرانی چکنائی کی دعوت کی جاتی۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم (اس کو بھی بے تکلف) قبول فرمالیتے۔ آپ کی ایک زرہ ایک یہودی کے پاس رہن تھی۔ اخیر عمر تک حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس کے چھڑانے کے لائق دام نہیں ہوئے۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

ان روایات کا ذکر جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم

حدیث 312

حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلاَنَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ صَبِيحٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبَانَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ حَجَّ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم عَلَى رَحْلٍ رَثٍّ وَعَلَيْهِ قَطِيفَةٌ لا تُسَاوِي أَرْبَعَةَ دَرَاهِمَ فَقَالَ اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا لا رِيَاءَ فِيهِ وَلا سُمْعَةَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک پرانے پالان پر حج کیا۔ اس پر ایک کپڑا پڑا ہوا تھا جو چار درہم کا بھی نہیں ہو گا۔ (یہ بھی ممکن ہے کہ اس پر سے مراد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات والا ہو یعنی آپ معمولی سی چادر اوڑھے ہوئے تھے جو چار درہم کی بھی نہیں تھی بعض فضلائے درس کے نزدیک یہ مطلب زیادہ پسندیدہ ہے۔ لیکن بندہ ناچیز کے نزدیک پہلا مطلب زیادہ راجح ہے اور اس باب کی گیارہویں حدیث اس کی تائید کرتی ہے) اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا مانگ رہے تھے کہ یا اللہ اس حج کو ایسا حج فرمائیو جس میں ریا اور شہرت نہ ہو۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

ان روایات کا ذکر جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم

حدیث 313

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمْ يَكُنْ شَخْصٌ أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنْ رَسُولِ اللهِ صلی الله علیه وسلم قَالَ وَكَانُوا إِذَا رَأَوْهُ لَمْ يَقُومُوا لِمَا يَعْلَمُونَ مِنْ كَرَاهِيَتِهِ لِذَلِكَ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے نزدیک حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ محبوب کوئی شخص دنیا میں نہیں تھا اس کے باوجود پھر بھی وہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر اس لئے کھڑے نہیں ہوتے تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ پسند نہیں تھا۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

ان روایات کا ذکر جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم

حدیث 314

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ قَالَ حَدَّثَنَا جُمَيْعُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْعِجْلِيُّ قَالَ أَنْبَأَنَا رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ مِنْ وَلَدِ أَبِي هَالَةَ زَوْجِ خَدِيجَةَ يُكْنَى أَبَا عَبْدِ اللهِ عَنِ ابْنٍ لأَبِي هَالَةَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ سَأَلْتُ خَالِي هِنْدَ بْنَ أَبِي هَالَةَ وَكَانَ وَصَّافًا عَنْ حِلْيَةِ رَسُولِ اللهِ صلی الله علیه وسلم وَأَنَا أَشْتَهِي أَنْ يَصِفَ لِي مِنْهَا شَيْئًا فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صلی الله علیه وسلم قَالَ فَسَأَلْتُهُ عَنْ مَخْرَجِهِ كَيْفَ يَصْنَعُ فِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صلی الله علیه وسلم يَخْزِنُ لِسَانَهُ إِلا فِيمَا يَعْنِيهِ وَيُؤَلِّفُهُمْ وَلا يُنَفِّرُهُمْ وَيُكْرِمُ كَرِيمَ كُلِّ قَوْمٍ وَيُوَلِّيهِ عَلَيْهِمْ وَيُحَذِّرُ النَّاسَ وَيَحْتَرِسُ مِنْهُمْ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَطْوِيَ عَنْ أَحَدٍ مِنْهُمْ بِشْرَهُ وَخُلُقَهُ وَيَتَفَقَّدُ أَصْحَابَهُ وَيَسْأَلُ النَّاسَ عَمَّا فِي النَّاسِ وَيُحَسِّنُ الْحَسَنَ وَيُقَوِّيهِ وَيُقَبِّحُ الْقَبِيحَ وَيُوَهِّيهِ مُعْتَدِلُ الأَمْرِ غَيْرُ مُخْتَلِفٍ لا يَغْفُلُ مَخَافَةَ أَنْ يَغْفُلُوا أَوْ يَمِيلُوا لِكُلِّ حَالٍ عِنْدَهُ عَتَادٌ لا يُقَصِّرُ عَنِ الْحَقِّ وَلا يُجَاوِزُهُ الَّذِينَ يَلُونَهُ مِنَ النَّاسِ خِيَارُهُمْ أَفْضَلُهُمْ عِنْدَهُ أَعَمُّهُمْ نَصِيحَةً وَأَعْظَمُهُمْ عِنْدَهُ مَنْزِلَةً أَحْسَنُهُمْ مُوَاسَاةً

وَمُؤَازَرَةً قَالَ فَسَأَلْتُهُ عَنْ مَجْلِسِهِ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صلی الله علیه وسلم لا يَقُومُ وَلا يَجْلِسُ إِلا عَلَى ذِكْرٍ وَإِذَا انْتَهَى إِلَى قَوْمٍ جَلَسَ حَيْثُ يَنْتَهِي بِهِ الْمَجْلِسُ وَيَأْمُرُ بِذَلِكَ يُعْطِي كُلَّ جُلَسَائِهِ بِنَصِيبِهِ لا يَحْسَبُ جَلِيسُهُ أَنَّ أَحَدًا أَكْرَمُ عَلَيْهِ مِنْهُ مَنْ جَالَسَهُ أَوْ فَاوَضَهُ فِي حَاجَةٍ صَابَرَهُ حَتَّى يَكُونَ هُوَ الْمُنْصَرِفُ عَنْهُ وَمَنْ سَأَلَهُ حَاجَةً لَمْ يَرُدَّهُ إِلا بِهَا أَوْ بِمَيْسُورٍ مِنَ الْقَوْلِ قَدْ وَسِعَ النَّاسَ بَسْطُهُ وَخُلُقُهُ فَصَارَ لَهُمْ أَبًا وَصَارُوا عِنْدَهُ فِي الْحَقِّ سَوَاءً مَجْلِسُهُ مَجْلِسُ عِلْمٍ وَحِلْمٍ وَحَيَاءٍ وَأَمَانَةٍ وَصَبْرٍ لا تُرْفَعُ فِيهِ الأَصْوَاتُ وَلا تُؤْبَنُ فِيهِ الْحُرَمُ وَلا تُثْنَى فَلَتَاتُهُ مُتَعَادِلِينَ بَلْ كَانُوا يَتَفَاضَلُونَ فِيهِ بِالتَّقْوَى مُتَوَاضِعِينَ يُوَقِّرُونَ فِيهِ الْكَبِيرَ وَيَرْحَمُونَ فِيهِ الصَّغِيرَ وَيُؤْثِرُونَ ذَا الْحَاجَةِ وَيَحْفَظُونَ الْغَرِيبَ

حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے ماموں ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات اکثر بیان کرتے تھے اور مجھے ان کے سننے کا اشتیاق تھا تو انہوں نے میرے پوچھنے پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیہ شریف کا ذکر فرمایا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بلند پایہ وبلند مرتبہ تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ انور بدر کی طرح چمکتا تھا اور پورا حلیہ شریف (جیسا کہ شروع کتاب میں پہلے باب کی ساتویں حدیث میں مفصل گزر چکا ہے) بیان فرمایا امام حسن رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے (بعض وجوہ سے) اس حدیث کا امام حسین رضی اللہ عنہ سے ایک عرصہ تک ذکر نہیں کیا۔ ایک عرصہ کے بعد ذکر کیا تو معلوم ہوا کہ وہ مجھ سے پہلے اس حدیث کو سن چکے تھے اور صرف یہی نہیں کہ ماموں جان سے یہ حدیث سن لی ہو بلکہ والد صاحب حضرت علی رضی اللہ عنہ سے حضور اکرم صلی اللہ کے مکان میں تشریف لے جانے اور باہر تشریف لانے اور حضور اکرم صلی اللہ کا طرز وطریقہ بھی معلوم کر چکے تھے۔ چنانچہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مکان پر تشریف لے جانے کے حالات دریافت کیے تو آپ نے فرمایا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم مکان میں تشریف رکھنے کے وقت کو تین حصوں پر منقسم فرماتے تھے۔ ایک حصہ حق تعالیٰ شانہ کی عبادت میں خرچ فرماتے یعنی نماز وغیرہ پڑھتے تھے۔ دوسرا حصہ گھر والوں کے ادائے حقوق میں خرچ فرماتے تھے مثلاً ان سے ہنسنا بولنا بات کرنا ان کے حالات کی تحقیق کرنا تیسرا حصہ خاص اپنی ضروریات راحت و آرام کے لئے رکھتے تھے پھر اس اپنے والے حصہ کو بھی دو حصوں پر اپنے اور لوگوں کے درمیان تقسیم فرمادیتے۔ اس طرح کہ خصوصی حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس وقت میں داخل ہوتے ان خواص کے ذریعہ سے مضامین عوام تک پہنچتے۔ ان لوگوں سے کسی چیز کو اٹھا کر نہ رکھتے تھے (یعنی نہ دین کے امور میں نہ دنیوی منافع میں۔ غرض ہر قسم کا نفع بلا دریغ پہنچاتے تھے) امت کے اس حصہ میں آپ کا یہ طرز تھا کہ ان آنے والوں میں اہل فضل یعنی اہل علم و عمل کو حاضری کی اجازت میں ترجیح دیتے تھے۔ اس وقت کو ان کے فضلِ دینی کے لحاظ سے ان پر تقسیم فرماتے تھے بعض آنے والے ایک حاجت لے کر آتے اور بعض حضرات دو دو حاجتیں لے کر حاضر خدمت ہوتے اور بعض حضرات کئی کئی حاجتیں لے کر حاضر ہوتے۔ حضور

اکرم صلی اللہ ان کی تمام حاجتیں پوری فرمایا کرتے تھے اور ان کو ایسے امور میں مشغول فرماتے جو خود ان کی اور تمام امت کی اصلاح کے لئے مفید اور کار آمد ہوں مثلاً ان دینی امور کے بارے میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوالات کرنا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی طرف سے مناسب امور کی ان کو اطلاع فرمانا اور ان علوم و معارف کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ بھی فرمادیا کرتے تھے کہ جو لوگ یہاں موجود ہیں وہ ان مفید اور ضروری اصلاحی امور کو غائبین تک بھی پہنچا دیں اور نیز یہ بھی ارشاد فرمایا کرتے تھے کہ جو لوگ کسی عذر (پردہ یا دوری یا شرم یا رعب) کی وجہ سے مجھ سے اپنی ضرورتوں کا اظہار نہیں کرسکتے تم لوگ ان کی ضرورتیں مجھ تک پہنچا سکو تو حق تعالیٰ شانہ قیامت کے دن اس شخص کو ثابت قدم رکھیں گے۔ لہٰذا تم لوگ اس میں ضرور کوششیں کیا کرو۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں ضروری اور مفید ہی باتوں کا تذکرہ ہوتا تھا اور ایسے ہی امور کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ سے خوشی سے سنتے تھے اس کے علاوہ لایعنی اور فضول باتیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں نہ ہوتی تھیں۔ صحابہ رضی اللہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دینی امور کے طالب بن کر حاضر ہوتے تھے اور بلا کچھ چکھے وہاں سے نہیں آتے تھے (چکھنے سے مراد امور دینیہ کا حاصل کرنا بھی ہوسکتا ہے اور حسی چکھنا بھی مراد ہوسکتا ہے اس لئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جو کچھ موجود ہوتا اس سے تواضع فرماتے اور خصوصی احباب کا جب مجمع ہوتا ہے تو موجودہ چیز کی تواضع ہوتی ہی ہے) صحابہ کرام حضور اقدس صلی اللہ علی وسلم کی مجلس سے ہدایت اور خیر کے لئے مشعل اور رہنما بن کر نکلتے تھے کہ وہ ان علوم کو حسب ارشاد دوسروں تک پہنچاتے رہتے تھے۔ امام حسین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے باہر تشریف آوری کے متعلق دریافت کیا تو فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ ضروری امور کے علاوہ اپنی زبان کو محفوظ رکھتے تھے، فضول تذکروں میں وقت ضائع نہیں فرماتے تھے۔ آنے والوں کی تالیف قلوب فرماتے ان کو مانوس فرماتے۔ متوحش نہیں فرماتے تھے (یعنی تنبیہ وغیرہ میں ایسا طرز اختیار نہ فرماتے جس سے ان کو حاضری میں وحشت ہونے لگے یا ایسے امور ارشاد نہ فرماتے تھے جن کی وجہ سے دین سے نفرت ہونے لگے) ہر قوم کے کریم اور معزز کا اکرام و اعزاز فرماتے اور اس کو خود اپنی طرف بھی اسی قوم پر متولی اور سردار مقرر فرمادیتے لوگوں کو عذاب الٰہی سے ڈراتے (یا مضر امور سے بچنے کی تاکید فرماتے یا لوگوں کو دوسروں سے احتیاط رکھنے کی تاکید فرماتے) اور خود اپنی بھی لوگوں کے تکلیف پہنچانے یا نقصان پہنچانے سے حفاظت فرماتے لیکن باوجود خود احتیاط رکھنے اور احتیاط کی تاکید کے کسی سے اپنی خندہ پیشانی اور خوش خلقی کو نہیں ہٹاتے تھے۔ اپنے دوستوں کی خبر گیری فرماتے اور لوگوں کے حالات آپس کے معاملات کی تحقیق فرما کر ان کی اصلاح فرماتے اچھی بات کی تحسین فرما کر اس کی تقویت فرماتے اور بری بات کی برائی فرما کر اس کو زائل فرماتے اور روک دیتے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر امر میں اعتدال اور میانہ روی اختیار فرماتے نہ کہ تلون اور گڑبڑ کہ کبھی کچھ فرمادیا اور کبھی کچھ لوگوں کی اصلاح سے غفلت نہ فرماتے تھے کہ مبادہ وہ دین سے غافل ہو جائیں یا کسی امر میں حد سے بڑھ جانے کی وجہ سے دین سے اکتا جائیں (اس لئے حضور اکرم صلی اللہ ان کے حالات سے غفلت نہ فرماتے تھے) ہر کام کے لئے آپ کے یہاں ایک

خاص انتظام تھا۔ امرِ حق میں نہ کبھی کوتاہی فرماتے تھے، نہ حد سے تجاوز فرماتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہونے والے خلقت کے بہترین افراد ہوتے تھے۔ آپ کے نزدیک افضل وہی ہوتا تھا جس کی خیر خواہی عام ہو، یعنی ہر شخص کی بھلائی چاہتا ہو آپ کے نزدیک بڑے رتبے والا وہی ہوتا تھا جو مخلوق کی غمگساری اور مدد میں زیادہ حصہ لے۔ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس کے حالات دریافت کئے تو انہوں نے فرمایا کہ آپ کی نشست وبرخاست سب اللہ کے ذکر کے ساتھ ہوتی تھی اور جب کسی جگہ آپ تشریف لے جاتے تو جہاں جگہ ملتی وہیں تشریف رکھتے اور اسی کا لوگوں کو حکم فرماتے کہ جہاں خالی جگہ مل جائے وہاں بیٹھ جایا کریں۔ لوگوں کے سروں کو پھلانگ کر آگے نہ جایا کریں یہ امر جداگانہ ہے کہ جس جگہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف رکھتے وہی جگہ پھر صدر مجلس بن جاتی، آپ حاضرین مجلس میں سے ہر ایک کا حق ادا فرماتے یعنی بشاشت اور بات چیت میں جتنا اس کا حق ہوتا اس کو پورا فرماتے کہ آپ کے پاس ہر بیٹھنے والا یہ سمجھتا تھا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرا سب سے زیادہ اکرام فرما رہے ہیں، جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھتا یا کسی امر میں آپ کی طرف مراجعت کرتا تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس بیٹھے رہتے یہاں تک کہ وہی خود اٹھنے کی ابتدا کرے۔ جو آپ سے کوئی چیز مانگتا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو مرحمت فرماتے یا اگر نہ ہوتی تو نرمی سے جواب فرماتے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خندہ پیشانی اور خوش خلقی تمام لوگوں کے لئے عام تھی، آپ تمام خلقت کے شفقت میں باپ تھے اور تمام خلقت حقوق میں آپ کے نزدیک برابر تھی۔ آپ کی مجلس، مجلس علم وحیا اور صبر وامانت تھی (یعنی یہ چاروں باتیں اس میں حاصل کی جاتی تھیں یا یہ کہ یہ چاروں باتیں اس میں موجود ہوتی تھیں) نہ اس میں شور وشغب ہوتا تھا نہ کسی کی عزت وآبرو اتاری جاتی تھی آپس میں سب برابر شمار کئے جاتے تھے (حسب ونسب کی بڑائی نہ سمجھتے تھے البتہ) ایک دوسرے پر فضیلت تقویٰ سے ہوتی تھی ہر شخص دوسرے کے ساتھ تواضع سے پیش آتا تھا، بڑوں کی تعظیم کرتے تھے، چھوٹوں پر شفقت کرتے تھے، اہل حاجت کو ترجیح دیتے تھے، اجنبی مسافر آدمی کی خبر گیری کرتے تھے۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

ان روایات کا ذکر جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم

حدیث 315

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ بَزِيعٍ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَوْ أُهْدِيَ إِلَيَّ كُرَاعٌ لَقَبِلْتُ وَلَوْ دُعِيتُ عَلَيْهِ لَأَجَبْتُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر مجھے بکری کا ایک پیر بھی دیا جائے تو میں قبول کروں گا اور اگر اس کی دعوت کی جائے تو میں ضرور جاؤں گا۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

ان روایات کا ذکر جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم

حدیث 316

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَائَنِي رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَيْسَ بِرَاكِبِ بَغْلٍ وَلَا بِرْذَوْنٍ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم (میری عیادت کے لئے) تشریف لائے نہ خچر پر سوار تھے نہ ترکی گھوڑے پر (یعنی نہ گھٹیا سواری تھے نہ بڑھیا بلکہ پیادہ تشریف لائے)۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

ان روایات کا ذکر جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم

حدیث 317

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ أَنْبَأَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي الْهَيْثَمِ الْعَطَّارُ قَالَ سَمِعْتُ يُوسُفَ بْنَ

عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ سَمَّانِي رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يُوسُفَ وَأَقْعَدَنِي فِي حِجْرِهِ وَمَسَحَ عَلَى رَأْسِي

یوسف بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا نام یوسف تجویز فرمایا تھا اور مجھے اپنی گود میں بٹھلایا تھا اور میرے سر پر دستِ مبارک پھیرا تھا۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

ان روایات کا ذکر جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم

حدیث 318

حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الرَّبِيعُ وَهُوَ ابْنُ صَبِيحٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ الرَّقَاشِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم حَجَّ عَلَى رَحْلٍ رَثٍّ وَقَطِيفَةٍ كُنَّا نَرَى ثَمَنَهَا أَرْبَعَةَ دَرَاهِمَ فَلَمَّا اسْتَوَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ قَالَ لَبَّيْكَ بِحَجَّةٍ لَا سُمْعَةَ فِيهَا وَلَا رِيَاءَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے کجاوہ پر حج کیا۔ جس پر ایک کپڑا تھا جس کی قیمت ہمارے خیال میں چار درہم ہوگی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کرتے تھے کہ خدایا اس حج کو ریا اور شہرت سے مبرا فرمائیو۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

ان روایات کا ذکر جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم

حدیث 319

حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ وَعَاصِمٍ الْأَحْوَلِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا

خَيَّاطًا دَعَا رَسُولَ اللهِ صلی الله علیه وسلم فَقَرَّبَ مِنْهُ ثَرِيدًا عَلَيْهِ دُبَّائٌ قَالَ فَكَانَ رَسُولُ اللهِ صلی الله علیه وسلم يَأْخُذُ الدُّبَّائَ وَكَانَ يُحِبُّ الدُّبَّائَ قَالَ ثَابِتٌ فَسَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ فَمَا صُنِعَ لِي طَعَامٌ أَقْدِرُ عَلَى أَنْ يُصْنَعَ فِيهِ دُبَّائٌ إِلا صُنِعَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک درزی نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کی۔ کھانے میں ثرید تھااور اس پر کدو پڑاہوا تھا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کدو چونکہ مرغوب تھااس لئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس پر سے کدو نوش فرمانے لگے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس کے بعد سے میرے لئے کوئی کھانا تیار نہیں کیا گیا جس میں مجھے کدو ڈلوانے کی قدرت ہو اور کدو اس میں نہ ڈالا گیاہو۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

ان روایات کا ذکر جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم

حدیث 320

محمد بن اسماعل حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرَةَ قَالَتْ قِيلَ لِعَائِشَةَ مَاذَا كَانَ يَعْمَلُ رَسُولُ اللهِ صلی الله علیه وسلم فِي بَيْتِهِ قَالَتْ كَانَ بَشَرًا مِنَ الْبَشَرِ يَفْلِي ثَوْبَهُ وَيَحْلُبُ شَاتَهُ وَيَخْدُمُ نَفْسَهُ

عمرۃ کہتی ہیں کہ کسی نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم دولت کدہ پر کیا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آدمیوں میں سے ایک آدمی تھے اپنے کپڑے میں خود ہی جوں تلاش کر لیتے تھے اور خود ہی بکری کا دودھ نکال لیتے تھے اور اپنے کام خود ہی کر لیتے تھے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق وعادات میں

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق وعادات میں

حدیث 321

حَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّورِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقْرِئُ قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عُثْمَانَ الْوَلِيدُ بْنُ أَبِي الْوَلِيدِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ خَارِجَةَ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ دَخَلَ نَفَرٌ عَلَى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فَقَالُوا لَهُ حَدِّثْنَا أَحَادِيثَ رَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ مَاذَا أُحَدِّثُكُمْ كُنْتُ جَارَهُ فَكَانَ إِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ بَعَثَ إِلَيَّ فَكَتَبْتُهُ لَهُ فَكُنَّا إِذَا ذَكَرْنَا الدُّنْيَا ذَكَرَهَا مَعَنَا وَإِذَا ذَكَرْنَا الآخِرَةَ ذَكَرَهَا مَعَنَا وَإِذَا ذَكَرْنَا الطَّعَامَ ذَكَرَهُ مَعَنَا فَكُلُّ هَذَا أُحَدِّثُكُمْ عَنْ رَسُولِ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم

خارجہ کہتے ہیں کہ ایک جماعت زید بن ثابت کے پاس حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ حالات سنائیں انہوں نے فرمایا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کیا حالات سناؤں (وہ احاطہ بیان سے باہر ہیں) میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ہمسایہ تھا (اس لئے گویا ہر وقت حاضر باش تھا اور اکثر حالات سے واقف اس کے ساتھ ہی کاتب وحی بھی تھا) جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے بلا بھیجتے میں حاضر ہو کر اس کو لکھ لیتا تھا (حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں کے ساتھ غایت درجہ دلداری اور بے تکلفی فرماتے تھے جس قسم کا تذکرہ ہم کرتے تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہمارے ساتھ ویسا ہی تذکرہ فرماتے تھے۔ جب ہم لوگ کچھ دنیاوی ذکر کرتے تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس قسم کا تذکرہ فرماتے (یہ نہیں کہ بس آخرت ہی کا ذکر ہمارے ساتھ کرتے ہوں اور دنیا کی بات سننا بھی گوارا نہ کریں) اور جس وقت ہم آخرت کی طرف متوجہ ہوتے تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی آخرت کے تذکرے فرماتے، یعنی جب آخرت کا کوئی تذکرہ شروع ہو جاتا تو اسی کے حالات اور تفصیلات حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیان فرماتے اور جب کچھ کھانے پینے کا ذکر ہوتا تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ویسا ہی تذکرہ فرماتے۔ (کھانے کے آداب، فوائد، لذیذ کھانوں کا ذکر، مضر کھانوں کا تذکرہ وغیرہ وغیرہ۔ چنانچہ گذشتہ ابواب میں بہت سے ارشادات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس نوع کے گزر چکے ہیں کہ سرکہ کیا ہی اچھا سالن ہے، زیتون کا تیل استعمال کیا کرو کہ مبارک درخت سے ہے وغیرہ) یہ سب کچھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے حالات کا تذکرہ

کر رہا ہوں۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق وعادات میں

حدیث 322

حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ زِيَادِ بْنِ أَبِي زِيَادٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم يُقْبِلُ بِوَجْهِهِ وَحَدِيثِهِ عَلَى أَشَرِّ الْقَوْمِ يَتَأَلَّفُهُمْ بِذَلِكَ فَكَانَ يُقْبِلُ بِوَجْهِهِ وَحَدِيثِهِ عَلَيَّ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنِّي خَيْرُ الْقَوْمِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَنَا خَيْرٌ أَوْ أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَنَا خَيْرٌ أَوْ عُمَرُ فَقَالَ عُمَرُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَنَا خَيْرٌ أَوْ عُثْمَانُ فَقَالَ عُثْمَانُ فَلَمَّا سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم فَصَدَقَنِي فَلَوَدِدْتُ أَنِّي لَمْ أَكُنْ سَأَلْتُهُ

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ قوم کے بدترین شخص کی طرف سے بھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تالیف قلوب کے خیال سے اپنی توجہ اور اپنی خصوصی گفتگو مبذول فرماتے تھے، (جس کی وجہ سے اس کو اپنی خصوصیت کا خیال ہو جاتا تھا) چنانچہ خود میری طرف بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی توجہات عالیہ اور کلام کا رخ بہت زیادہ رہتا تھا، حتیٰ کہ میں یہ سمجھنے لگا کہ میں قوم کا بہترین شخص ہوں اسی وجہ سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ توجہ فرماتے ہیں۔ میں اسی خیال سے ایک دن دریافت کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ میں افضل ہوں یا ابو بکر رضی اللہ عنہ؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ابو بکر (رضی اللہ عنہ)۔ پھر میں نے پوچھا کہ میں افضل ہوں یا عمر رضی اللہ عنہ؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا عمر (رضی اللہ عنہ)۔ پھر میں نے پوچھا کہ میں افضل ہوں یا عثمان رضی اللہ عنہ؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عثمان (رضی اللہ عنہ)؟۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق وعادات میں

حدیث 323

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ الضُّبَعِيُّ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَدَمْتُ رَسُولَ اللهِ صلی الله عليه وسلم عَشْرَ سِنِينَ فَمَا قَالَ لِي أُفٍّ قَطُّ وَمَا قَالَ لِشَيْءٍ صَنَعْتُهُ لِمَ صَنَعْتَهُ وَلا لِشَيْءٍ تَرَكْتُهُ لِمَ تَرَكْتَهُ وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صلی الله عليه وسلم مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ خُلُقًا وَلا مَسَسْتُ خَزًّا وَلا حَرِيرًا وَلا شَيْئًا كَانَ أَلْيَنَ مِنْ كَفِّ رَسُولِ اللهِ صلی الله عليه وسلم وَلا شَمَمْتُ مِسْكًا قَطُّ وَلا عِطْرًا كَانَ أَطْيَبَ مِنْ عَرَقِ رسول الله صلی الله عليه وسلم

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے دس برس حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی مجھے کسی بات پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اف تک بھی نہیں فرمایا نہ کسی کام کے کرنے پر یہ فرمایا کہ کیوں کیا اور اسی طرح نہ کبھی کسی کام کے نہ کرنے پر یہ فرمایا کہ کیوں نہیں کیا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اخلاق میں تمام دنیا سے بہتر تھے (ایسے خلقت کے اعتبار سے بھی حتی کہ) میں نے کبھی کوئی ریشمی کپڑا یا خالص ریشم یا کوئی اور نرم چیز ایسی چھوئی جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی بابرکت ہتھیلی سے زیادہ نرم ہو اور میں نے کبھی کسی قسم کا مشک یا کوئی عطر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پسینہ کی خوشبو سے زیادہ خوشبودار نہیں سونگھا۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق وعادات میں

حدیث 324

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَأَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ هُوَ الضَّبِّيُّ وَالْمَعْنَى وَاحِدٌ قَالا حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ سَلْمٍ الْعَلَوِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَسُولِ اللهِ صلی الله عليه وسلم أَنَّهُ كَانَ عِنْدَهُ رَجُلٌ بِهِ أَثَرُ صُفْرَةٍ قَالَ وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صلی الله

علیہ وسلم لا یکاد یُواجِہُ أَحَدًا بِشَيْءٍ یَکْرَہُہُ فَلَمَّا قَامَ قَالَ لِلْقَوْمِ لَوْ قُلْتُمْ لَہُ یَدَعُ ہَذِہِ الصُّفْرَۃَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص بیٹھا تھا جس پر زرد رنگ کا کپڑا تھا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت شریفہ یہ تھی کہ ناگوار بات کو منہ در منہ منع نہ فرماتے تھے اس لئے سکوت فرمایا اور جب وہ شخص چلا گیا تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حاضرین سے ارشاد فرمایا کہ تم لوگ اس کو زرد کپڑے سے منع کر دیتے تو اچھا ہوتا۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق وعادات میں

حدیث 325

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللہِ الْجَدَلِيِّ وَاسْمُہُ عَبْدُ بْنُ عَبْدٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّہَا قَالَتْ لَمْ یَکُنْ رَسُولُ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا وَلَا صَخَّابًا فِي الْأَسْوَاقِ وَلَا یَجْزِئُ بِالسَّیِّئَةِ السَّیِّئَةَ وَلَکِنْ یَعْفُو وَیَصْفَحُ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نہ تو طبعا فحش گو تھے نہ بتکلف فحش بات فرماتے تھے، نہ بازاروں میں چلا کر (خلاف وقار) باتیں کرتے تھے۔ برائی کا بدلہ برائی سے نہیں دیتے تھے، بلکہ معاف فرما دیتے تھے اور اس کا تذکرہ بھی نہ فرماتے تھے۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق وعادات میں

حدیث 326

حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا ضَرَبَ رَسُولُ اللهِ صلی الله علیه وسلم بِيَدِهِ شَيْئًا قَطُّ إِلا أَنْ يُجَاهِدَ فِي سَبِيلِ اللهِ وَلا ضَرَبَ خَادِمًا وَلا امْرَأَةً

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد کے علاوہ کبھی کسی کو نہیں مارا۔ نہ کبھی کسی خادم کو نہ کسی عورت (بیوی باندی وغیرہ) کو۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق وعادات میں

حدیث 327

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ الضَّبِّيُّ قَالَ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صلی الله علیه وسلم مُنْتَصِرًا مِنْ مَظْلَمَةٍ ظُلِمَهَا قَطُّ مَا لَمْ يُنْتَهَكْ مِنْ مَحَارِمِ اللهِ تَعَالَى شَيْءٌ فَإِذَا انْتُهِكَ مِنْ مَحَارِمِ اللهِ شَيْءٌ كَانَ مِنْ أَشَدِّهِمْ فِي ذَلِكَ غَضَبًا وَمَا خُيِّرَ بَيْنَ أَمْرَيْنِ إِلا اخْتَارَ أَيْسَرَهُمَا مَا لَمْ يَكُنْ مَأْثَمًا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ذات کے لئے کبھی کسی ظلم کا بدلہ لیا ہو۔ البتہ اللہ کی حرمتوں میں سے کسی حرمت کا مرتکب ہوتا (یعنی مثلاً کسی حرام فعل کا کوئی مرتکب ہوتا۔ شراح حدیث نے لکھا ہے کہ اسی میں آدمیوں کے حقوق بھی داخل ہیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ غصے والا کوئی شخص نہیں ہوتا تھا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب کبھی دو امروں میں اختیار دیئے جاتے تو ہمیشہ سہل کو اختیار فرماتے تاوقتیکہ اس میں کسی قسم کی معصیت وغیرہ نہ ہو۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق وعادات میں

حدیث 328

حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اسْتَأْذَنَ رَجُلٌ عَلَى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم وَأَنَا عِنْدَهُ فَقَالَ بِئْسَ ابْنُ الْعَشِيرَةِ أَوْ أَخُو الْعَشِيرَةِ ثُمَّ أَذِنَ لَهُ فَأَلَانَ لَهُ الْقَوْلَ فَلَمَّا خَرَجَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ قُلْتَ مَا قُلْتَ ثُمَّ أَلَنْتَ لَهُ الْقَوْلَ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ إِنَّ مِنْ شَرِّ النَّاسِ مَنْ تَرَكَهُ النَّاسُ أَوْ وَدَعَهُ النَّاسُ اتِّقَاءَ فُحْشِهِ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے حاضری کی اجازت چاہی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ شخص اپنے قبیلہ کا کیسا برا آدمی ہے۔ یہ ارشاد فرمانے کے بعد اس کو حاضری کی اجازت مرحمت فرمادی اور اس کے اندر آنے پر اس کے ساتھ نہایت نرمی سے باتیں کیں جب وہ چلا گیا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں حاضر ہونے سے پہلے تو یہ لفظ ارشاد فرمایا تھا، پھر اس قدر نرمی سے اس کے ساتھ کلام فرمایا یہ کیا بات ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عائشہ! بدترین لوگوں میں سے ہے وہ شخص کہ لوگ اس کی بدکلامی کی وجہ سے اس کو چھوڑ دیں۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق وعادات میں

حدیث 329

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ قَالَ حَدَّثَنَا جُمَيْعُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْعِجْلِيُّ قَالَ أَنْبَأَنَا رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ مِنْ وَلَدِ أَبِي هَالَةَ زَوْجِ خَدِيجَةَ وَيُكْنَى أَبَا عَبْدِ اللهِ عَنِ ابْنٍ لأَبِي هَالَةَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ الْحُسَيْنُ سَأَلْتُ أَبِي عَنْ سِيرَةِ

النَّبِيّ صلى الله عليه وسلم فِي جُلَسَائِهِ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم دَائِمَ الْبِشْرِ سَهْلَ الْخُلُقِ لَيِّنَ الْجَانِبِ لَيْسَ بِفَظٍّ وَلا غَلِيظٍ وَلا صَخَّابٍ وَلا فَحَّاشٍ وَلا عَيَّابٍ وَلا مُشَاحٍ يَتَغَافَلُ عَمَّا لا يَشْتَهِي وَلا يُؤْيِسُ مِنْهُ رَاجِيهِ وَلا يُخَيَّبُ فِيهِ قَدْ تَرَكَ نَفْسَهُ مِنْ ثَلاثٍ الْمِرَاءِ وَالإِكْثَارِ وَمَا لا يَعْنِيهِ وَتَرَكَ النَّاسَ مِنْ ثَلاثٍ كَانَ لا يَذُمُّ أَحَدًا وَلا يَعِيبُهُ وَلا يَطْلُبُ عَوْرَتَهُ وَلا يَتَكَلَّمُ إِلا فِيمَا رَجَا ثَوَابَهُ وَإِذَا تَكَلَّمَ أَطْرَقَ جُلَسَاؤُهُ كَأَنَّمَا عَلَى رُءُوسِهِمُ الطَّيْرُ فَإِذَا سَكَتَ تَكَلَّمُوا لا يَتَنَازَعُونَ عِنْدَهُ الْحَدِيثَ وَمَنْ تَكَلَّمَ عِنْدَهُ أَنْصَتُوا لَهُ حَتَّى يَفْرُغَ حَدِيثُهُمْ عِنْدَهُ حَدِيثُ أَوَّلِهِمْ يَضْحَكُ مِمَّا يَضْحَكُونَ مِنْهُ وَيَتَعَجَّبُ مِمَّا يَتَعَجَّبُونَ مِنْهُ وَيَصْبِرُ لِلْغَرِيبِ عَلَى الْجَفْوَةِ فِي مَنْطِقِهِ وَمَسْأَلَتِهِ حَتَّى إِنْ كَانَ أَصْحَابُهُ وَيَقُولُ إِذَا رَأَيْتُمْ طَالِبَ حَاجَةٍ يَطْلُبُهَا فَأَرْفِدُوهُ وَلا يَقْبَلُ الثَّنَاءَ إِلا مِنْ مُكَافِئٍ وَلا يَقْطَعُ عَلَى أَحَدٍ حَدِيثَهُ حَتَّى يَجُوزَ فَيَقْطَعُهُ بِنَهْيٍ أَوْ قِيَامٍ

حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے (میرے چھوٹے بھائی) حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے اپنے والد حضرت علی رضی اللہ عنہ سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے اہل مجلس کے ساتھ کا طرز پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ خندہ پیشانی اور خوش خلقی کے ساتھ متصف رہتے تھے (یعنی چہرہ انور پر تبسم اور بشاشت کا اثر نمایاں ہوتا تھا) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نرم مزاج تھے (یعنی کسی بات میں لوگوں کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی موافقت کی ضرورت ہوتی تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سہولت سے موافق ہو جاتے تھے) نہ آپ سخت گو تھے اور نہ سخت دل تھے۔ نہ آپ چلا کر بولتے تھے نہ فحش گوئی اور بد کلامی فرماتے تھے نہ عیب گیر تھے کہ دوسروں کے عیوب پکڑیں نہ زیادہ مبالغہ سے تعریف کرنے والے نہ زیادہ مذاق کرنے والے نہ بخیل (تین لفظ) اس جگہ نقل کیے گئے تینوں کا ترجمہ لکھ دیا) آپ صلی اللہ علیہ وسلم ناپسند بات سے اعراض فرماتے تھے۔ یعنی ادھر التفات نہ فرماتے گویا سنی ہی نہیں دوسرے کی کوئی خواہش اگر آپ کو پسند نہ آتی تو اس کو مایوس بھی نہ فرماتے تھے اور اس کا وعدہ بھی نہ فرماتے تھے آپ نے تین باتوں سے اپنے آپ کو بالکل علیحدہ فرما رکھا تھا۔ جھگڑے سے اور تکبر سے اور بیکار بات سے اور تین باتوں سے لوگوں کو بچا رکھا تھا، نہ کسی کی مذمت فرماتے تھے، نہ کسی کو عیب لگاتے تھے، نہ کسی کے عیوب تلاش فرماتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم صرف وہی کلام فرماتے تھے جو باعث اجر و ثواب ہو جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم گفتگو فرماتے تو حاضرین مجلس اس طرح گردن جھکا کر بیٹھتے جیسے ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہوں (کہ ذرا بھی حرکت ان میں ہوتی تھی کہ پرندہ ذرا سی حرکت سے اڑ جاتا ہے) جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم چپ ہو جاتے تب وہ حضرات کلام کرتے (یعنی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی گفتگو کے درمیان کوئی شخص نہ بولتا تھا جو کچھ کہنا ہوتا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چپ ہونے کے بعد

کہتا تھا) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کسی بات میں نزاع نہ کرتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے جب کوئی شخص بات کرتا تو اس کے خاموش ہونے تک سب ساکت رہتے۔ ہر شخص کی بات (توجہ سے سننے میں) ایسی ہوتی جیسے پہلے شخص کی گفتگو یعنی بے قدری سے کسی کی بات نہیں سنی جاتی تھی، ورنہ عام طور پر یہ ہوتا ہے کہ مجلس کی ابتداء میں تو توجہ تام ہوتی ہے پھر کچھ دیر ہونے سے اکتانا شروع کر دیتے ہیں اور کچھ بے توجہی سی ہو جایا کرتی ہے) جس بات سے سب ہنستے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی تبسم فرماتے اور جس سے سب لوگ تعجب کرتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی تعجب میں شریک رہتے یہ نہیں کہ سب سے الگ چپ چاپ بیٹھے رہیں بلکہ معاشرت اور طرز کلام میں شرکاء مجلس کے شریک حال رہتے) اجنبی مسافر آدمی کی سخت گفتگو اور بے تمیزی کے سوال پر صبر فرماتے (یعنی گاؤں کے لوگ جا بے جا سوالات کرتے آداب کی رعایت نہ کر کے ہر قسم کے سوالات کرتے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان پر گرفت نہ فرماتے ان پر صبر کرتے) اور اس وجہ سے وہ لوگ ہر قسم کے سوالات کر لیتے تھے۔ بعض صحابہ رضی اللہ عنہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس اقدس تک مسافروں کو لے کر آیا کرتے تھے (تاکہ ان کے ہر قسم کے سوالات سے خود بھی منتفع ہوں اور ایسی باتیں جن کو ادب کی وجہ سے یہ حضرات خود نہ پوچھ سکتے تھے وہ بھی معلوم ہو جائیں) آپ یہ بھی تاکید فرماتے رہتے تھے کہ جب کسی طالب حاجت کو دیکھو تو اس کی امداد کیا کرو (اگر آپ کی کوئی تعریف کرتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو گوارا نہ فرماتے البتہ) بطور شکریہ اور ادائے احسان کے کوئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف کرتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سکوت فرماتے۔ یعنی حد سے تجاوز کرتا تو روک دیتے۔ کسی کی گفتگو قطع نہ فرماتے تھے کہ دوسرے کی بات کاٹ کر اپنی شروع نہ فرمائیں۔ البتہ اگر کوئی حد سے تجاوز لگتا تو اسے روک دیتے تھے یا مجلس سے تشریف لے جاتے تاکہ وہ خود رک جائے۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق وعادات میں

حدیث 330

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ مَا سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم شَيْئًا قَطُّ فَقَالَ لَا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کسی شخص کے کوئی چیز مانگنے پر انکار نہیں فرمایا۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق وعادات میں

حدیث 331

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عِمْرَانَ أَبُو الْقَاسِمِ الْقُرَشِيُّ الْمَكِّيُّ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَجْوَدَ النَّاسِ بِالْخَيْرِ وَكَانَ أَجْوَدَ مَا يَكُونُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ حَتَّى يَنْسَلِخَ فَيَأْتِيهِ جِبْرِيلُ فَيَعْرِضُ عَلَيْهِ الْقُرْآنَ فَإِذَا لَقِيَهُ جِبْرِيلُ كَانَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَجْوَدَ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اول تو تمام لوگوں سے زیادہ ہر وقت ہی سخی تھے (کہ کوئی بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سخاوت کا مقابلہ نہیں کر سکتا تھا کہ خود فقیرانہ زندگی بسر کرتے تھے اور عطاؤں میں بادشاہوں کو شرمندہ کرتے تھے۔ نہایت سخت احتیاج کی حالت میں ایک عورت نے چادر پیش کی اور سخت ضرورت کے درجہ میں پہنی۔ جب ہی ایک شخص نے مانگ لی اور اس کو مرحمت فرمادی۔ قرض لے کر ضرورت مندوں کی ضرورت کو پورا کرنا اور قرض خواہ کے سخت تقاضے کے وقت کہیں سے اگر کچھ آگیا اور ادائے قرض کے بعد بچ گیا تو جب تک وہ تقسیم نہ ہو جائے گھر نہ جانا ایسے مشہور واقعات اتنی کثرت سے ہیں کہ ان کا احاطہ ہو ہی نہیں سکتا) بالخصوص رمضان المبارک میں تمام مہینہ اخیر تک بہت ہی فیاض رہتے (کہ خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی گیارہ مہینے کی فیاضی بھی اس مہینے کی فیاضی کے برابر نہ ہوتی تھی) اور اس مہینہ میں بھی جس وقت حضرت جبرائیل علیہ السلام تشریف لاکر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کلام اللہ شریف سناتے اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھلائی اور نفع پہنچانے میں تیز بارش لانے والی ہوا سے بھی زیادہ سخاوت فرماتے تھے۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق وعادات میں

حدیث 332

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم لاَ يَدَّخِرُ شَيْئًا لِغَدٍ

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم دوسرے دن کے لئے کسی چیز کو ذخیرہ بنا کر نہیں رکھتے تھے۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق وعادات میں

حدیث 333

حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مُوسَى بْنِ أَبِي عَلْقَمَةَ الْمَدِينِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ رَجُلاً جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم فَسَأَلَهُ أَنْ يُعْطِيَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم مَا عِنْدِي شَيْءٌ وَلَكِنِ ابْتَعْ عَلَيَّ فَإِذَا جَاءَنِي شَيْءٌ قَضَيْتُهُ فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللهِ قَدْ أَعْطَيْتَهُ فَمَا كَلَّفَكَ اللهُ مَا لاَ تَقْدِرُ عَلَيْهِ فَكَرِهَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم قَوْلَ عُمَرَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ يَا رَسُولَ اللهِ أَنْفِقْ وَلاَ تَخَفْ مِنْ ذِي الْعَرْشِ إِقْلاَلاً فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم وَعُرِفَ فِي وَجْهِهِ الْبِشْرُ لِقَوْلِ الأَنْصَارِيِّ ثُمَّ قَالَ بِهَذَا أُمِرْتُ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ کسی ضرورت مند نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ سوال کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میرے پاس تو اس وقت کچھ موجود نہیں ہے۔ تم میرے نام سے خرید لو جب کچھ آ جائے گا تو میں ادا

کر دوں گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے پاس جو کچھ تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم دے چکے ہیں (اور جو چیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قدرت میں نہیں ہے اس کا حق تعالیٰ شانہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مکلف نہیں بنایا۔) حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ مقولہ ناگوار گزرا تو ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) جس قدر جی چاہے خرچ کیجئے اور عرش کے مالک سے کمی کا اندیشہ نہ کیجئے (کہ جو ذات پاک عرش بریں کی مالک ہے اس کے یہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دینے کیا کمی ہو سکتی ہے)۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو انصاری کا یہ کہنا بہت پسند آیا اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تبسم فرمایا جس کا اثر چہرہ انور پر ظاہر ہوتا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حق تعالیٰ شانہ نے مجھے اس کا حکم فرمایا ہے۔

باب :   حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق وعادات میں

حدیث   334

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَائَ قَالَتْ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم بِقِنَاعٍ مِنْ رُطَبٍ وَأَجْرٍ زُغْبٍ فَأَعْطَانِي مِلْئَ كَفِّهِ حُلِيًّا وَذَهَبًا

ربیع کہتی ہیں کہ میں ایک طباق کھجوروں کا اور کچھ چھوٹی چھوٹی پتلی پتلی ککڑیاں لے کر حاضر خدمت ہوئی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنا دستِ مبارک بھر کر سونا اور زیور مرحمت فرمایا۔

باب :   حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق وعادات میں

حدیث 335

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يَقْبَلُ الْهَدِيَّةَ وَيُثِيبُ عَلَيْهَا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہدیہ قبول فرماتے تھے اور اس پر بدلہ بھی دیا کرتے تھے۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاء کا ذکر

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاء کا ذکر

حدیث 336

حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي عُتْبَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم أَشَدَّ حَيَاءً مِنَ الْعَذْرَاءِ فِي خِدْرِهَا وَكَانَ إِذَا كَرِهَ شَيْئًا عَرَفْنَاهُ فِي وَجْهِهِ

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم شرم وحیاء میں کنواری لڑکی جو اپنے پردہ میں ہو سے کہیں زیادہ بڑھے ہوئے تھے جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی بات ناگوار ہوتی تو ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ سے پہچان لیتے۔ (حضور صلی اللہ علیہ وسلم غایت شرم کی وجہ سے اظہار ناپسندیدگی بھی نہ فرماتے تھے)۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حدیث 337

حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُوسَى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ الْخَطْمِيِّ عَنْ مَوْلًى لِعَائِشَةَ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ مَا نَظَرْتُ إِلَى فَرْجِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم أَوْ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ فَرْجَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم قَطُّ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ (حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاء اور شرم کی وجہ سے) مجھے کبھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے محل شرم دیکھنے کی ہمت نہیں پڑی اور کبھی نہیں دیکھا۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے سینگی پچھنے لگوانے کا ذکر

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے سینگی پچھنے لگوانے کا ذکر

حدیث 338

حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سُئِلَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ كَسْبِ الْحَجَّامِ فَقَالَ احْتَجَمَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم حَجَمَهُ أَبُو طَيْبَةَ فَأَمَرَ لَهُ بِصَاعَيْنِ مِنْ طَعَامٍ وَكَلَّمَ أَهْلَهُ فَوَضَعُوا عَنْهُ مِنْ خَرَاجِهِ وَقَالَ إِنَّ أَفْضَلَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ الْحِجَامَةُ أَوْ إِنَّ مِنْ أَمْثَلِ دَوَائِكُمُ الْحِجَامَةَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کسی نے سینگی لگوانے کی اجرت کا مسئلہ پوچھا کہ جائز ہے یا نہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ ابو طیبہ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سینگی لگائی تھی۔ آپ نے دو صاع کھانا (ایک روایت میں کھجور بھی آیا) مرحمت فرمایا اور ان کے

آقاؤں سے سفارش فرما کر ان کے ذمہ جو محصول تھا اس میں کمی کرادی اور یہ بھی ارشاد فرمایا کہ سینگی لگانا بہترین دوا ہے۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے سینگی پچھنے لگوانے کا ذکر

حدیث 339

حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ بْنُ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ الأَعْلَى عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم احْتَجَمَ وَأَمَرَنِي فَأَعْطَيْتُ الْحَجَّامَ أَجْرَهُ

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ سینگی لگوائی اور مجھے اس کی مزدوری دینے کا حکم فرمایا میں نے اس کو ادا کیا۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے سینگی پچھنے لگوانے کا ذکر

حدیث 340

حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ جَابِرٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم احْتَجَمَ فِي الأَخْدَعَيْنِ وَبَيْنَ الْكَتِفَيْنِ وَأَعْطَى الْحَجَّامَ أَجْرَهُ وَلَوْ كَانَ حَرَامًا لَمْ يُعْطِهِ

ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے گردن کی دونوں جانب پچھنے لگوائے اور دونوں شانوں کے درمیان اور اس کی اجرت بھی مرحمت فرمائی۔ اگر ناجائز ہوتی تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کیسے مرحمت فرماتے۔

باب :   حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے سینگی پچھنے لگوانے کا ذکر

حدیث   341

حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم دَعَا حَجَّامًا فَحَجَمَهُ وَسَأَلَهُ كَمْ خَرَاجُكَ فَقَالَ ثَلَاثَةُ آصُعٍ فَوَضَعَ عَنْهُ صَاعًا وَأَعْطَاهُ أَجْرَهُ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سینگی لگانے والے کو بلایا جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سینگی لگائی۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے ان کا روزانہ کا محصول دریافت فرمایا تو انہوں نے تین صاع بتلایا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صاع کم کرا دیا اور سینگی لگانے کی اجرت مرحمت فرمائی۔

باب :   حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے سینگی پچھنے لگوانے کا ذکر

حدیث   342

حَدَّثَنَا عَبْدُ الْقُدُّوسِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَطَّارُ الْبَصْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ وَجَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَحْتَجِمُ فِي الْأَخْدَعَيْنِ وَالْكَاهِلِ وَكَانَ يَحْتَجِمُ لِسَبْعَ عَشْرَةَ وَتِسْعَ عَشْرَةَ وَإِحْدَى وَعِشْرِينَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم گردن کی دونوں جانبوں میں اور ہر دو شانوں کے درمیان

سینگی لگواتے تھے اور عموماً 17 یا 19 یا 21 تاریخ میں اس کا استعمال فرماتے تھے۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے سینگی پچھنے لگوانے کا ذکر

حدیث 343

حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ بِمَلَلٍ عَلَى ظَهْرِ الْقَدَمِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے موضع ملل میں (جو مکہ اور مدینہ منورہ کے درمیان ایک جگہ ہے) حالتِ احرام میں پشت قدم پر سینگی لگوائی۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض نام اور ابعض القاب کا ذکر

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض نام اور ابعض القاب کا ذکر

حدیث 344

عن سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِنَّ لِي أَسْمَاءً أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَنَا أَحْمَدُ وَأَنَا الْمَاحِي الَّذِي يَمْحُو اللهُ بِيَ الْكُفْرَ

وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى قَدَمِي وَأَنَا الْعَاقِبُ الَّذِي لَيْسَ بَعْدَهُ نَبِيٌّ

جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میرے بہت سے نام ہیں منجملہ ان کے محمد اور احمد ہے اور ماحی ہے جس کے معنی مٹانے والے کے ہیں حق تعالی شانہ نے میرے ذریعے کفر کو مٹایا ہے اور ایک نام حاشر ہے کہ حق تعالی شانہ قیامت میں حشر کے لئے سب سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اٹھائیں گے اور تمام امت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حشر کی جائے گی۔ اور اٹھائی جائے گی۔ تو گویا حضور صلی اللہ علیہ وسلم تمام امت کے حشر کا سبب بنے اور ایک نام میرا عاقب ہے جس کے معنی پیچھے آنے کے ہیں۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سب انبیاء سے پیچھے تشریف لائے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نہیں آئے گا۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض نام اور البعض القاب کا ذکر

حدیث 345

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَرِيفٍ الْكُوفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ لَقِيتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم فِي بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِينَةِ فَقَالَ أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَنَا أَحْمَدُ وَأَنَا نَبِيُّ الرَّحْمَةِ وَنَبِيُّ التَّوْبَةِ وَأَنَا الْمُقَفَّى وَأَنَا الْحَاشِرُ وَنَبِيُّ الْمَلَاحِمِ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ قَالَ أَنْبَأَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم نَحْوَهُ بِمَعْنَاهُ هَكَذَا قَالَ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ عَنْ حُذَيْفَةَ

حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے راستہ میں ملا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے جارہے تھے تذکرۃً حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میرا نام محمد ہے اور احمد اور نبی الرحمۃ ہے اور نبی التوبہ ہے اور میں مقفی ہوں اور حاشر ہوں اور نبی ملاحم ہوں۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے گزر اوقات کا ذکر

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے گزر اوقات کا ذکر

حدیث 346

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ يَقُولُ أَلَسْتُمْ فِي طَعَامٍ وَشَرَابٍ مَا شِئْتُمْ لَقَدْ رَأَيْتُ نَبِيَّكُمْ صلى الله عليه وسلم وَمَا يَجِدُ مِنَ الدَّقَلِ مَا يَمْلأُ بَطْنَهُ

نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ کیا تم لوگ کھانے پینے میں اپنی مرضی کے موافق منہمک نہیں ہو (اور جتنا دل چاہے تم لوگ نہیں کھاتے ہو) حالانکہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں ردی کھجوریں پیٹ بھر نہیں تھیں۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے گزر اوقات کا ذکر

حدیث 347

حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنْ كُنَّا آلَ مُحَمَّدٍ نَمْكُثُ شَهْرًا مَا نَسْتَوْقِدُ بِنَارٍ إِنْ هُوَ إِلا التَّمْرُ وَالْمَاءُ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم لوگ یعنی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل وعیال وہ ہیں کہ ایک ایک ماہ تک

ہمارے یہاں آگ نہیں جلتی تھی صرف کھجور اور پانی پر گزارا تھا۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے گزر اوقات کا ذکر

حدیث 348

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَيَّارٌ قَالَ حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي مَنْصُورٍ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ قَالَ شَكَوْنَا إِلَى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم الْجُوعَ وَرَفَعْنَا عَنْ بُطُونِنَا عَنْ حَجَرٍ حَجَرٍ فَرَفَعَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم عَنْ بَطْنِهِ عَنْ حَجَرَيْنِ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ أَبِي طَلْحَةَ لا نَعْرِفُهُ إِلا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَمَعْنَى قَوْلِهِ وَرَفَعْنَا عَنْ بُطُونِنَا عَنْ حَجَرٍ حَجَرٍ كَانَ أَحَدُهُمْ يَشُدُّ فِي بَطْنِهِ الْحَجَرَ مِنَ الْجُهْدِ وَالضَّعْفِ الَّذِي بِهِ مِنَ الْجُوعِ

حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم لوگوں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے شدت بھوک کی شکایت کی اور اپنے پیٹ پر بندھے ہوئے پتھر دکھلائے کہ ہر شخص کے پیٹ پر بھوک کی شدت کی وجہ سے ایک ایک پتھر بندھا ہوا تھا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیٹ پر دو پتھر بندھے ہوئے دکھلائے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو شدت بھوک ہم سے زیادہ تھی اور ہم سے زیادہ وقت بدوں کھائے گزر چکا تھا۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے گزر اوقات کا ذکر

حدیث 349

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم فِي سَاعَةٍ لَا يَخْرُجُ فِيهَا وَلَا يَلْقَاهُ فِيهَا أَحَدٌ فَأَتَاهُ أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ مَا جَاءَ بِكَ يَا أَبَا بَكْرٍ قَالَ خَرَجْتُ أَلْقَى رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم وَأَنْظُرُ فِي وَجْهِهِ وَالتَّسْلِيمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ جَاءَ عُمَرُ فَقَالَ مَا جَاءَ بِكَ يَا عُمَرُ قَالَ الْجُوعُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ صلى الله عليه وسلم وَأَنَا قَدْ وَجَدْتُ بَعْضَ ذَلِكَ فَانْطَلَقُوا إِلَى مَنْزِلِ أَبِي الْهَيْثَمِ بْنِ التَّيِّهَانِ الْأَنْصَارِيِّ وَكَانَ رَجُلًا كَثِيرَ النَّخْلِ وَالشَّاءِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ خَدَمٌ فَلَمْ يَجِدُوهُ فَقَالُوا لِامْرَأَتِهِ أَيْنَ صَاحِبُكِ فَقَالَتْ انْطَلَقَ يَسْتَعْذِبُ لَنَا الْمَاءَ فَلَمْ يَلْبَثُوا أَنْ جَاءَ أَبُو الْهَيْثَمِ بِقِرْبَةٍ يَزْعَبُهَا فَوَضَعَهَا ثُمَّ جَاءَ يَلْتَزِمُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم وَيُفَدِّيهِ بِأَبِيهِ وَأُمِّهِ ثُمَّ انْطَلَقَ بِهِمْ إِلَى حَدِيقَتِهِ فَبَسَطَ لَهُمْ بِسَاطًا ثُمَّ انْطَلَقَ إِلَى نَخْلَةٍ فَجَاءَ بِقِنْوٍ فَوَضَعَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم أَفَلَا تَنَقَّيْتَ لَنَا مِنْ رُطَبِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَرَدْتُ أَنْ تَخْتَارُوا أَوْ تَخَيَّرُوا مِنْ رُطَبِهِ وَبُسْرِهِ فَأَكَلُوا وَشَرِبُوا مِنْ ذَلِكَ الْمَاءِ فَقَالَ صلى الله عليه وسلم هَذَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مِنَ النَّعِيمِ الَّذِي تُسْأَلُونَ عَنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ظِلٌّ بَارِدٌ وَرُطَبٌ طَيِّبٌ وَمَاءٌ بَارِدٌ فَانْطَلَقَ أَبُو الْهَيْثَمِ لِيَصْنَعَ لَهُمْ طَعَامًا فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم لَا تَذْبَحَنَّ ذَاتَ دَرٍّ فَذَبَحَ لَهُمْ عَنَاقًا أَوْ جَدْيًا فَأَتَاهُمْ بِهَا فَأَكَلُوا فَقَالَ صلى الله عليه وسلم هَلْ لَكَ خَادِمٌ قَالَ لَا قَالَ فَإِذَا أَتَانَا سَبْيٌ فَأْتِنَا فَأُتِيَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم بِرَأْسَيْنِ لَيْسَ مَعَهُمَا ثَالِثٌ فَأَتَاهُ أَبُو الْهَيْثَمِ فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم اخْتَرْ مِنْهُمَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اخْتَرْ لِي فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم إِنَّ الْمُسْتَشَارَ مُؤْتَمَنٌ خُذْ هَذَا فَإِنِّي رَأَيْتُهُ يُصَلِّي وَاسْتَوْصِ بِهِ مَعْرُوفًا فَانْطَلَقَ أَبُو الْهَيْثَمِ إِلَى امْرَأَتِهِ فَأَخْبَرَهَا بِقَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم فَقَالَتْ امْرَأَتُهُ مَا أَنْتَ بِبَالِغٍ حَقَّ مَا قَالَ فِيهِ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم إِلَّا بِأَنْ تَعْتِقَهُ قَالَ فَهُوَ عَتِيقٌ فَقَالَ صلى الله عليه وسلم إِنَّ اللَّهَ لَمْ يَبْعَثْ نَبِيًّا وَلَا خَلِيفَةً إِلَّا وَلَهُ بِطَانَتَانِ بِطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَاهُ عَنِ الْمُنْكَرِ وَبِطَانَةٌ لَا تَأْلُوهُ خَبَالًا وَمَنْ يُوقَ بِطَانَةَ السُّوءِ فَقَدْ وُقِيَ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ایسے وقت دولت خانہ سے باہر تشریف لائے کہ اس وقت نہ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت شریفہ باہر تشریف لانے کی تھی نہ کوئی شخص حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس وقت دولت خانہ پر حاضر ہوتا تھا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی باہر تشریف آوری پر حضرت ابوبکر صدیق

رضی اللہ تعالیٰ عنہ موجود تھے۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکر سے خلاف معمول بے وقت آنے کا سبب دریافت فرمایا۔ انہوں نے عرض کیا کہ جمال جہاں آرا کی زیارت اور سلام کے لئے حاضر ہوا ہوں (حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے کمال تناسب کی وجہ سے تھا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو اگر خلاف عادت باہر تشریف آوری کی نوبت آئی تو اس یک جان دو قالب پر بھی اس کا اثر ہوا) بندہ کے نزدیک یہی وجہ اولیٰ ہے اور یہی کمال تناسب بڑی وجہ ہے نبوی دور کے ساتھ خلافت صدیقیہ کے اتصال کی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد اگر مناسب تامہ نہ ہونے کی وجہ وقتی احکام میں کچھ تغیر ضرور ہوتا اور صحابہ کرام کے لئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فراق کے ساتھ یہ دوسرا مرحلہ مل کر رنج وملال کو ناقابل برداشت بنانے والا ہوتا بخلاف صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس درجہ اتصال اور قلبی یک جہتی تھی کہ جن مواقع پر جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا طرز عمل تھا وہی اکثر حضرت ابو بکر صدیق کا بھی تھا۔ چنانچہ حدیبیہ کا قصہ مشہور ہے جس کا ذکر حکایات صحابہ میں گزر چکا ہے مسلمانوں نے نہایت دب کر ایسی شرائط پر کفار سے صلح کی تھی کہ بعض صحابہ رضی اللہ عنہم اس کا تحمل بھی نہ کر سکے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نہایت جوش میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ صلی اللہ علیہ اللہ تعالیٰ کے برحق نبی نہیں ہیں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک۔ حضرت عمر نے کہا کیا ہم حق پر اور دشمن باطل پر نہیں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک۔ حضرت عمر نے کہا پھر ہم کو دین کے بارے میں یہ ذلت کیوں دی جا رہی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اللہ کا رسول ہوں اور اس کی نافرمانی نہیں کر سکتا وہی مددگار ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے یہ نہیں کہا تھا کہ ہم مکہ جائیں گے اور طواف کریں گے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کہا بے شک لیکن کیا میں نے یہ بھی کہا تھا کہ اسی سال مکہ میں جائیں گے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا نہیں یہ تو نہیں کہا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم، بس تو مکہ میں ضرور جائے گا اور طواف کرے گا۔ اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسی جوش میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا اے ابو بکر! کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے برحق نبی نہیں ہیں؟ حضرت ابو بکر نے فرمایا بے شک۔ حضرت عمر! کیا ہم حق پر اور دشمن باطل پر نہیں؟ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ! بے شک۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ! پھر ہم کو دین کے بارے میں یہ ذلت کیوں دی جا رہی ہے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ! اے آدمی! یہ بلاتردد سچے رسول ہیں اور اللہ کی ذرا نافرمانی کرنے والے نہیں ہیں وہی ان کا مددگار ہے تو ان کی رکاب کو مضبوط پکڑے رہ۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ! کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے یہ نہیں کہا تھا کہ ہم مکہ جائیں گے اور طواف کریں گے؟ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ! کیا تجھ سے یہ وعدہ کیا تھا کہ اسی سال مکہ جائیں گے حضرت عمر رضی اللہ عنہ! نہیں یہ تو نہیں فرمایا تھا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ! بس تو مکہ میں ضرور جائے گا اور طواف کرے گا۔ بخاری شریف میں یہ قصہ مفصل مذکورہ ہے اور بھی اس قسم کے متعدد واقعات حیرت انگیز ہیں۔ حتیٰ کہ اگر

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اجتہادی خطا ہوئی تو اس میں حضرت ابو بکر شریک ہیں جیسا کہ بدر کے قیدیوں کے معاملہ میں جس کا قصہ سورہ انفال کے اخیر میں ہے۔ اس صورت میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا اس وقت خلاف معمول باہر آنا دل را بدل رہ یست000، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب اطہر کا اثر تھا گو بھوک بھی لگی ہوئی ہو۔ بعض علماء نے لکھا ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا آنا بھی بھوک کے تقاضے کی وجہ سے تھا لیکن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ انور کو دیکھ کر اس کا خیال بھی جاتا رہا اسی لئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے استفسار پر اس کا ذکر نہیں کیا) یاد سب کچھ ہیں مجھے ہجر کے صدمے ظالم بھول جاتا ہوں مگر دیکھ کے صورت تیری)۔ بعض علماء نے لکھا ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی تشریف آوری بھوک ہی کی وجہ سے تھی مگر اس کا ذکر اس لئے نہیں کیا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو گرانی نہ ہو کہ دوست کی تکلیف اپنی تکلیف پر غالب ہو جایا کرتی ہے) تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حاضر خدمت ہوئے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے بے وقت حاضری کا سبب پوچھا انہوں نے عرض کیا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھوک کی وجہ سے حاضر ہوا ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بھوک تو کچھ میں بھی محسوس کر رہا ہوں۔ اس کے بعد تینوں حضرات ابو الہیثم انصاری کے مکان پر تشریف لے گئے وہ اہل ثروت لوگوں میں سے تھے کھجوروں کا بڑا باغ تھا۔ بکریاں بھی بہت سی تھی۔ البتہ خادم ان کے پاس کوئی نہیں تھا اس لئے گھر کا کام سب خود ہی کرنا پڑتا تھا۔ یہ حضرات جب ان کے مکان پر پہنچے تو معلوم ہوا کہ وہ گھر والوں کے لئے میٹھا پانی لینے گئے ہیں جو خادم نہ ہونے کی وجہ سے خود ہی لانا پڑتا تھا۔ لیکن ان حضرات کے پہنچنے پر تھوڑی دیر گزری تھی کہ وہ بھی مشکیزہ کو جو مشکل سے اٹھتا تھا۔ بدقت اٹھاتے ہوئے واپس آگئے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہو کر (اپنی خوش قسمتی پر ناز کرتے اور زبان حال ہم نشین جب میرے ایام بھلے آئیں گے بن بلائے میرے گھر آپ چلے آئیں گے پڑھتے ہوئے) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو لپٹ گئے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنے ماں باپ کو نثار کرنے لگے۔ یعنی عرض کرتے تھے کہ میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان ہوں۔ اس کے بعد باغ میں چلنے کی درخواست کی وہاں پہنچ کر فرش بچھایا اور دین و دنیا کے سردار مایہ فخر مہمان کو بٹھا کر ایک خوشہ (جس میں طرح طرح کی کچی پکی آدھ کچھری کھجوریں تھیں) سامنے حاضر کیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سارا خوشہ توڑنے کی کیا ضرورت تھی؟ اس میں ابھی کچھ کچی بھی ہیں جو ضائع ہوں گی۔ پکی پکی چھانٹ کر کیوں نہ توڑیں؟ میزبان نے عرض کیا تا کہ اپنی پسند سے پکی اور گرری ہر نوع کی حسب رغبت نوش فرمائیں۔ تینوں حضرات نے کھجوریں تناول فرمائیں اور پانی نوش فرمایا اس کے بعد حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے (جن کا ہر ہر لحظہ تعلیم امت تھا) ارشاد فرمایا کہ اس ذات پاک کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے یہ بھی اس نعیم میں شامل ہے جس کا سوال قیامت میں ہو گا اور سورہ الہٰکم التکاثر کے ختم پر حق تعالیٰ شانہ نے اس کا ذکر فرمایا ان کے شکر کے متعلق سوال ہو گا کہ ہماری نعمتوں کا کس درجہ شکر ادا کیا اللھم لا احصی ثناء علیک انت کما اثنیت علی نفسک پھر اس وقت کی نعمتوں کا اظہار کے طور پر فرمایا کہ) ٹھنڈا

سایہ، ٹھنڈا پانی اور ترو تازہ کھجوریں۔ اس کے بعد میزبان کھانے کی تیاری کے لئے جانے لگے۔ تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ فرط محبت میں کیفما اتفق مت ذبح کر دینا۔ بلکہ ایسا جانور ذبح کرنا جو دودھ کا نہ ہو میزبان نے ایک بکری کا بچہ ذبح کیا اور بعجلت تمام کھانا تیار کر کے حاضر خدمت کیا اور مہمانوں نے تناول فرمایا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس وقت یہ ملاحظہ فرما کر کہ مشتاق میزبان سب کام خود ہی کر رہا ہے اور شروع میں میٹھا پانی بھی خود ہی لاتے دیکھا تھا) دریافت فرمایا کہ تمہارے پاس کوئی خادم نہیں۔ نفی میں جواب ملنے پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کہیں سے غلام آجائیں تو تم یاد دلانا اس وقت تمہاری ضرورت کا خیال رکھا جائے گا۔ اتفاقاً ایک جگہ سے دو غلام آئے تو ابو الہیثم نے حاضر ہو کر وعدہ عالی جاہ کی یاد دہانی کرائی۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان دونوں غلاموں میں سے جو دل چاہے پسند کر لو۔ جو تمہاری ضرورت کے مناسب ہو (یہ جان نثار حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں اپنی کیا رائے رکھتے اس لئے) درخواست کی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی میرے لئے پسند فرمائیں (وہاں بجز دینداری کے اور کوئی وجہ ترجیح اور پسندیدگی کی ہو ہی نہیں سکتی تھی اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مشورہ دینے والا امین ہوتا ہے اس لئے میں امین ہونے کی حیثیت سے فلاں غلام کو پسند کرتا ہوں اس لئے کہ میں نے اس کو نماز پڑھتے دیکھا ہے لیکن میری ایک وصیت اس کے بارے میں یاد رکھیو کہ اس کے ساتھ بھلائی کا معاملہ کیجیو (اول حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشورہ کے ضابطہ کو ذکر فرما کر گویا اس پر تنبیہ فرمائی کہ میری جو پسندیدگی ہے وہ ذمہ دارانہ اور امانتداری کی ہے پھر ایک کو پسند فرما کر وجہ ترجیح بھی ظاہر فرمائی کہ وہ نمازی ہے۔ یہ وجہ ہے اس کو راجح قرار دینے کی۔ ہمارے زمانہ میں ملازم کا نمازی ہونا گویا عیب ہے کہ آقا کے کام کا حرج ہوتا ہے) ابو الہیثم خوش خوش اپنی ضرورتوں کے لئے ایک مددگار ساتھ لے کر گھر گئے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالی شان بھی بیوی کو سنا دیا۔ بیوی نے کہا کہ حضور اکرم صلی اللہ کے ارشاد کی کماحقہ تعمیل نہ ہو سکے گی اور اس درجہ بھلائی کا معاملہ کہ ارشاد عالی جاہ کا امتثال ہو جائے ہم سے نہ ہو سکے گا اس لئے اس کو آزاد ہی کر دو کہ اسی سے امتثال ارشاد ممکن ہے سراپا شجاع اور مجسم اخلاص خاوند نے فوراً آزاد کر دیا اور اپنی دقتوں اور تکالیف کی ذرا بھی پرواہ نہ کی۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو جب واقعہ اور جانثار صحابی کے ایثار کا حال معلوم ہوا تو اظہار مسرت اور بیوی کی مدح کے طور پر ارشاد فرمایا کہ ہر نبی اور اس کے جانشینوں کے لئے حق تعالیٰ شانہ دو باطنی مشیر اور اصلاح کار پیدا فرماتے ہیں جن میں سے ایک مشیر تو بھلائی کی ترغیب دیتا اور برائی سے روکتا ہے دوسرا مشیر تباہ و برباد کرنے میں ذرا بھی کمی نہیں کرتا۔ جو شخص اس کی برائی سے بچا دیا جائے وہ ہر قسم کی برائی سے روک دیا گیا۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے گزر اوقات کا ذکر

حدیث 350

حدثنا عمر بن إسماعيل بن مجالد بن سعيد حدثني أبي عن بيان حدثني قيس بن حازم قال سمعت سعد بن أبي وقاص يقول إني لأَوَّل رَجل أَهْرَقَ دَمًا فِي سَبِيلِ اللهِ وَإِنِّي لأَوَّل رَجلٍ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللهِ لَقَدْ رَأَيْتُنِي أغزوا فِي الْعِصَابَةِ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وسلم مَا نَأْكُلُ إِلاَّ وَرَقَ الشَّجَرِ وَالْحُبْلَةَ حَتَّى تَقَرَّحَتْ أَشْدَاقُنَا وَإِنْ أَحَدُنَا لَيَضَعُ كَمَا تَضَعُ الشَّاةُ وَالبَعِيرُ وَأَصْبَحَتْ بَنُو أَسَدٍ يُعَزِّرُونَنِي فِي الدِّينِ لَقَدْ خِبْتُ إِذَنْ وَخَسِرْتُ وَضَلَّ عَمَلِي

سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ امت محمدیہ میں سب سے پہلا شخص جس نے کافر کا خون بہایا ہو میں ہی ہوں اور ایسے ہی پہلا وہ شخص جس نے جہاد میں تیر پھینکا ہو میں ہوں ہم لوگ (یعنی صحابہ کی جماعت ابتداء اسلام میں) ایسی حالت میں جہاد کیا کرتے تھے کہ ہمارے پاس کھانے کی کوئی چیز نہ تھی۔ درختوں کے پتے اور کیکر کی پھلیاں ہم لوگ کھایا کرتے تھے جس کی وجہ سے ہمارے جبڑے زخمی ہوگئے تھے اور پتے کھانے کی وجہ سے پاخانہ میں بھی اونٹ اور بکری کی طرح مینگنیاں نکلا کرتی تھیں اس کے بعد بھی قبیلہ بنو اسد کے لوگ اسلام کے بارے میں مجھ کو دھمکاتے ہیں اگر میرے دین سے ناواقفیت کا یہی حال ہے جیسا یہ لوگ بتاتے ہیں تو خسر الدنیا والآخرۃ دنیا اس تنگی و عسرت میں گئی اور دین کی یہ حالت کہ نماز سے بھی زیادہ واقفیت نہ ہوئی۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے گزر اوقات کا ذکر

حدیث 351

حدثنا محمد بن بشار حدثنا صفوان بن عيسى حدثنا محمد بن عمرو بن عيسى أبو نعامة العدوي قال سمعت خَالِدِ بْنِ عُمَيْرٍ وشويسًا أبا الرقاد قالا بعث عمر بن الخطاب عُتْبَةُ بْنُ غَزْوَانَ وَقَالَ انطلق أنت ومن معك حتى إذا

كنتم فى أقصى أرض العرب وأدنى بلاد أرض العجم فأقبلوا حتى إذا كانوا بالمربد وجدوا هذا المكان فقالوا ما هذه هذه البصرة فسار واحتى إذا بلغوا حيال الجسر الصغير فقالوا هاهنا أمرتم فنزلوا فذكروا الحديث بطوله قال فقال عتبة بن غزوان لَقَدْ رَأَيْتُنِى وَإِنِّى لسَابِعَ سَبْعَةٍ مَعَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم مَا لَنَا طَعَامٌ إِلاَّ وَرَقُ الشَّجَرِ حَتَّى تَقَرَّحَتْ أَشْدَاقُنَا فالْتَقَطْتُ بُرْدَةً فَقسمتها بَيْنِى وَبَيْنَ سَعْدٍ بن أبى وقاص فَمَا مِنَّا من أُولَئِكَ السَّبْعَةِ أَحَدٌ إِلاَّ وَهُوَ أَمِيرُ مِصْرٍ مِنَ الأَمْصَارِ وَسَتَجْرُبُونَ الأُمَرَاءَ بَعْدَنَا

خالد بن عمیر اور شویس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عتبہ بن غزوان کو حکم فرمایا کہ تم اپنے رفقاء کے ساتھ (جو تین سو مجاہد تھے) عجم کی طرف چلے جاؤ اور جب منتہائے سرزمین عرب پر پہنچو جہاں کی سرزمین عجم بہت ہی قریب رہ جائے تو وہاں قیام کرنا (مقصد ان کی روانگی کا یہ تھا کہ دربار عمری میں یہ اطلاع پہنچی تھی کہ عجم کا ارادہ عرب پر حملہ کرنے کا ہے اور یہ روایت دیگر یزدجر نے عجم سے امداد منگائی ہے جس کا یہ راستہ تھا اس لئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس لشکر کو ناکہ بندی کے لئے ارسال فرمایا تھا) وہ لشکر چلا اور جب مربد بصرہ پر پہنچے وہاں عجیب طرح کے سفید سفید پتھروں پر نظر پڑی لوگوں نے اول تعجب سے ایک دوسرے سے پوچھا کہ یہ کیا چیز ہیں؟ تو انہوں نے کہا کہ یہ بصرہ ہیں (بصرہ اصل لغت میں سفید مائل پتھروں کو کہتے ہیں اس کے بعد پھر شہر کا نام پڑ گیا تو گویا انہوں نے جواب دیا کہ یہ بھی ایک قسم کے پتھر ہیں) اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ہدایت کے موافق آگے بڑھے اور جب دجلہ کے چھوٹے پل کے قریب پہنچے تو لوگوں نے تجویز کیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی متعینہ جگہ یہی ہے اس لئے وہیں پڑاؤ ڈال دیا۔ راوی نے اس جگہ تمام قصہ (یعنی خراسان کے لشکر کے آنے کا اور عتبہ کے فتح کرنے کا پورا قصہ) مفصل ذکر کیا (مگر امام ترمذی کا چونکہ اس جگہ ذکر کرنے سے مقصود اس وقت کی تنگ حالی کا بیان کرنا تھا۔ جس کا ذکر اس حدیث کے اخیر میں ہے اس لئے تمام حدیث کو مختصر کر کے اس جملہ کو ذکر کر دیا۔) حضرت عتبہ رضی اللہ عنہ نے فتح کے بعد ایک خطبہ بھی پڑھا تھا جو عربی حاشیہ میں نقل کیا گیا اس میں دنیا کی بے ثباتی آخرت کا دائمی گھر ہونا وغیرہ امور ارشاد فرمائے تھے۔ چنانچہ حمد و صلوۃ کے بعد فرماتے ہیں کہ دنیا ختم ہو رہی ہے اور منہ پھیر کر جا رہی ہے دنیا کا حصہ اتنا ہی باقی رہ گیا جیسا کہ کسی برتن کا پانی ختم ہو جائے اور اخیر میں ذرا سا قطرہ اس میں رہ جائے تم لوگ اس دنیا سے ایک ایسے عالم کی طرف جا رہے ہو جو ہمیشہ رہنے والا ہے کبھی ختم ہونے والا نہیں ہے۔ لہذا ضروری ہے کہ بہترین ماحضر کے ساتھ اس عالم سے جاؤ اس لئے کہ ہمیں یہ بتایا گیا ہے کہ جہنم (جو اللہ کے نافرمانوں کا گھر ہے) اتنی گہری ہے کہ اگر اس کے اوپر کے کنارے سے ایک ڈھیلا پھینکا جائے تو ستر برس تک بھی وہ جہنم کے نیچے کے حصے میں نہیں پہنچتا اور آدمیوں سے اس مکان کو بھرا جائے گا کس قدر عبرت کا مقام ہے نیز ہمیں یہ بتایا گیا ہے کہ جنت (جو اللہ کے فرمانبردار بندوں کا مکان ہے) اس قدر وسیع ہے کہ اس کے دروازہ کی چوڑائی میں ایک جانب سے دوسری جانب تک

چالیس برس کی مسافت ہے اور آدمیوں ہی سے وہ بھی پر کی جائے گی۔(اس لئے ایسے اعمال اختیار کرو جن کی وجہ سے پہلے مکان سے نجات ملے اور اس مکان میں جو اللہ کی رضا کا مکان ہے داخلہ نصیب ہو اس کے بعد اپنا گذشتہ حال بیان کیا کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنی یہ حالت دیکھی ہے کہ میں ان سات آدمیوں میں سے ہوں جو اس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ ہمارے پاس کھانے کے لئے درختوں کے پتوں کے سوا کچھ نہ تھا اس کے کھانے سے ہمارے منہ چھل گئے تھے۔ مجھے اتفاقاً ایک چادر مل گئی تھی جس کو میں نے اپنے اور سعد رضی اللہ عنہ کے درمیان نصف نصف تقسیم کر لیا(حق تعالیٰ شانہ نے اس تنگ حالی اور تکالیف کا دنیا میں بھی یہ اجر مرحمت فرمایا کہ) ہم سات میں سے کوئی بھی ایسا نہیں جو کسی جگہ کا امیر نہ ہوا (چونکہ یہ جماعت بڑی تکالیف برداشت کرنے اور مجاہدات کے بعد امیر ہوئی ہے اس لئے اس کا معاملہ اپنی جماعتوں کے ساتھ بہترین معاملہ ہے جو تم کو بعد میں آنے والے امراء کے تجربہ حال سے معلوم ہو گا اس لئے کہ) تم ان امراء کا عنقریب تجربہ کرنے والے ہو جو بعد میں آنے والے ہیں۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے گزر اوقات کا ذکر

حدیث 352

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ أَسْلَمَ أَبُو حَاتِمٍ الْبَصْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم لَقَدْ أُخِفْتُ فِي اللهِ وَمَا يَخَافُ أَحَدٌ وَلَقَدْ أُوذِيتُ فِي اللهِ وَمَا يُؤْذَى أَحَدٌ وَلَقَدْ أَتَتْ عَلَيَّ ثَلَاثُونَ مِنْ بَيْنِ لَيْلَةٍ وَيَوْمٍ وَمَا لِي وَلِبِلَالٍ طَعَامٌ يَأْكُلُهُ ذُو كَبِدٍ إِلَّا شَيْءٌ يُوَارِيهِ إِبْطُ بِلَالٍ

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں اللہ کے راستہ میں اس وقت خوف دلایا گیا ہوں جس وقت کوئی بھی نہیں ڈرایا گیا اور اس قدر ستایا گیا ہوں کہ کوئی شخص بھی نہیں ستایا گیا۔ مجھے تیس شب وروز ایسے گزرے ہیں کہ میرے اور بلال کے کھانے کے لئے کوئی چیز ایسی نہ تھی جس کو کوئی جاندار کھا سکے بجز اس تھوڑی سی مقدار کے جو بلال کے بغل میں چھپی ہوئی تھی۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے گزر اوقات کا ذکر

حدیث 353

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ يَزِيدَ الْعَطَّارُ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم لَمْ يَجْتَمِعْ عِنْدَهُ غَدَاءٌ وَلَا عَشَاءٌ مِنْ خُبْزٍ وَلَحْمٍ إِلَّا عَلَى ضَفَفٍ قَالَ عَبْدُ اللهِ قَالَ بَعْضُهُمْ هُوَ كَثْرَةُ الْأَيْدِي

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ کبھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے دستر خوان پر صبح کے کھانے میں یا شام کے کھانے میں روٹی اور گوشت دونوں چیزیں جمع نہیں ہوتی تھیں مگر حالت ضعف میں۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے گزر اوقات کا ذکر

حدیث 354

حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي فُدَيْكٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ جُنْدُبٍ عَنْ نَوْفَلِ بْنِ إِيَاسٍ الْهُذَلِيِّ قَالَ كَانَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ لَنَا جَلِيسًا وَكَانَ نِعْمَ الْجَلِيسُ وَإِنَّهُ انْقَلَبَ بِنَا ذَاتَ يَوْمٍ حَتَّى إِذَا دَخَلْنَا بَيْتَهُ وَدَخَلَ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ خَرَجَ وَأُتِيْنَا بِصَحْفَةٍ فِيهَا خُبْزٌ وَلَحْمٌ فَلَمَّا وُضِعَتْ بَكَى عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَقُلْتُ لَهُ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ مَا يُبْكِيكَ فَقَالَ هَلَكَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم وَلَمْ يَشْبَعْ هُوَ وَأَهْلُ بَيْتِهِ مِنْ خُبْزِ الشَّعِيرِ فَلَا

أَرَانَا أُخِّرْنَا لِمَا هُوَ خَيْرٌ لَنَا

نوفل بن ایاس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں عبد الرحمن بن عوف جو عشرہ مبشرہ میں سے ایک صحابی ہیں ہمارے ہم نشین تھے اور حقیقت میں بہترین ہم نشین تھے۔ ایک مرتبہ ہم ان کے ساتھ کسی جگہ سے لوٹے واپسی میں ان کے ساتھ ہی ان کے مکان پر چلے گئے۔ انہوں نے گھر جا کر اول غسل کیا جب وہ غسل سے فارغ ہو چکے تو ایک بڑے برتن میں روٹی اور گوشت لایا گیا۔ عبد الرحمن رضی اللہ عنہ اس کو دیکھ کر رونے لگے میں نے پوچھا کہ کیا بات ہوئی کیوں روتے ہو؟ کہنے لگے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو وصال تک کبھی بھی اس کی نوبت نہیں آئی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر والوں نے جو کی روٹی ہی سے شکم سیری فرمائی ہو۔ اب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جہاں تک میرا خیال ہم لوگوں کی یہ ثروت کی حالت کسی بہتری کے لئے نہیں ہے۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر شریف کا ذکر

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر شریف کا ذکر

حدیث 355

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ قَالَ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَكَثَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ سَنَةً يُوحَى إِلَيْهِ وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرًا وَتُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ سَنَةً

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نبوت کے بعد تیرہ برس مکہ مکرمہ میں رونق افروز رہے ان تیرہ برس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوتی رہی اس کے بعد مکہ مکرمہ سے ہجرت فرمائی اور دس سال مدینہ منورہ میں قیام رہا اور تریسٹھ سال کی عمر میں وصال ہوا۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر شریف کا ذکر

حدیث 356

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ جَرِيرٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَخْطُبُ قَالَ مَاتَ رَسُولُ اللهِ صلی الله علیه وسلم وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَأَنَا ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ سنة

امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ خطبہ میں یہ فرمایا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال تریسٹھ سال کی عمر میں ہوا۔ حضرات شیخین یعنی حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کا وصال بھی تریسٹھ سال کی عمر میں ہوا میری بھی اس وقت تریسٹھ سال کی عمر ہے۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر شریف کا ذکر

حدیث 357

حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مَهْدِيٍّ الْبَصْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صلی الله علیه وسلم مَاتَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ سَنَةً

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی یہی مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال تریسٹھ سال کی عمر میں ہوا۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر شریف کا ذکر

حدیث 358

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ وَيَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ قَالَ أَنْبَأَنَا عَمَّارٌ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَسِتِّينَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے یہ منقول ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال پینسٹھ سال کی عمر میں ہوا۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر شریف کا ذکر

حدیث 359

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ قَالَا حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ دَغْفَلِ بْنِ حَنْظَلَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم قُبِضَ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَسِتِّينَ قَالَ أَبُو عِيسَى وَدَغْفَلُ لَا نَعْرِفُ لَهُ سَمَاعًا مِنَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم وَكَانَ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم

دغفل بن حنظلہ سدوسی سے بھی یہی روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال پینسٹھ سال کی عمر میں ہوا۔

باب :   حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر شریف کا ذکر

حدیث   360

حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُوسَى الأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنٌ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم لَيْسَ بِالطَّوِيلِ الْبَائِنِ وَلا بِالْقَصِيرِ وَلا بِالأَبْيَضِ الأَمْهَقِ وَلا بِالآدَمِ وَلا بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلا بِالسَّبْطِ بَعَثَهُ اللَّهُ تَعَالَى عَلَى رَأْسِ أَرْبَعِينَ سَنَةً فَأَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرَ سِنِينَ وَتَوَفَّاهُ اللَّهُ عَلَى رَأْسِ سِتِّينَ سَنَةً وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ عِشْرُونَ شَعَرَةً بَيْضَاءَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ نَحْوَهُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نہ زیادہ لمبے قد کے تھے نہ پستہ قد نیز رنگ کے لحاظ سے بالکل سفید تھے نہ بالکل گندمی رنگ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مبارک نہ بالکل پیچیدہ تھے نہ بالکل سیدھے (بلکہ ہلکی ہلکی سی پیچیدگی اور گھونگریالہ پن لئے ہوئے) چالیس سال کی عمر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت ملی اس کے بعد دس سال حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ میں قیام فرمایا اور دس سال مدینہ منورہ میں ساٹھ سال کی عمر میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا۔ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک اور داڑھی شریف میں تقریبا بیس بال بھی سفید نہیں ہوں گے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کا ذکر

باب :   حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کا ذکر

حدیث   361

حَدَّثَنَا أَبُو عَمَّارٍ الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَغَيْرُ وَاحِدٍ قَالُوا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ آخِرُ نَظْرَةٍ نَظَرْتُهَا إِلَى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم كَشْفُ السِّتَارَةِ يَوْمَ الاثْنَيْنِ فَنَظَرْتُ إِلَى وَجْهِهِ كَأَنَّهُ وَرَقَةُ مُصْحَفٍ وَالنَّاسُ خَلْفَ أَبِي بَكْرٍ فَكَادَ النَّاسُ أَنْ يَضْطَرِبُوا فَأَشَارَ إِلَى النَّاسِ أَنِ اثْبُتُوا وَأَبُو بَكْرٍ يَؤُمُّهُمْ وَأَلْقَى السِّجْفَ وَتُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم مِنْ آخِرِ ذَلِكَ الْيَوْمِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے جس وقت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری دیدار نصیب ہوا وہ وقت تھا جب کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض الوفات میں دوشنبہ کے روز صبح کی نماز کے وقت دولت کدہ کا پردہ اٹھایا کہ امتیوں کی نماز کا آخری معائنہ فرمالیں۔ لوگ اس وقت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں صبح کی نماز ادا کر رہے تھے (صحابہ رضی اللہ عنہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر فرطِ خوشی میں پیچھے ہٹنے لگے اس خیال سے کہ شاید آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاتے ہوں اس لئے کہ اس سے پہلے بھی بیماری کے ایام میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نماز پڑھاتے رہے اور جس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو افاقہ ہوتا تھا تشریف لاکر جماعت میں شرکت فرماتے تھے) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ فرمایا کہ اپنی جگہ کھڑے رہو اور اسی دن وصال ہو گیا۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کا ذکر

حدیث 362

حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ الْبَصْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمُ بْنُ أَخْضَرَ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ مُسْنِدَةً النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم إِلَى صَدْرِي أَوْ قَالَتْ إِلَى حِجْرِي فَدَعَا بِطَسْتٍ لِيَبُولَ فِيهِ ثُمَّ بَالَ فَمَاتَ صلى الله عليه وسلم

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ وصال کے وقت میں نے حضور عالی (صلی اللہ علیہ وسلم) کو اپنے سینہ پر سہارا دے رکھا تھا

کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشاب کے لئے طشت منگوایا اور پیشاب سے فراغت حاصل کی اور اس کے بعد پھر وصال ہو گیا۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کا ذکر

حدیث 363

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ مُوسَى بْنِ سَرْجِسَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَهُوَ بِالْمَوْتِ وَعِنْدَهُ قَدَحٌ فِيهِ مَاءٌ وَهُوَ يُدْخِلُ يَدَهُ فِي الْقَدَحِ ثُمَّ يَمْسَحُ وَجْهَهُ بِالْمَاءِ ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُمَّ أَعِنِّي عَلَى مُنْكَرَاتِ أَوْ قَالَ عَلَى سَكَرَاتِ الْمَوْتِ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ وصال کے وقت حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ایک پیالہ میں پانی رکھا ہوا تھا کہ اس میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بار بار ہاتھ ڈالتے تھے اور چہرہ مبارک پر پھیرتے تھے (کہ یہ شدت حرارت اور گھبراہٹ کے وقت سکون کا سبب ہوتا ہے) اس وقت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بارگاہ الٰہی میں یہ دعا فرما رہے تھے کہ یا اللہ موت کے شدت پر میری امداد فرما۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کا ذکر

حدیث 364

حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ قَالَ حَدَّثَنَا مُبَشِّرُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْعَلَاءِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لا أَغْبِطُ أَحَدًا بِهَوْنِ مَوْتٍ بَعْدَ الَّذِي رَأَيْتُ مِنْ شِدَّةِ مَوْتِ رَسُولِ اللهِ صلی الله علیه وسلم

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی شدت تکلیف کے بعد اب مجھے کسی شخص کے مرض الموت میں تکلیف نہ ہونے پر رشک نہیں ہوتا۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کا ذکر

حدیث 365

حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَائِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ وَهُوَ ابْنُ الْمُلَيْكِيِّ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللهِ صلی الله علیه وسلم اخْتَلَفُوا فِي دَفْنِهِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صلی الله علیه وسلم شَيْئًا مَا نَسِيتُهُ قَالَ مَا قَبَضَ اللهُ نَبِيًّا إِلا فِي الْمَوْضِعِ الَّذِي يُحِبُّ أَنْ يُدْفَنَ فِيهِ ادْفِنُوهُ فِي مَوْضِعِ فِرَاشِهِ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دفن میں صحابہ رضی اللہ عنہم کا اختلاف ہوا (کسی نے مسجد نبوی کو پسند کیا اور کسی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم کے قرب کی وجہ سے بقیع کو کسی کا خیال جد اعلیٰ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مدفن پر پہنچانے کا ہوا تو کسی کا وطن اصلی مکہ مکرمہ واپس لانے کا۔ غرض مختلف رائیں ہو رہی تھیں) کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک بات سنی ہے جو مجھے خوب یاد ہے کہ انبیاء علیہم السلام کا وصال اسی جگہ ہوتا ہے جہاں ان کا پسندیدہ دفن ہو۔ اس لئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کے وصال ہی کی جگہ دفن کرنا چاہئے۔

باب :   حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کا ذکر

حدیث   366

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وعیاش العنبری وسوار بن عبد الله وغیر واحد قالوا أخبرنا یحیی بن سعید عن سفیان الثوری عن موسیٰ بن أبی عائشة عن عبید الله عن ابن عباس وعائشة أن أبا بکر قبل النبی صلی الله علیه وسلم بعد ما مات

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی مبارک کو بوسہ دیا۔

باب :   حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کا ذکر

حدیث   367

حدثنا نصر بن علی الجهضمی حدثنا مرحوم بن عبد العزیز العطار عن یزید بن بابنوس عن عائشة أن أبا بکر دخل علی النبی صلی الله علیه وسلم بعد وفاته فوضع فمه بین عینیه ووضع یدیه علی ساعدیه وقال وانبیاه واصفیاه واخلیلاه

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی مبارک پر بوسہ دیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں بازوؤں پر ہاتھ رکھ کر یہ فرمایا ہائے نبی ہائے صفی اور ہائے خلیل۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کا ذکر

حدیث 368

حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ هِلاَلٍ الصَّوَّافُ الْبَصْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الَّذِي دَخَلَ فِيهِ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم الْمَدِينَةَ أَضَاءَ مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الَّذِي مَاتَ فِيهِ أَظْلَمَ مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ وَمَا نَفَضْنَا أَيْدِيَنَا مِنَ التُّرَابِ وَإِنَّا لَفِي دَفْنِهِ صلى الله عليه وسلم حَتَّى أَنْكَرْنَا قُلُوبَنَا

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس روز حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تھے مدینہ کی ہر چیز منور اور روشن بن گئی تھی (اور جب انوار کی کثرت ہوتی ہے تو اس قسم کی روشنی محسوس بھی ہو جاتی ہے۔ رمضان المبارک کی اندھیری راتوں میں بسا اوقات انوار کی کثرت سے روشنی ہو جاتی ہے اور جس دن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو مدینہ کی ہر چیز تاریک بن گئی تھی ہم لوگ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد مٹی سے ہاتھ بھی نہ جھاڑنے پائے تھے کہ ہم نے اپنے قلوب میں تغیر پایا تھا۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کا ذکر

حدیث 369

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَامِرُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَوْمَ الاثْنَيْنِ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال دوشنبہ کے روز ہوا۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کا ذکر

حدیث 370

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُبِضَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَوْمَ الاثْنَيْنِ فَمَكَثَ ذَلِكَ الْيَوْمَ وَلَيْلَةَ الثُّلاثَاءِ وَدُفِنَ مِنَ اللَّيْلِ وَقَالَ سُفْيَانُ وَقَالَ غَيْرُهُ يُسْمَعُ صَوْتُ الْمَسَاحِي مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ

امام باقر رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال دوشنبہ کے روز ہوا۔ یہ روز اور سہ شنبہ کا روز انتظام میں گزرا اور منگل بدھ کی درمیانی شب میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو قبر شریف میں اتارا گیا۔ سفیان رضی اللہ عنہ جو اس حدیث کے راوی ہیں وہ کہتے ہیں کہ امام باقر رحمۃ اللہ علیہ کی حدیث میں وہی ہے جو گزرا لیکن اور روایت میں یہ بھی ہے کہ اخیر حصہ شب میں پھاؤڑوں کی آواز آتی تھی۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کا ذکر

حدیث 371

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ شَرِيكِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَوْمَ الاثْنَيْنِ وَدُفِنَ يَوْمَ الثُّلاثَاءِ قَالَ أَبُو عِيسَى هَذَا حَدِيثٌ

غَرِيبٌ

حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال دوشنبہ کے روز ہوا اور سہ شنبہ کو دفن کئے گئے۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کا ذکر

حدیث 372

حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَهْضَمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ نُبَيْطٍ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ أَبِي هِنْدَ عَنْ نُبَيْطِ بْنِ شَرِيطٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ عُبَيْدٍ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ قَالَ أُغْمِيَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم فِي مَرَضِهِ فَأَفَاقَ فَقَالَ حَضَرَتِ الصَّلاةُ فَقَالُوا نَعَمْ فَقَالَ مُرُوا بِلالا فَلْيُؤَذِّنْ وَمُرُوا أَبَا بَكْرٍ أَنْ يُصَلِّيَ لِلنَّاسِ أَوْ قَالَ بِالنَّاسِ قَالَ ثُمَّ أُغْمِيَ عَلَيْهِ فَأَفَاقَ فَقَالَ حَضَرَتِ الصَّلاةُ فَقَالُوا نَعَمْ فَقَالَ مُرُوا بِلالا فَلْيُؤَذِّنْ وَمُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ إِنَّ أَبِي رَجُلٌ أَسِيفٌ إِذَا قَامَ ذَلِكَ الْمَقَامَ بَكَى فَلا يَسْتَطِيعُ فَلَوْ أَمَرْتَ غَيْرَهُ قَالَ ثُمَّ أُغْمِيَ عَلَيْهِ فَأَفَاقَ فَقَالَ مُرُوا بِلالا فَلْيُؤَذِّنْ وَمُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَإِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ أَوْ صَوَاحِبَاتُ يُوسُفَ قَالَ فَأُمِرَ بِلالٌ فَأَذَّنَ وَأُمِرَ أَبُو بَكْرٍ فَصَلَّى بِالنَّاسِ ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم وَجَدَ خِفَّةً فَقَالَ انْظُرُوا لِي مَنْ أَتَّكِئُ عَلَيْهِ فَجَاءَتْ بَرِيرَةُ وَرَجُلٌ آخَرُ فَاتَّكَأَ عَلَيْهِمَا فَلَمَّا رَآهُ أَبُو بَكْرٍ ذَهَبَ لِيَنْكُصَ فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ أَنْ يَثْبُتَ مَكَانَهُ حَتَّى قَضَى أَبُو بَكْرٍ صَلاتَهُ ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم قُبِضَ فَقَالَ عُمَرُ وَاللهِ لا أَسْمَعُ أَحَدًا يَذْكُرُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم قُبِضَ إِلا ضَرَبْتُهُ بِسَيْفِي هَذَا قَالَ وَكَانَ النَّاسُ أُمِّيِّينَ لَمْ يَكُنْ فِيهِمْ نَبِيٌّ قَبْلَهُ فَأَمْسَكَ النَّاسُ فَقَالُوا يَا سَالِمُ انْطَلِقْ إِلَى صَاحِبِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم فَادْعُهُ فَأَتَيْتُ أَبَا بَكْرٍ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَأَتَيْتُهُ أَبْكِي دَهِشًا فَلَمَّا رَآنِي قَالَ أَقُبِضَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم قُلْتُ إِنَّ عُمَرَ يَقُولُ لا أَسْمَعُ أَحَدًا يَذْكُرُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم قُبِضَ إِلا ضَرَبْتُهُ بِسَيْفِي هَذَا فَقَالَ لِي انْطَلِقْ فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ فَجَاءَ هُوَ وَالنَّاسُ قَدْ دَخَلُوا عَلَى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم

فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَفْرِجُوا لِي فَأَفْرَجُوا لَهُ فَجَائَ حَتَّى أَكَبَّ عَلَيْهِ وَمَسَّهُ فَقَالَ إِنَّكَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُمْ مَيِّتُونَ ثُمَّ قَالُوا يَا صَاحِبَ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَقُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ نَعَمْ فَعَلِمُوا أَنْ قَدْ صَدَقَ قَالُوا يَا صَاحِبَ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَيُصَلَّى عَلَى رَسُولِ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ قَالُوا وَكَيْفَ قَالَ يَدْخُلُ قَوْمٌ فَيُكَبِّرُونَ وَيُصَلُّونَ وَيَدْعُونَ ثُمَّ يَخْرُجُونَ ثُمَّ يَدْخُلُ قَوْمٌ فَيُكَبِّرُونَ وَيُصَلُّونَ وَيَدْعُونَ ثُمَّ يَخْرُجُونَ حَتَّى يَدْخُلَ النَّاسُ قَالُوا يَا صَاحِبَ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَيُدْفَنُ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ نَعَمْ قَالُوا أَيْنَ قَالَ فِي الْمَكَانِ الَّذِي قَبَضَ اللَّهُ فِيهِ رُوحَهُ فَإِنَّ اللَّهَ لَمْ يَقْبِضْ رُوحَهُ إِلَّا فِي مَكَانٍ طَيِّبٍ فَعَلِمُوا أَنْ قَدْ صَدَقَ ثُمَّ أَمَرَهُمْ أَنْ يَغْسِلَهُ بَنُو أَبِيهِ وَاجْتَمَعَ الْمُهَاجِرُونَ يَتَشَاوَرُونَ فَقَالُوا انْطَلِقْ بِنَا إِلَى إِخْوَانِنَا مِنَ الْأَنْصَارِ نُدْخِلُهُمْ مَعَنَا فِي هَذَا الْأَمْرِ فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ مِنَّا أَمِيرٌ وَمِنْكُمْ أَمِيرٌ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ مَنْ لَهُ مِثْلُ هَذِهِ الثَّلَاثِ ثَانِيَ اثْنَيْنِ إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ إِذْ يَقُولُ لِصَاحِبِهِ لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا مَنْ هُمَا قَالَ ثُمَّ بَسَطَ يَدَهُ فَبَايَعَهُ وَبَايَعَهُ النَّاسُ بَيْعَةً حَسَنَةً جَمِيلَةً

سالم بن عبید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو مرض الوفات میں بار بار غشی ہوتی تھی اور جب افاقہ ہوتا تو زبان سے یہ نکلتا کہ نماز کا وقت ہو گیا یا نہیں اور نماز کا وقت ہو جانے کا حال معلوم ہونے پر چونکہ مسجد تک تشریف لے جانے کی طاقت نہ تھی اس لئے ارشاد عالی ہوتا کہ بلال رضی اللہ عنہ سے کہو کہ نماز کی تیاری کریں اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نماز پڑھائیں ۔متعدد مرتبہ ایسا ہی ہوا۔ (لیکن ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ طبعی طور پر نرم دل پیدا ہوئے تھے رقت اکثر طاری ہو جاتی تھی اور پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کا تعلق ان کی بیٹی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بھی جانتی تھیں کہ میرے باپ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خالی جگہ نہ دیکھی جائے گی اس لئے) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہانے درخواست کی کہ میرا باپ ابو بکر رقیق القلب ہے جب حضور اکرم صلی اللہ کی جگہ پر کھڑے ہو کر نماز پڑھائیں گے تو رونے لگیں گے اور نماز پڑھانے کی طاقت نہیں رکھیں گے اس لئے کسی اور کو فرما دیجئے کہ نماز پڑھائیں اسی طرح حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے متعدد مرتبہ سوال وجواب پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم یوسف علیہ السلام کے قصہ والی عورتیں بننا چاہتی ہو۔ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہو کہ نماز پڑھائیں۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حدیث 373

حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الزُّبَيْرِ شَيْخٌ بَاهِلِيٌّ قَدِيمٌ بَصْرِيٌّ قَالَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ الْبُنَانِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا وَجَدَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم مِنْ كُرَبِ الْمَوْتِ مَا وَجَدَ قَالَتْ فَاطِمَةُ وَا كَرْبَاهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم لا كَرْبَ عَلَى أَبِيكِ بَعْدَ الْيَوْمِ إِنَّهُ قَدْ حَضَرَ مِنْ أَبِيكِ مَا لَيْسَ بِتَارِكٍ مِنْهُ أَحَدًا الْمُوَافَاةُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم جب مرض الوفات کی سخت تکلیف برداشت فرما رہے تھے تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ ہائے ابا کی تکلیف! حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ آج کے بعد تیرے باپ پر کچھ تکلیف نہیں رہے گی۔ بے شک آج تیرے باپ پر وہ اٹل چیز اتری ہے یعنی موت جو قیامت تک کبھی کسی سے ٹلنے والی نہیں۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کا ذکر

حدیث 374

حَدَّثَنَا أَبُو الْخَطَّابِ زِيَادُ بْنُ يَحْيَى الْبَصْرِيُّ وَنَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالا حَدَّثَنَا عَبْدُ رَبِّهِ بْنُ بَارِقٍ الْحَنَفِيُّ قَالَ سَمِعْتُ جَدِّي أَبَا أُمِّي سِمَاكَ بْنَ الْوَلِيدِ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ مَنْ كَانَ لَهُ فَرَطَانِ مِنْ أُمَّتِي أَدْخَلَهُ اللهُ تَعَالَى بِهِمَا الْجَنَّةَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَمَنْ كَانَ لَهُ فَرَطٌ مِنْ أُمَّتِكَ قَالَ وَمَنْ كَانَ لَهُ فَرَطٌ يَا مُوَفَّقَةُ قَالَتْ فَمَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ فَرَطٌ مِنْ أُمَّتِكَ قَالَ فَأَنَا فَرَطٌ لأُمَّتِي لَنْ يُصَابُوا بِمِثْلِي

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس کے دو بچے ذخیرہ آخرت بن جائیں تو حق تعالیٰ شانہ ان کی بدولت اس کو ضرور جنت میں داخل فرمائیں گے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس کا ایک ہی بچہ ذخیرہ بنا ہو اس کا کیا حکم ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کا ایک ہی بچہ چل دیا وہ بھی بخش دیا جائے گا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا کہ جس کا ایک بچہ بھی نہ مرا ہو تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان کے لئے میں ذخیرہ آخرت بنوں گا اس لئے کہ میری وفات کا رنج آل واولاد سب سے زیادہ ہو گا۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی میراث کا ذکر

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی میراث کا ذکر

حدیث 375

حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ أَخِي جُوَيْرِيَةَ لَهُ صُحْبَةٌ قَالَ مَا تَرَكَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِلا سِلاحَهُ وَبَغْلَتَهُ وَأَرْضًا جَعَلَهَا صَدَقَةً

عمرو بن الحارث جو ام المومنین حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا کے بھائی ہیں کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ترکہ میں صرف ہتھیار اور اپنی سواری کا خچر اور کچھ حصہ زمین کا چھوڑا تھا اور ان کو بھی صدقہ فرما گئے تھے۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی میراث کا ذکر

حدیث 376

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَائَتْ فَاطِمَةُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَقَالَتْ مَنْ يَرِثُكَ فَقَالَ أَهْلِي وَوَلَدِي فَقَالَتْ مَا لِي لَا أَرِثُ أَبِي فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلی الله علیه وسلم يَقُولُ لَا نُورَثُ وَلَكِنِّي أَعُولُ مَنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صلی الله علیه وسلم يَعُولُهُ وَأُنْفِقُ عَلَى مَنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صلی الله علیه وسلم يُنْفِقُ عَلَيْهِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائیں اور دریافت فرمایا کہ تمہارا کون وارث ہو گا۔ انہوں نے فرمایا کہ میرے اہل وعیال۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا پھر میں اپنے والد کے متروکہ کی وارث کیوں نہیں بنی۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کی وجہ سے کہ ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا۔ البتہ (میں وقف کا متولی ہونے کی وجہ سے) جن لوگوں کا روزینہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر فرما رکھا تھا اس کو میں بھی ادا کروں گا اور جن لوگوں پر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم خرچ فرمایا کرتے تھے ان پر میں بھی خرچ کروں گا۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی میراث کا ذکر

حدیث 377

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ كَثِيرٍ الْعَنْبَرِيُّ أَبُو غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ أَنَّ الْعَبَّاسَ وَعَلِيًّا جَائَا إِلَى عُمَرَ يَخْتَصِمَانِ يَقُولُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا لِصَاحِبِهِ أَنْتَ كَذَا أَنْتَ كَذَا فَقَالَ عُمَرُ لِطَلْحَةَ وَالزُّبَيْرِ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَسَعْدٍ أَنْشُدُكُمْ بِاللَّهِ أَسَمِعْتُمْ رَسُولَ اللَّهِ صلی الله علیه وسلم يَقُولُ كُلُّ مَالِ نَبِيٍّ صَدَقَةٌ إِلَّا مَا أَطْعَمَهُ إِنَّا لَا نُورَثُ وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ

ابو البختری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ دونوں حضرات حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں ان کے پاس تشریف لائے ہر ایک دوسرے پر اعتراض کر رہا تھا اور اس کو انتظام کے نا قابل بتا رہا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اکابر صحابہ حضرت طلحہ، حضرت زبیر، حضرت عبد الرحمن بن عوف، حضرت سعد بن ابی و قاص رضی اللہ عنہم، ان سب حضرات کو متوجہ فرما کر یہ فرمایا کہ تمہیں خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا تم سب نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ نہیں سنا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مال صدقہ ہوتا ہے بجز اس کے جو وہ اپنے اہل کو کھلائے ہم انبیاء علیہ السلام کی جماعت کسی کو اپنا وارث نہیں بناتے۔ اس حدیث میں ایک قصہ ہے۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی میراث کا ذکر

حدیث 378

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى عَنِ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ لا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا فَهُوَ صَدَقَةٌ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی یہی روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا۔ ہم انبیاء علیہ السلام کی جماعت جو مال چھوڑتی ہے وہ صدقہ ہوتا ہے۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی میراث کا ذکر

حدیث 379

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَالَ لا يَقْسِمُ وَرَثَتِي دِينَارًا وَلا دِرْهَمًا مَا تَرَكْتُ بَعْدَ نَفَقَةِ نِسَائِي وَمُؤْنَةِ عَامِلِي فَهُوَ صَدَقَةٌ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میرے وارث دینار اور درہم تقسیم نہ کریں میرے ترکہ سے اہل وعیال کا نفقہ اور میرے عامل کا نفقہ نکالنے کے بعد جو کچھ بچے وہ صدقہ ہے۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی میراث کا ذکر

حدیث 380

حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْخَلالُ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عُمَرَ فَدَخَلَ عَلَيْهِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ وَطَلْحَةُ وَسَعْدٌ وَجَاءَ عَلِيٌّ وَالْعَبَّاسُ يَخْتَصِمَانِ فَقَالَ لَهُمْ عُمَرُ أَنْشُدُكُمْ بِالَّذِي بِإِذْنِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالأَرْضُ أَتَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ لا نُورَثُ مَا تَرَكْنَاهُ صَدَقَةٌ فَقَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ طَوِيلَةٌ

مالک بن اوس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو ان کے پاس عبدالرحمن بن عوف اور طلحہ اور سعد بن ابی وقاص بھی تشریف لائے۔ (اس کے تھوڑی دیر بعد) حضرت عباس اور حضرت علی رضی اللہ عنہ جھگڑتے ہوئے تشریف لائے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے ان سب حضرات کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ اس ذات پاک کی قسم دے کر پوچھتا ہوں جس کے حکم سے زمین و آسمان قائم ہیں کیا تمہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کا علم ہے ہم انبیاء کی جماعت کسی کو اپنا وارث نہیں بناتے جو کچھ ہم ترکہ چھوڑ جاتے ہیں وہ سب صدقہ ہوتا ہے ان سب حضرات نے فرمایا کہ بے شک یہ حضور صلی اللہ وسلم نے فرمایا ہے اس حدیث میں ایک طویل قصہ ہے۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی میراث کا ذکر

حدیث 381

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ ابْنِ بَهْدَلَةَ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا تَرَكَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا وَلَا شَاةً وَلَا بَعِيرًا قَالَ وَأَشُكُّ فِي الْعَبْدِ وَالْأَمَةِ

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ دینار چھوڑا نہ درہم، نہ بکری، نہ اونٹ۔ راوی کہتے ہیں کہ مجھے غلام اور باندی کے ذکر میں شک ہو گیا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہانے یہ بھی فرمایا تھا کہ نہ غلام نہ باندی یا نہیں فرمایا۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی میراث کا ذکر

حدیث 382

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِي فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ بِي

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے مجھے خواب میں

دیکھا، اس نے حقیقتاً مجھ ہی کو دیکھا اس لئے کہ شیطان میری صورت نہیں بنا سکتا۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی میراث کا ذکر

حدیث 383

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِي فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَصَوَّرُ أَوْ قَالَ لَا يَتَشَبَّهُ بِي

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی آپ کا یہ ارشاد منقول ہے کہ جس نے خواب میں مجھے دیکھا اس نے حقیقتا مجھ ہی کو دیکھا ہے اس لئے کہ شیطان میری صورت نہیں بنا سکتا۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھنے کا تذکرہ

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھنے کا تذکرہ

حدیث 384

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِي قَالَ أَبُو عِيسَى وَأَبُو مَالِكٍ هَذَا هُوَ سَعْدُ بْنُ طَارِقِ بْنِ أَشْيَمَ وَطَارِقُ بْنُ أَشْيَمَ هُوَ

مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم وَقَدْ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم أَحَادِيثَ سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ حُجْرٍ يَقُولُ قَالَ خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ رَأَيْتُ عَمْرَو بْنَ حُرَيْثٍ صَاحِبَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم وَأَنَا غُلَامٌ صَغِيرٌ

طارق بن اشیم سے بھی یہ ارشاد منقول ہے کہ جس نے مجھے خواب میں دیکھا، اس نے حقیقتاً مجھ ہی کو دیکھا اس لئے کہ شیطان میری صورت نہیں بنا سکتا۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھنے کا تذکرہ

حدیث 385

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ هُوَ ابْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِي فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُنِي قَالَ أَبِي فَحَدَّثْتُ بِهِ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ قَدْ رَأَيْتُهُ فَذَكَرْتُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ فَقُلْتُ شَبَّهْتُهُ بِهِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّهُ كَانَ يُشْبِهُهُ

کلیب رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ مجھے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد مبارک سنایا کہ جو مجھے خواب میں دیکھتے ہیں وہ حقیقتاً مجھ ہی کو خواب میں دیکھتے ہیں اس لئے کہ شیطان میرا شبیہ نہیں بن سکتا۔ کلیب رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے اس حدیث کا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے تذکرہ کیا اور یہ بھی کہا کہ مجھے خواب میں زیارت اقدس میسر ہوئی اس وقت مجھے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کا خیال آیا میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا کہ میں نے اس خواب کی صورت کو حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی صورت کے بہت مشابہہ پایا، اس پر حضرت ابن عباس نے اس کی تصدیق فرمائی کہ واقعی حضرت حسن آپ کے بہت مشابہ تھے۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھنے کا تذکرہ

حدیث 386

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَوْفُ بْنُ أَبِي جَمِيلَةَ عَنْ يَزِيدَ الْفَارِسِيِّ وَكَانَ يَكْتُبُ الْمَصَاحِفَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم فِي الْمَنَامِ زَمَنَ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ إِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِي النَّوْمِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ كَانَ يَقُولُ إِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَتَشَبَّهَ بِي فَمَنْ رَآنِي فِي النَّوْمِ فَقَدْ رَآنِي هَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَنْعَتَ هَذَا الرَّجُلَ الَّذِي رَأَيْتَهُ فِي النَّوْمِ قَالَ نَعَمْ أَنْعَتُ لَكَ رَجُلًا بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ جِسْمُهُ وَلَحْمُهُ أَسْمَرُ إِلَى الْبَيَاضِ أَكْحَلُ الْعَيْنَيْنِ حَسَنُ الضَّحِكِ جَمِيلُ دَوَائِرِ الْوَجْهِ مَلَأَتْ لِحْيَتُهُ مَا بَيْنَ هَذِهِ إِلَى هَذِهِ قَدْ مَلَأَتْ نَحْرَهُ قَالَ عَوْفٌ وَلَا أَدْرِي مَا كَانَ مَعَ هَذَا النَّعْتِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَوْ رَأَيْتَهُ فِي الْيَقَظَةِ مَا اسْتَطَعْتَ أَنْ تَنْعَتَهُ فَوْقَ هَذَا قَالَ أَبُو عِيسَى سقط من هنا كلام طويل من تعريف يزيد الفارسی وغيره حدثنا أبو داود سليمان بن سلم البلخی حدثنا النضر بن شميل قال قال عوف الأعرابی أنا أكبر من قتادة

یزید فارسی کلام اللہ شریف لکھا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ خواب میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اس وقت حیات تھے، ان سے خواب عرض کیا انہوں نے اول ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سنایا کہ جو خواب میں دیکھتا ہے وہ حقیقتاً مجھ ہی کو دیکھتا ہے اس لئے کہ شیطان میری صورت نہیں بنا سکتا۔ یہ ارشاد سنا کر پوچھا کیا خواب کی دیکھی ہوئی صورت کا حلیہ بیان کر سکتے ہو؟ میں نے عرض کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا بدن اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اقامت دونوں چیزیں معتدل اور درمیانی (یعنی جسم مبارک نہ زیادہ موٹا اور نہ زیادہ دبلا ایسے قد نہ زیادہ لمبا نہ زیادہ کوتاہ بلکہ معتدل) آپ کا رنگ گندمی مائل بسفید، آنکھیں سرمگیں خندہ دہن خوب صورت گول چہرہ داڑھی نہایت گنجان جو پورے چہرہ انور کا احاطہ کئے ہوئے تھی اور سینہ کے ابتدائی حصہ پر پھیلی ہوئی تھی۔ عوف رضی اللہ عنہ جو اس روایت کے ایک راوی ہیں وہ کہتے ہیں کہ مجھے یاد نہیں رہا کہ میرے استاد یزید نے جو اس خواب کے دیکھنے والے ہیں ان مذکورہ صفات کے ساتھ اور کیا کیا صفتیں بیان فرمائی تھیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر تم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو عالم حیات میں دیکھتے تو اس سے زیادہ حلیہ

اقدس نہ بتا سکتے، گویا بالکل ہی صحیح حلیہ بیان کر دیا۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھنے کا تذکرہ

حدیث 387

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي زِيَادٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ الزُّهْرِيُّ عَنْ عَمِّهِ قَالَ قَالَ أَبُو سَلَمَةَ قَالَ أَبُو قَتَادَةَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم مَنْ رَآنِي يَعْنِي فِي النَّوْمِ فَقَدْ رَأَى الْحَقَّ

ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد مروی ہے کہ جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے واقعی امر دیکھا۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھنے کا تذکرہ

حدیث 388

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدَّارِمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْمُخْتَارِ قَالَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ مَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِي فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لا يَتَخَيَّلُ بِي وَقَالَ وَرُؤْيَا الْمُؤْمِنِ جُزْئٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْئًا مِنَ النُّبُوَّةِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا کہ جو شخص مجھے خواب میں دیکھے اس نے

حقیقتاً مجھ ہی کو دیکھا اس لئے کہ شیطان میری صورت نہیں بنا سکتا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ مومن کا وہ خواب (جو فرشتہ کے اثر سے ہوتا ہے) نبوت کے چھیالیس اجزاء میں سے ایک جزو ہوتا ہے۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھنے کا تذکرہ

حدیث 389

حدثنا محمد بن علی قال سمعت أبی یقول قال عبد اللہ ابن المبارك إذا ابتلیت بالقضائ فعلیك بالأثر

عبد اللہ بن مبارک بڑے ائمہ حدیث میں سے ہیں۔ فقہا اور صوفیہ میں بھی ان کا شمار ہے بڑے شیخ عابد زاہد تھے اور حدیث کے حافظوں میں گنے جاتے ہیں۔ تاریخ کی کتابوں میں بڑے فضائل ان کے لکھے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ اگر کبھی قاضی اور فیصل کنندہ بننے کی نوبت آئے تو منقولات کا اتباع کیجیو۔

باب : حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا بیان

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھنے کا تذکرہ

حدیث 390

حدثنا محمد بن علی حدثنا النضر بن عون عن ابن سیرین قال ھذا الحدیث دین فانظروا عمن تأخذون دینکم

ابن سیرین کہتے ہیں کہ علم حدیث (اور ایسے ہی اور دینی علوم سب) دین میں داخل ہیں۔ لہٰذا علم حاصل کرنے سے قبل یہ دیکھو کہ اس دین کو کس شخص سے حاصل کر رہے ہیں۔